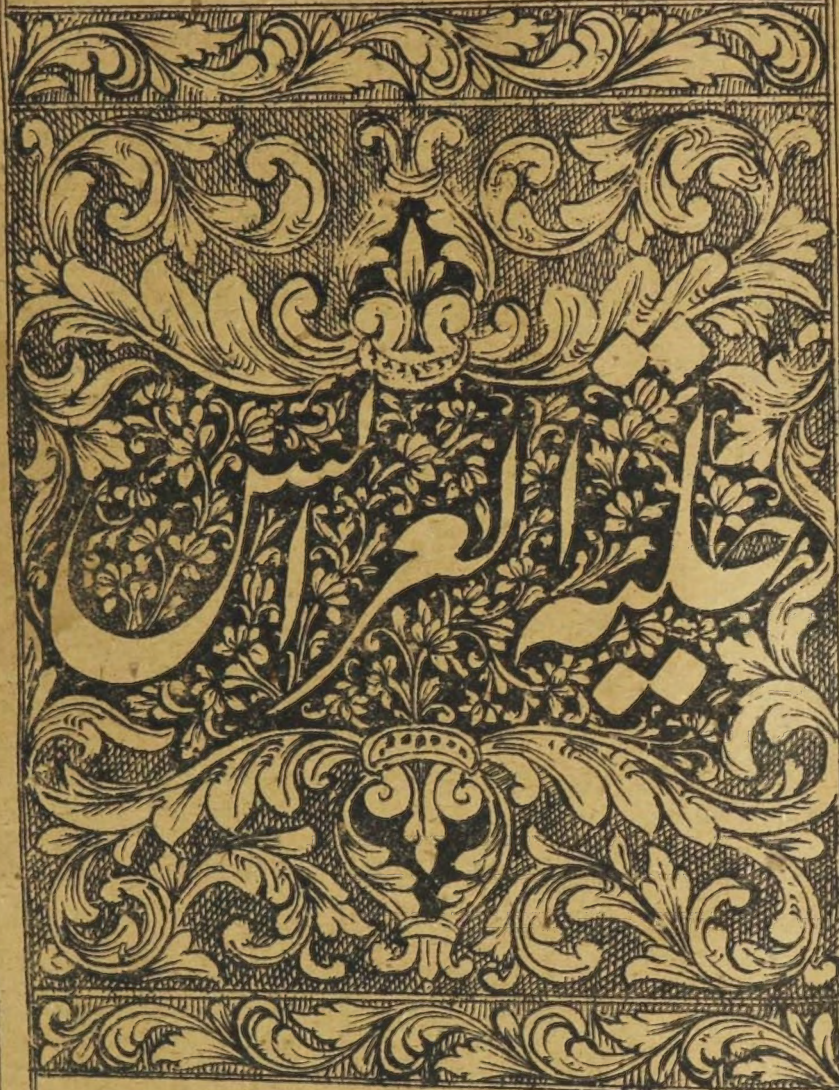


بہ ن پشع مکین کا فضل خلاہ روز ماہ



مطبع مہشی مین رکشوبہ فرمقبول ہا ہوتی

اطلاع اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے پیش ہیج کے تین نسخہ سادہ پیر انہیں بعض کتب عامہ وغیرہ فارسی و اردو مذہب ماسیہ کی دج کرتے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر دانوں کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

کتب فارسی و اردو مذہب ماسیہ

حیات القلوب جلد اول - یہ ایک کتاب نادر روزگار ہے کہ سوائے کتب خانہ امرا اور علما کے جسکا میسر آنا دشوار تھا حالات و قصص انبیاء میں بروایات صحیحہ مذہب اثنا عشریہ تصنیف عالم ربانی ملا محمد باقر بن محمد تقی المجلسی الامامی کہ جو تین جلد میں ہے منجملہ اسکے جلد اول میں احوال حضرت آدم علیہ نبینا و علیہ اسلام سے تا حضرت عیسیٰ علیہ اسلام مع قصص حضرت نبال و حضرت یونس و اصحاب کوفہ و اصحاب اخدود و حضرت جبریل و اخبار غیر پیشین ان بنی اسرائیل و بعض بادشاہان ابن زمین تا قصہ ماروت و ماروت مشرح و مفصل ہے۔

جلد ثانی - کہ منجملہ نوادر کتب کے ہے نہایت مبسوط و طولانی مختص بہ احوال سعادت قتال جناب سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ ازظہور ولادت و بعثت و مجملہ معجزات و غزوات و سائر واقعات و عجایب و غرائب

تا فضائل بعض اصحاب کہ ام ذوی الاثر جلد ثالث - بیان امامت و اثبات امامت بہ اثنا عشر صلوات اللہ علیہم بہ براہین و نص قرآنی و احادیث سرور دو جہانی - زاد المعاد - بخشے و مترجم - یہ کتاب مذہب امامیہ کے اعمال اور وظائف میں نوادر سے ہے پورے سال یعنی بارہ مہینوں کے اعمال نہایت مبسوط اس میں موجود ہیں تصنیف جناب ملا آخوند محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ تصنیف مذہب ماسیہ کا غرضفیدہ پر خوشخط مع حواشی عمدہ و نایاب چھپی ہے۔

بنار الاسلام فی احکام الصیام - یہ کتاب فیض القصاب زبیران فارسی تصنیف عالم علوم حلی و خفی حجة الاسلام محمدرضا العطار جناب مفتی مولوی سید محمد عباس صاحب کتب سے ہے - اس کتاب لا جواب میں روزہ داروں کے مراتب و ثواب و روزے کے آداب نہایت مبسوط و مفصل تحریر فرمائی ہیں -

تاج محمدی

بہ نیش مکین کا فضل خلاہ زور مان



مطبع مطبعی مکین کا نشوونما فرماتے ہیں ہا ہا ہا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق آدم وحواء وبت شمار جلالا کثیرا وفساد واصلوۃ علی نبیہ سعید الانبیاء
الذی طلق الدنیا وغب عنها وعلی صہرہ المروع فوق السماء بالبتول العذراء وکان
عقدہا رب الارض و السماء وعلی آلہ الذین زینوا عروس الشریعۃ العزاد وبنیوا احکام الماد وبنیوا
اما بعد خطبہ خوان دیباچہ تمجید فی وصیفہ گروان مجتہد کج بیانی سرا و ار عدم ایجاب سوال
خوہستگار قبول اہل کمال شعر شکستہ شہوات نفوس ابارہ بہ مطیع و شیفتہ پیر زال خدا
علی بن علی المدعو بالمراد علی غفر اللہ ذلویہما وشرعیو بہا خدمات حضرات مومنین بین کہ افضل
مقولہ وزوجنا ہم بحر عین ہین عرض پرداز ہو کہ سابق ازین حسب ارشاد فیض بنیاد جناب
قدسی ایاب حضرت سلطان العلماء علیہ شایب المغفرۃ وارضاء بعض مسائل ضروریہ بکلی
وطلاقی وغیرہ کتب احادیث ائمہ انا م اور اقوال علماء کرام کتب متداولہ مثل شعر الہی و
وشرح لمعہ وجواہر الکلام سے منتخب کر کے زبان اردو و عام فہم میں لکھنے شروع کیے تھے کہ جو
صورت اختتام آئینہ زیبائے طور میں جلوہ نما نہوئی تھی کہ جناب ممدوح یکایک مجوزہ دیا
قافی سے بیزار اور خواجہ رحمت الہی سے ہلکنا رہوے شاید مامول مجملہ خفایا میں پوشیدہ

بہشتی خاص
از بہشتیان
در بہشت

عجب رہا نظم آہ از ظلم جرج و دولابی بد تشہد را میکشد ز بے آبی بد طرفہ چرتے بہن ز دوست
 ہون بد لالہ رنگ مست دل نسیمہ درون بد یک طرف این عجز غدارہ بد پر و غل زشت رو و نگارہ
 بد بد صمد ہما سے بد در پر بد واسعہ از ظلم و جور و آفت و بد بد یک طرف نفسکے عدوت مرا
 بد بد عیصت از دوست مرا بد صرف ہمت بد گنگاری بد از رضا سے حبیب بزاری بد او
 بد بد ات گنگارست بد قابل خشم و لائق ناست بد لیک اسید و ارجمت ناست بد
 بد گنگار نعیم و حبیب ناست بد صاحب رحم و لطف و غفرانی بد حیرت خاطر م تو میدانی بد غرض
 بد بسانا اتفاقی زمانہ کج ادا اور نشوز و نافرمانی غدار بد یو فاقوت تمام کی نہائی با فضل و جود
 بد شاطلی بحر یک بعض اجباب ان خراشد فواند کا تنن الیا قوت و الم جان و در و شیرگان غفت
 بد بخشش اس قبلہم و لا جان کو ہزار پریشانی حال و ترشتت بال کے سخن بحر طلال اور طالب
 بد مال اہل فضل و کمال کیا من بعد اس وجہ تر رائقہ اور عجلہ فائقہ کو ایک مقدمہ اور سات
 بد طلب اور خاتمہ پر مرتب کر کے مجالس عدیدہ اور اوقات سنجیدہ بین نظر اقدس جناب
 بد سناوئی و ملاوئی سعیدی سندی نظم ہادی دین و رہبر و نیا بد سالک مسلک
 بد اہل حق ہر اندہ ترا بد و متقی و راہنما بد عالم و عامل و ولی خدا بد حاکم کشور خدا وانی بد
 بد علم چار سوے ایمانی بد آفتاب پھر جاہ و جلال بد ماہ تابان آسمان کمال بد
 بد فضل الناس جناب مفتی سید محمد عباس اہم اتد ظلالہ و معالیہ و بارک ایامہ و لیا لہ
 بد اہل انا و جناب ممدوح نے توجہ تمام استماع فرمایا اور بعد تصحیح جملہ مقامات کے
 بد بجا فتاویٰ اپنے کہ قرین احتیاط تھے ثبت فرما کر زیور اصلاح سے آراستہ کیا اور
 بد طیۃ العرائس سے فرمایا اسید ناظرین باتمکین و وفار اور صاحبان بصیرت و اعتبار سے
 بد ہو کہ بعد ملاحظہ ان اوراق پریشان کے خطا و زلل سے در گذر کرین اور بہ نظر رحم نظر
 بد کن اس واسطے کہ سراپا گنگار ہون اور دعائے مغفرت کا اسید و رمیون زمانے کا
 بد ہر رنگ ہو کہ پائے سعی و کوشش لنگ ہو اور آسمان ایسا آمادہ جنگ ہو کہ عمل

گفتگو تنگ ہو اور اپنا یہ رنگ ہو کہ عار کو بھی مجھ سے تنگ ہو نظم رہ عصیان میں آوارہ ہو اور اپنا
 غلام نفس امارہ ہو اور ہون بہ خص طوفانی بحر مصائب بہ محل سنگ باران نوائب بہ
 سبق خوان دبستان جہالت بہ زمین گیر زوایا سے بطالت بہ غبار خاطر تازی
 فرسی بہ متاع کاروان کس میری بہ زبان دان لغات یا وہ گوئی بہ شناسا
 نکات عیب جوئی بہ نمک پر دروز ہر تلخ کامی بہ شہیر عالم گم کردہ نامی بہ کباب آتش
 افسردگی ہون بہ عزیز خاطر بزمردگی ہون بہ سیہ بختی کا بین نور نظر ہون بہ دل صد
 چاک کا لخت جگر ہون بہ شکست خاطر مایوس ہون بہ مراد طالع منحوس ہون بہ
 خرابی کی فقط بستی ہو مجھے بہ عروج طالع پستی ہو مجھے بہ سراغ گلخن طبع فسرہ بہ
 چراغ قبر صر تھامے مردہ بہ مزار گردش چرخ کن ہون بہ بلا سے ناگمانی کا
 وطن ہون بہ مکان بند کے در پر اڑا ہون بہ دکان فقر بین گردی پڑا ہون بہ نہر
 بھاتی مجھے خلوت کسی کی بہ پسند آئی ہو صحبت بیکسی کی بہ نہیں ہو آبر و کچھ میری
 اصلا بہ مگر اتنی کہ اشک چشم غنقا بہ وعاسے خیر کا طالب ہون سب سے بہ
 بخشا لو کہ میرے رب سے بہ و اتھد ولی التوفیق و بیدہ از مہ التحقیق تفصیل مفید
 مطالب و خانہ یہ ہو مقدمہ مفیلت و آداب نکاح میں ہو اور اسمین در فصلین
 فصل پہلی مفیلت نکاح میں فصل دوسری آداب و احکام خواستگاری میں
 مطلب پہلا بیان میں اُن عورتوں کے کہ مردوں پر حرام ہیں مطلب دوسرا
 اُن عیوب میں ہو کہ جو باعث فسخ نکاح ہیں بغیر طلاق کے مطلب تیسرا
 اولیا عقد میں مطلب چوتھا عقد دائمی اور لوازم میں اُسکے اور اسمین
 فصلین میں فصل پہلی تعین زوج و زوجہ میں فصل دوسری بیان میں
 فصل تیسری صیغہ ایجاب و قبول میں فصل چوتھی آداب عقد اول
 آداب مجامعت میں مطلب پانچواں احکام نکاح منقطع میں مطلب چھٹا

امام و کبریٰ سناکت میں طلب سنا تو ان تعلقات نکاح میں اور آئین پانچ فصلیں ہیں
 فصل پہلی بیان میں حقوق شوہر کے کہ زوجہ پر ہیں فصل دوسری بیان میں حقوق زوجہ کے
 فصل تیسری بیان میں ان حقوق کے کہ جو اولاد کے ابوین پر ہیں مثل رضاعت
 رضانت اور عقیقہ اور غنہ کے فصل چوتھی بیان میں حقوق والدین کے کہ جو ذمہ اولاد کے
 فصل پانچویں بیان میں حقوق مومنین اور مملوک اور حیوانات کے خاتمہ مشتمل ہو
 فصلوں پر فصل پہلی طلاق میں اور اقسام و احکام طلاق میں فصل دوسری
 بیان عدہ میں فصل تیسری بیان طلع اور مبارات میں فصل چوتھی بیان میں نهار و اہل
 طلعان کے واما انما اشرع فی المقصود مستغنیاً بولی اخیر و ابجد مقدمہ فضیلت اور آداب
 نکاح میں اور آئین و فصلیں ہیں فصل پہلی فضیلت نکاح میں محقق نہ ہے
 طلع نظر اسکے کہ سناکت اور ازدواج طبائع انسان میں مرغوب و محبوب ہو شریعت غرا
 و ریت بیضا میں بھی مدوح اور مندوب ہو بلکہ ہر گاہ شرائط و جوب کے متحقق ہوں
 تو وجب و لازم اور تارک اسکا مذموم و نادم ہوگا اور تحریم اور ترغیب اسکی آیات
 و احادیث سے ظاہر و باہر ہو چنانچہ حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہو و انکحوا الایامی منکم
 و الصالحین من عبادکم و امالکم ان کیونوا فقرا و یتیماتکم من فضلہ و اتدوا مع علیہم
 حاصل مضمون اس آیت وافی ہدایہ کا و اتدوا علم یہ ہو کہ نکاح کر دین اولیا و عقد زنان
 کا تختہ اور مردان بے زن کو اور تزویج کر دین اپنے کینز و غلاموں کو کہ صلاحیت اور
 قابلیت رکھتے ہوں اور خواتین و ناداری اور فقر و گرفتاری کا نگرین اگر محتاج
 ہونگے تو حق سبحانہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے انکو غنی فرمایگا جو اہر الکلام میں
 جناب شیخ محمد حسن نجفی علیہ الرحمہ نے بروایت اسحاق بن عمار نقل کیا ہو کہ انھوں نے
 خدمت باسعادت جناب امام بحق ناطق حضرت جعفر صادق علیہ السلام میں عرض
 کیا کہ آیا یہ حدیث صحیح ہے کہ ایک شخص نے خدمت جناب رسالت مآب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں فقر و پریشانی کی شکایت کی حضرت نے فرمایا کہ نکاح کر
 حسب الحکم وہ عمل میں لایا فقر و احتیاج مرفوع نہوئی پھر شاکی ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
 وآلہ وسلم نے پھر امر بنکاح فرمایا تا انیکہ یونہیں تین مرتبہ اُسے شکایت کی اور حضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم تزویج کا دیا جو تھی مرتبہ عشرت اُسکی بدل ثروت ہوئی
 جناب صادق علیہ السلام نے اس حدیث کو سنکر فرمایا ان صحیح و درست ہو پھر فرمایا الرزق
 مع النساء و العیال یعنی رزق ساتھ اہل و عیال کے ہوا اور اسی کتاب میں جناب پیغمبر خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ اُن حضرت نے فرمایا زوجہ الرزق
 فان لمن البر کہ یعنی نکاح کرو واسطے رزق کے کہ عورتیں باعث برکت ہیں اور کتاب
 مذکور میں لکھا ہے کہ کتب فریقین میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
 مروی ہے النکاح سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی یعنی نکاح طریقہ میرا ہے جو شخص کہ
 روگردانی کرے گا میری سنت سے وہ مجھ سے نہیں ہے ایضا کتاب مذکور میں بنا بر
 صحیحہ ابی خدیجہ کے امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تحقیق حق سبحانہ تعالیٰ دست
 رکھتا ہے اُس گھر کو جس میں عروسی ہو اور دشمن رکھتا ہے اُس گھر کو جس میں طلاق واقع ہو اور
 مؤثقتہ عبد اللہ بن یحییٰ بن جناب صادق سے مروی ہے کہ دو رکعت نماز مرد و ستاہل کی
 افضل ہے ستر کعتوں سے کہ جو غیر ستاہل بجالا دے اور کلب اسدی نے جناب صادق سے
 روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو شخص تزویج کرے
 پس اُسے نصف دین اپنا حاصل کیا اور حدیث مشہور میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 آہ وسلم سے منقول ہے کہ اُس جناب نے فرمایا کہ نکاح کرو اور نسل بہم پہنچاؤ تا کہ تم میں کثرت
 ہو کہ میں فخر و بہانات کرونگا اور امتوں پر قیامت میں حتی کہ اگر استفاط حمل ہوا ہو اُس سے
 بھی اور کتاب من لا یضر من نقل کیا ہے کہ اُس میں ایک حدیث کے تتمہ میں اس طرح وارد فرمایا
 ہوتا ہے کہ جو بچہ ساقط ہوا ہو کھڑا ہوگا آئندہ دروازہ جنت پر پس کس جائیگا اُس سے

کہ داخل ہو بہشت میں عرض کریگا کہ میں نہ جاؤنگا تا اینکہ والدین بھی میرے داخل ہوں
 اور روایت تہذیب الاحکام آخرین یوں وارد ہوا ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ ایک فرشتہ سے
 فرمایا گیا کہ لاؤ اس کے والدین کو جب وہ حاضر ہوں گے حکم ہوگا کہ داخل ہو جنت میں
 یہ فضیلت میری عین رحمت ہے واسطے تیرے اور منقول ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میں تمہاری دنیا سے کسی چیز کو دوست نہیں رکھتا مگر
 خدا و نون کو اور بوسے خوش کو دوسری حدیث میں جناب امام محمد باقر فرماتے ہیں کہ نہیں
 دوست رکھتا ہوں میں اس امر کو کہ دنیا اور مافیہا میرے واسطے ہو اور شب کو بے زوجہ
 بہ کر وں اور منقول ہے کہ بدترین اموات موت غریب کی ہے یعنی مرد بے زن اور زن
 بے شوہر اور جناب صادق سے منقول ہے کہ کوئی فائدہ بعد اسلام کے افضل
 وجہ سلمہ سے نہیں ہے کہ خوش کرے اپنے شوہر کو جب وہ اسکی طرف دیکھے اور عفت
 کرے جب حکم دے اور حفاظت کرے اپنے نفس کی اور اس کے مال کی جب وہ
 مالک ہو اور ازین قبیل اور بہت حدیثیں ہیں کہ ذکر انکا موجب طول ہوتا ہے تا اینکہ جس
 مقام میں فضیلت لکھی ہے سعی و کوشش کرنے میں واسطے تزویج کے ثواب
 کی اعمال سے نقل کیا ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو
 شخص کوشش کرے تزویج میں درمیان دو مومنوں کے تا اینکہ وہ دونوں جمع
 ہو جائیں تو حق سبحانہ تعالیٰ اپنی رحمت سے تزویج کرے گا اسکی ہزار حوران بہشت سے
 ہر ایک حور کا قصر موتی کا یا یا قوت کا ہوگا اور جو قدم اس راہ میں اٹھایگا یا جو
 نام اس باب میں کریگا تو ثواب اسکا مثل اس شخص کے ہے کہ سال بھر اُسے
 انون کو عبادت میں بسر کیا ہو اور دنون کو روزہ رکھا ہو اور جو شخص کوشش کرے
 درمیان جدائی اور افتراق زوج و زوجہ کے تو خدا پر لازم ہے کہ اُسپر غضب ناک ہو اور
 جنت کرے دنیا و آخرت میں اور سزاوار ہو خدا پر کہ سزا کا جہنم کے پھر دن سے

توڑے اور جو شخص سعی کرے درمیان فساد واقع نہو تو مستوجب عذاب
 خدا کا ہوگا اور دنیا و آخرت میں خدا اس پر لعنت کریگا اور حرام ہو خدا پر کہ اسکی طرف نظر
 رحمت فرمائے مولف عرض کرتا ہوں سبحان اللہ کیا رحمت یزدانی اور عنایت سبحانی
 ہو جس امر میں کہ لذت نفسانی اور رغبت انسانی ہو اس میں بھی ثواب مقرر فرمایا ہو چنانچہ
 حضرات نے سنا جو کچھ حدیثوں میں آیا ہو پس کیا شامت نفس ہو کہ انسان اہل علم
 کو چھوڑ کر فعل حرام اختیار کرے اور خدا کو نیرار اور شیطان کو اپنا دوستدار کرے
 حال آنکہ کچھ فرق ہوا ہے دو کلمہ صیغہ کے حلال و حرام میں نہیں ہو صرف زہر حلال میں
 بطریق قہر ہوتا ہو اور حرام میں بھی اسی قدر بلکہ اس سے زیادہ اور نہج پر آدمی کھوتا ہو
 اور لذت و حظ نفس دونوں صورتوں میں ایک ہو مگر انسان نہایت غافل و کامل ہو
 کہ ایسے امر میں کو کہ باعث ثواب بحیاب ہو ترک کرے اور رسوائی و بدنامی دنیا اور ناکامی
 اور بد انجامی دینی میں گرفتار ہو اور مذمت زمانہ کی زیادہ اس سے ہو کہ اس مختصر میں
 بیان ہو سکے چنانچہ حدیث قدسی میں وارد ہوا ہو کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم نے فرمایا تو ریت میں لکھا ہو زنا نہ کر و کہ اگر تم زنا کرو گے تو تمہاری عورتیں بھی زنا کریں گی
 اور دوسری حدیث قدسی امام محمد باقر سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام
 وحی کی کہ زنا نہ کر کہ میں اپنے نور سے تجکو محروم رکھوں گا اور تیری دعا کرنے کے وقت
 دروازے آسمان کے بند ہو جائیں گے و اسے برمال اُن اشخاص کے کہ محض اغواء
 نفس شوم اور ترغیب البلیس ملعون سے ایسی رحمت و نعمت سے محروم ہو کر سزاوار
 عذاب و مستحق عقاب ہوتے ہیں اعاذنا اللہ و یا کم من شرور نفسا و سیئات اعمالنا
 فصل دوسری آداب و احکام خواستگاری میں ہر سنت ہو کہ اختیار کرے اس عورت کو کہ
 کہ کریمۃ الاصل ہو اور لکھا ہو کہ مراد کریمۃ الاصل سے یہ ہو کہ وہ عورت زنا یا نطفہ حیضی نہوا
 والدین اس کے خلق میں بدنام نہوں اور ظاہر تخصیص اسکی نہیں ہو بلکہ بہت سے

وہ عورت نجیب الطرفین ہواں باب اُسکے مومن و صالح ہوں اور اُسکی اصل میں کوئی
 ندرت و عیب کی نہوا اور وہ عورت ذی ولود ہو یعنی اُسکی شان سے صاحب اولاد
 ہونا ہوا اور بانج اور یا نسہ اور صغیرہ نہوا اور اُسکے عزیز قریب کی عورتیں صاحب اولاد ہوں
 اور کوئی دلیل عقیم کی نہ رکھتی ہو اس لیے کہ حدیث میں وارد ہے وہ بویا کہ گوشہ خانہ میں
 فساد ہو بہتر ہو زن عقیمہ سے اور محض ارادہ مال یا جمال کا نکرے اس واسطے کہ
 حدیث میں وارد ہے کہ بسا ابا ہوتا ہے کہ طالب مال و جمال دونوں سے محروم رہتا ہے
 اگر طالب زن دیندار کا ہو تو حق سبحانہ و تعالیٰ مال و جمال سے بھی مفتع فرماتا ہے
 پس چاہیے کہ اختیار کرے زن مومنہ صالحہ کو کہ صاحب عفت و عصمت ہو
 اس لیے کہ بعض اخبار میں وارد ہے کہ عورت بنزلہ قلاوہ گردن کے ہر پس دیکھ کہ
 بسا قلاوہ واسطے اپنے لبتا ہے اور زن صالحہ اور غیر صالحہ دونوں کی کچھ قیمت نہیں
 زن صالحہ طلا و نقرہ سے بہتر ہے اور غیر صالحہ خاک سے بھی بدتر ہے اور خوش رو
 اور صاحب خالق اور قلیل المہر گندم گون بزرگ سرین کشادہ چشم میانہ قد نکو کار ہم کفو
 یعنی ہم مثل ہو اور عقیم اور زشت رو اور کج خلق اور احمق اور مجنونہ اور قیسہ اور
 سہ اور بد خوا اور سیاہ رنگ اور بلند آواز شور و غل کرنے والی اور حیب جو نہوا
 اور ایسی نہوا کہ بہت چیز کو کم سمجھے اور قلیل کو قبول کرے اور مرتبہ اُس شخص کی
 نہوا کہ نکاح اُس سے اور اُسکی بیٹی سے مکروہ ہے اور منع ہے خواستگاری کرنا اُس
 رت کی کہ جبکہ کسی نے خواستگاری کی ہو اور اُس نے یا اُسکے ولی نے قبول کیا ہے
 اگرچہ بعض علما کراہت کے قائل نہیں لیکن احتیاط لازم ہے ہر نوع عقد صحیح ہے
 اگرچہ بنا بر حرم کے گناہ ہو گا اور جو عورت کسی کے عدہ رجیمہ میں ہو اُسکی بھی
 خواستگاری نکرے نہ بکنا یہ نہ بصراحت مگر عدہ ذات میں اور عدہ بائن میں
 بکنا یہ خواستگاری کر سکتا ہے اور اگر تبصریح خواستگاری ایسے مقام میں کرے

اور بعد انقضائے عدہ کے اُس سے نکاح کرے تو وہ عورت حرام نہوگی اور حالت
 احرام میں بھی خواستگاری منع ہو خواہ مرد و عورت دونوں محرم ہوں خواہ
 ایک احرام حج کا ہو یا عمرہ کا اور ممنوع ہو کہ مرد مسلمان خواستگاری کرے
 زن کافہ کی اور زن مسلمہ مرد کافر کی اور حیثیت خواستگاری کرے مرد مسلمان کہ
 قادر ہو ادا سے نفقہ پر تو واجب ہو قبول کرنا اسکا اگرچہ نسب میں اُس سے کم ہو
 اور اگر ولی انکار کرے گناہ گار ہو گناہ گار سے حرج و مرجہ اتنے نہ ہر ایہ بین بنابر ورود بخار
 اس حکم کو حتماً لکھا ہو اور اُسے عجب نہیں ہو کہ اخباری بہن لیکن محقق علیہ الرحمہ نے
 بھی شرائط میں اس حکم کو جزاً فرمایا ہو اور اطلاق اسکا محل تامل ہو چنانچہ صاحب
 جواہر الکلام نے فرمایا ہو کہ یہ حکم ثنائی ہو اس حکم کے کہ مصنف اور غیب مصنف نے
 تصریح فرمائی ہو کہ فاسق سے شادی کرنا مکروہ ہو خصوصاً شارب خمر سے اور زانی سے
 اور مخالف مذہب سے اور ثنائی ہو ان احادیث کے کہ جیسے کراہت ظاہر ہوئی ہو
 تزویج زن مساجرہ کی مرد اعرابی سے پس ضرور ہو کہ یہ حکم مطلق مقید کیا جاوے
 باین طور کہ ہر گاہ وہ شخص کہ جس سے نکاح کرنے میں کراہت نہیں ہو خواستگاری
 کرے تو اُسکا قبول کرنا واجب ہو بلکہ فاضل مہندی نے یہ بھی قید بڑھائی ہو
 کہ جنون غیبہ جو باعث فسخ کے ہوتے ہیں نہ رکھتا ہو اور شہید ثنائی نے
 مسالک میں یہ قید دی ہو کہ اس شخص کو نکاح کرنا اُس سے اعلیٰ بالفعل
 یا بالقوۃ کے ساتھ منظور نہواور کوئی طالب سوائے اس خواستگار کے
 ہم کفو نہواور اگر ابا ہو گا تو اُس سے عدول کرنا جائز ہو جائیگا اور خواستگاری
 بروز جمعہ سنت ہو اور اسی طرح سنت ہو کہ قبل از تجویز و تعیین کے
 دو رکعت نماز بجالاوے اور یہ دعا پڑھے بسم اللہ الرحمن الرحیم اللهم
 انی اریہ ان ازواج فقہر لی من النساء اعفتن فرجا و حفظن لی فی نفسہا

الی و او میں زرق و اعظمین برکت و قدر لی ولد اطمینا بجملة خلفا صاحبی حیونی
 سانی تکمیل اور ویکھ سکتا ہو شہد اور ہاتھ اس عورت کے کہ جس سے ارادہ
 ح کا ہو اور بعض روایات میں تجویز نظر کی طرف بالون کے اور اور مقامات
 بت کے بھی وارد ہیں بغیر نظر تلذذ کے اور اسی طرح عورت بھی دیکھ سکتی ہو
 سے ارادہ نکاح کا کرے اور شیخ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ جو نظر
 مرد ہو جب بشرطون سے ایک یہ کہ جانتا ہو کہ یہ عورت مجھ پر حلال بھی ہو سکتی ہو
 سے یہ کہ یقین ہو کہ صاحب شوہر نہیں ہو تیسرے یہ کہ قبول بھی کر لی
 نے یہ کہ خود ہی دیکھے اور ویکھ لے کر سے پانچویں یہ کہ حال اسکا معلوم بھی نہو
 اسی طرح دیکھنا کثیر کا بھی درست ہو جب خریداری اسکی منظور ہو بنا بر
 ور کے بلکہ بعضے علما نے دعویٰ اجماع کا اسپر کیا ہے اور زنان ذمہ کو
 دیکھ سکتے ہیں بغیر نظر شہوت و تلذذ کے لیکن اجتناب میں احتیاط ہو اور
 اسی طرح جو عورت بسبب کبر سنی کے باعث رغبت نہو اسکو بھی دیکھنا مضائقہ
 بن اور مرد کو اور عورت عورت کو دیکھ سکتے ہیں بغیر نظر تلذذ اور خیانت کے
 مرد اجنبی زن اجنبیہ کو اور زن اجنبیہ مرد اجنبی کو نہیں دیکھ سکتی مگر ضرورت
 سے مثل شہادت اور علاج کے اور اگر بغیر قصد کے مرد اجنبی کی زن اجنبیہ
 نظر جاوے یا عورت اجنبیہ کی مرد اجنبی پر توقاحت نہیں مگر دوبارہ
 نہا البتہ حرام ہے اور زوجین کو باہر دیکھ کر ناظاہر و باطن حسم پر
 ت ہو اور اپنے محارم کو بھی دیکھ سکتے ہیں سوا شہر گاہ کے اور احوط
 ہوسوان کو کہ اپنے مملوک کو اگرچہ خواجہ سدا بھی ہوندیکھے اور اسی طرح
 دیکھنا کو بھی ندیکھے بلکہ آواز اپنی خلخال وغیرہ کی بھی نامحرمون کو نہ سنالیں اور نہیں
 یہ عورتون کو کہ آپس میں تنگب فعل شیع کی ہوں کہ سوا سے عذاب

اغروی کے دنیا میں بھی سختی حد شرع کی ہوگی اور نہیں چاہیے عورت کو کہ پہلو میں
 عورت کے لیٹے اور لباس و میان میں حائل نہو کہ آہن بھی حسب راستہ حاکم شرع کے
 سختی تعزیر کی ہوگی اور چاہیے کہ غیر محرم سے کلام نہو اور اگر امر ضروری ہو تو زیادہ
 پانچ کلمہ سے کلام نہ کرے اور چاہیے کہ اسرار اور از کو شوہر کے کسی پر ظاہر نہ کرے
 اور جو کچھ تخلیہ میں باہر لگے اور اس کے شوہر کے واقع ہو سکے کو بھی کسی سے بیان
 نہ کرے اور کسی عورت کے حسن و جمال کو اپنے شوہر سے حکایت نہ کرے کہ موجب
 فتنہ کا ہو اور مرد و نابینا کو بھی جائز نہیں کہ آواز نامحرم کی سننے اور دیکھنا خواجہ
 بھی طاعت عورت نامحرموں کے حرام ہو اور بچہ ادب اور استیجابات تزویج کے ولیمہ
 یعنی ایک روز یا دو روز مومنین کی دعوت کرنا اور انکو کھانا کھلانا چنانچہ حدیث میں
 وارد ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ولیمہ روز اول
 لازم ہے اور دوسرے دن نیک ہے اور تیسرے دن ریا اور دعوت ہے اور دوسری
 حدیث میں وارد ہے کہ ولیمہ ایک دن یا دو دن مکرم ہے اور تین دن ریا اور دعوت ہے
 اور اگر فقرا سے مومنین ہوں تو افضل ہے اور قبول کرنا دعوت ولیمہ کا مستحب ہے
 اگرچہ روزہ سنتی رکھتا ہو اور جانا مجلس عروسی میں مستحب ہے جب خالی ہو مہرمان
 شغل رقص و غنا کے کہ ایسی محفل میں جانا حرام ہے لیکن اگر معلوم ہو کہ اس کے سبب سے
 وہ امور بظرف ہونگے تو درست ہے اور اگر نااہل ایسی محفل میں گذر ہو جاوے تو
 نہ چھے اور جو چیز کہ عروس پر سے شمار کریں لینا اسکا اور کھانا اسکا درست ہے اگر اجازت
 الہی کی معلوم ہو مطلب پہلا بیان میں ان عورتوں اور مردوں کے کہ حرام ہیں خواہ
 بسبب نسب کے ہوں خواہ بوجہ ارض دیگر حرام ہوئی ہیں مخفی نہ ہے کہ حرام بن مان اور
 بہن اور دادی اور نانی اور نائین انکی جہان تک سلسلہ انکا بڑھتا جاوے اور بیٹی
 اور پوتی اور نواسی اور بھتیجی اور بھانجی اور اولاد انکی خواہ بہن اور بھائی

ذکر ولیمہ کہ خدا صلی

خطیب

حقیقی کی اولاد ہون خواہ مادی کی خواہ پدری کی اور پوچی اور خالہ حقیقی ہون خواہ
 بیوی اور حرام ہو عورتوں پر باپ اور دادا اور نانا اور چچا کی اور بیٹا اور پوتا اور بھائی
 اور بھینجا اور بھانجا اور ماموں اور چچا اور یہ رشتے بسبب نکاح یا بوطی شہداء بہت
 ہوتے ہیں اور ووطی شہداء سے کہتے ہیں کہ کسی عورت سے بگمان حلت ووطی کرے اور
 بعد اُس کے معلوم ہو کہ وہ عورت حلال نہ تھی اور جو لڑکا بوطی شہداء پیدا ہوا ہو وہ اپنے
 والدین سے ملحق ہوگا اگر شہداء جانین سے ہو والا جسکو اشتباہ ہوا ہو اُس سے ملحق
 ہوگا اور ان اور بیٹی زن مدخولہ کی ووطی کرنے والے پر اور باپ اور بیٹا اُس شخص کا
 مدخولہ پر حرام ہوگا اور حرام ہو مردوں پر ان زوجہ کی یعنی خوشد اس حقیقی اور
 کسی دای اور نانی خواہ زوجہ سے ہم بستر ہوا ہو یا نہیں بخلاف اور بیویوں کے
 کہ ان کی کہ اس میں اختلاف ہے بنا بر مشہور کے عدم حرمت ہے اور اگر زوجہ مدخولہ کی مانج سے
 ناکرے تو زوجہ اُس پر حرام نہوگی اور بیٹی زن مدخولہ کی اور اولاد اُسکی دختر کی خواہ
 بیٹے شوہر کی ہو خواہ بعد مفارقت اُسکے اور شوہر سے پیدا ہوئی ہو حرام ہے بخلاف دختر
 ان غیر مدخولہ کے کہ وہ جماعاً حرام ہے نہ عیناً یعنی بعد مفارقت شرعی اُس سے اُسکی دختر سے
 نکاح کر سکتا ہے اور پوتی اور نواسی زوجہ کی خواہ نکاح صحیح ہم صحبت ہوا ہو خواہ شہداء خواہ
 عورتوں بنا بر مشہور کے حرام ہو اور پوچی کی بیٹی اور خالہ کی بیٹی کہ یہ بھی حرام ہو جاتی ہیں اگر
 ماؤ اشد اُمکی مانوں سے زنا کیا ہو بنا بر مشہور کے بلکہ بعض علماء سے اجماع بھی اس باب میں
 قول ہے اور مدخولہ باپ کی بیٹے پر اور مدخولہ بیٹے کی باپ پر حرام ہیں بلکہ جسکو باپ نے بشہوت مس
 یا بیوی یا بظرف شہوت دکھا ہے تو وہ بھی بیٹے پر حرام ہے بنا بر مشہور کے اور اس مسئلہ میں چند ان
 اختلاف نہیں اور جسکو بیٹے نے بشہوت مس کیا ہے یا دکھا ہے وہ باپ پر علی الاطلاق حرام
 اور شہداء اول نے لہہ میں ملوس اور منظورہ ابن کو باپ پر مگر وہ کہا ہے اور باپ کی
 ہوس منظورہ کو بیٹے پر حرام فرمایا ہے اور شہداء ثانی دونوں صورتوں کو حرام کہتے ہیں

اور صاحبِ جواہر نے بھی اسی کو قوت دی ہے اور یہی احوط ہے اور یہ سب حکم کثیر کے
 ہیں اور زوجہ ہر ایک کی انہیں سے بجز عقد کے دوسرے پر حرام ہے مگر مثنیٰ نہ رہے
 جو محرمات کہ بیان ہوئے سب حرام مؤبد ہیں کہ کبھی طلال نہیں ہوتے اور سوے
 انکے اور بھی صورتیں حرمت ابدی کی ہیں چنانچہ عقرب بیان ہوگا اور مثل ان شہوت کے
 اگر رضاغت سے حاصل ہوں تو انہیں بھی نشر حرمت ہوتا ہے چنانچہ تفصیل اہل کی آگے
 مذکور ہوگی اور بہن زوجہ مذلولہ کی خواہ حقیقی ہو خواہ سبیلی حرہ ہو یا کثیر جمعاً حرام
 ہوتی ہے یعنی دو بہنوں سے عقد ساتھ نہیں کر سکتا اور جیک ایک اسکے عقد میں نہ
 یا بعد از جمیع بہن دوسری بہن اسکی حرام ہو مان اگر بہن سے زوجہ کی وطی کرے
 تو زوجہ حرام نہوگی اور اگر دونوں کثیر بہن ہوں تو مالک دونوں کا ہو سکتا ہے لیکن
 مقاربہ سے ایک کی دوسری سے وطی حرام ہوگی تا وقتیکہ پہلی کو اپنی ملکیت سے
 خارج کر دے اور اگر وطی کرے کثیر سے اور پھر اسکی بہن سے نکاح کرے تو وہ کثیر
 حرام ہو جاوے گی جیک کہ یہ اسکے جہالہ عقد میں ہے سبب حرمت اور بزرگی نکاح کے
 چنانچہ صاحبِ جواہر الکلام نے فرمایا ہے اگرچہ باعتبار وطی کے ہو سکتا ہے کہ
 حرمت دائر ہو در بیان وطی کثیر اور زوج کے پس اختیار ہو چاہے کثیر کو دور کرے
 چاہے نکاح کو باطل کرے جیسا کہ علامہ نے تحریر میں اختیار فرمایا ہے اور بجا بھی
 ہے مثنیٰ سے زوجہ کی بغیر اجازت اسکی عقد نہیں کر سکتا ہے اور اگر مبادرت کرے تو اجازت
 زوجہ کی موقوف ہے تا بر اکثر اقوال کے اور بعض فقہانے فرمایا ہے کہ زوجہ کو
 اختیار ہو چاہے انکے عقد کو برقرار رکھے چاہے فسخ کر دے چاہے اپنے عقد کو
 فسخ کر دے بغیر طلاق کے اور اگر بچوچی سے یا خالہ سے زوجہ کی عقد کرے تو
 اجازت زوجہ کی درکار نہیں اسی طرح اگر نکاح کرے کسی کی کثیر سے باوجود
 ان مالک کے اور اسکے جہالہ عقد میں زوجہ حرہ ہو تو یہ بھی موقوف ہے اسکی اجازت

۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

بغیر اسکی اجازت کے درست نہیں اور اگر مبادرت کر لیا تو بعض فقہائے
 ہر کہ زوجہ قرہ کو اختیار ہو خواہ اسکا نکاح باطل کر دے خواہ برقرار رکھے خواہ
 نکاح فسخ کر دے اور محقق علیہ الرحمہ قائل قول اول کے ہیں یعنی نکاح
 باطل ہو اور حسب طرح عقد کثیر بین شرط ہو اجازت زوجہ قرہ کی اسی طرح یہ بھی شرط
 کہ قدرت نکاح قرہ پر نہ رکھنا ہو یعنی اداسے مہر اور نان و نفقہ پر قسار نہ ہو اور
 بین خوف غنت کا یعنی مشقت کا اور زنا میں مبتلا ہونے کا ہوا سو اسے کہ
 ان میں جو از نکاح کثیر مقید ہو اس صورت میں کہ خوف غنت کا ہو اور بہت حد میں
 کے موافق ہیں ہر چند مشہور یہ ہے کہ بغیر خوف غنت کے بھی جائز ہو اور بعض احادیث سے
 عام ظاہر ہوتا ہے لیکن مقتضائے ضوابط اصول یہ ہے کہ عدم خوف غنت میں جائز ہو
 اور اسی میں احتیاط ہو اور ان دونوں امر میں آپس میں منافات نہیں اس لیے
 خوف زنا کا باوجود زوجہ کے بسبب مریض ہونے زوجہ کے مستبعد نہیں اور اگر کسی کی زوجہ
 بیمار ہو جائے اور بچہ زنا سے عقد کرے پس اگر وہ قبل سے واقف تھی تو اختیار رکھتی ہے
 بے نکاح کے فسخ اور برقرار رکھنے میں اور اگر باوجود علم کے اسے عقد کیا ہو تو ضابطہ
 اسکی ظاہر ہے پھر اختیار فسخ کا نہیں اور جس عورت کو لعان کیا ہو یعنی شوہر نے
 کو نکاح زنا کی کی ہو اور گواہ نہوں اور حاکم شرع نے باہم انکے مینہ لعان کا جاری
 کیا ہو پس بعد لعان کے وہ عورت اس مرد پر حرام مؤبد ہو جائیگی اور جو عورت گونگی یا
 مری ہو اور اسکو اسکا شوہر متهم کرے تو وہ بھی حرام مؤبد ہو بغیر لعان کے اور اگر کوئی
 شخص زنا کرے کسی عورت سے پس اگر وہ صاحب شوہر تھی تو حرام مؤبد ہو جائیگی اور اگر
 صاحب شوہر نہ تھی تو پھر اس سے نکاح کر سکتا ہے اور اگر وہ عورت کسی کے عدہ میں
 ہو اور کوئی دانستہ اس سے عقد کرے تو بجز عقد کے حرام مؤبد ہوگی اور اگر
 دانستہ عقد کیا ہو تو بعد مفارقت کے حرام مؤبد ہو جائیگی اور اگر کسی کی تیز نہ ہو کہ

زنا کرے یا ایام استہریٰ میں اُس سے عقد کرے تو اُسکے حرام مؤبد ہونے میں تردد ہی اور
 شارح لمعہ مائل طرف عدم حرمت کے ہیں اور اگر کوئی عقد کرے اُس عورت سے جو کسی کے
 متعہ میں ہو تو اُسکے بھی حرام مؤبد ہونے میں اختلاف ہے اگرچہ ہم صحت نہواہو اور دونوں
 مقاموں میں احتیاط ترک نہیں ہے اور اگر کسی کی عورت زنا کرے تو اپنے شوہر پر حرام نہوگی
 اگر ہرار کرے تو نظر اس کے کہ نطفہ میں حرام کا شمول ہوگا احتیاط کرنا چاہیے اور اگر حالت
 احرام میں کسی عورت سے دیدہ و دانستہ عقد کیا ہو خواہ دونوں محرم ہوں خواہ ایک احرام
 حج کا ہو یا عمرہ کا واجب ہو یا سنتی تو وہ عورت بھی اُس مرد پر حرام مؤبد ہوگی اور اگر جائز ہو
 تھا تو عقد باطل ہوگا اور اگر اپنی زوجہ سے حالت احرام میں وطی کرے تو وہ بھی حرام مؤبد
 ہوگی اور جس عورت کو ظہار کیا ہو وہ بھی حرام رہتی ہے تا وقتیکہ کفارہ ظہار کا نہ دے
 چنانچہ مفصل بیان اسکا ہوگا انشاء اللہ اور زن کا فرہ غیر کتابیہ باجماع مرد مسلمان پر
 حرام ہے اور کتابیہ میں اختلاف ہے بنا بر مشہور کے نکاح منقطع یعنی متعہ اُس سے
 جائز ہے اور احتیاط اُس کے ترک میں ہے اور مرد کتابیہ سے یہود و نصاریٰ میں کہ جنکا
 عمل توریت و انجیل پر تھا اور ناصبیہ اور خارجیہ بھی حکم میں زن کا فرہ کے ہیں اور
 نکاح کرنا پانچوں میں بھی حرام ہے جب چار عورتیں اس کے عقد دائمی میں ہوں یا کوئی
 انہیں سے عدۃ رجعیہ میں ہو جب تک کہ کسی کو انہیں سے طلاق نہ دے اور عدۃ رجعیہ بھی
 گندہ جگے اور کوئی شخص فعل بد کرے کسی طفل سے یا کسی مرد سے تو وطی کرنے
 والے پر حرام ہوا اور بہن اُن دونوں کی اگر وہ فعل بد پہلے ہو عقد سے ساتھ اسکی
 ماں اور بہن کے اور اگر اُسے عقد مقدم ہو چکا ہو تو پھر حرام نہوگی اور اگر کسی عورت کو
 طلاق دے اور پھر عدۃ میں رجوع کرے اور پھر طلاق دے اسی طرح بعد تیسری
 طلاق کے وہ عورت اس پر حرام ہوتا وقتیکہ وہ عورت کسی اور شخص سے نکاح کرے
 اور وہ بعد مفارقت کے طلاق دے اور مدت عدۃ رجعیہ کی گزر جاوے اور اگر نو طلاق

لہذا جوین اسی طرح پر کہ در میان بین دو محل گذرے ہوں تو وہ عورت اسپر حرام ہوید ہوگی
 پھر اس سے نکاح نہیں کر سکتا اور یہ حکم عورت قرہ کا ہو اور کثیرین بعد و وطلاق کے
 احتیاج محلل کی ہو اور بعد چھٹے طلاق کے وہ حرام ہوید ہوگی خواہ شوہر قرہ ہو خواہ
 غلام اور اگر دختر کم از نہ سال سے بوجہ حلال مقاربت کرے اور مخرج بول و حیض یا
 مخرج فائط و حیض بنابر دوسری تفسیر کے ایک ہو جائیں تو وطی اسکی ہمیشہ حرام ہوگی اور تریا
 وہ لڑکی حکم زوجیت سے اسکے نکل جاوے گی یا نہیں اس میں اختلاف ہو شہید ثانی نے
 قول ثانی اختیار فرمایا ہو اور اس میں احتیاط ہو اور ہر نفقہ اسکا شوہر کے ذمہ
 رہیگا اور معلوم کرنا چاہیے وہ رضاعت یعنی دودھ پینا کہ باعث نشر حرمت کا ہو
 اس میں چند شرطیں معتبر ہیں کہ اگر وہ بانی جائیگی تو رضاعت تحقق ہوگی پہلی شرط یہ ہو
 کہ شیر دہندہ عورت ہو دوسری یہ کہ دودھ بسبب وضع حمل کے حاصل ہوا ہو ورنہ
 نہ آتا ہو تیسری یہ کہ دودھ زنا سے نہ بہم پہنچا ہو چوتھی یہ کہ مرضہ کی حیات میں پیا ہو
 یا تھوین یہ کہ شیر پستان سے پیا ہو دودھ کے نہ یا ہو چوتھی یہ کہ مرضہ دودھ ہو کسی چیز پر
 مخلوط کر کے نہ یا ہو ستون یہ کہ اس قدر پیا ہو کہ جبین گوشت نوکرے اور ہڈیاں
 سخت ہوں یا یہ کہ ایک شبانہ روز پیا ہو یا پندرہ مرتبہ پیا ہو پڑا اور ہر مرتبہ
 سپر ہو کر خود پستان کو چھوڑ دیا ہو اور دس مرتبہ بھی بنا بر قول بعض علما کے موجب
 نشر حرمت کا ہو اور خالی احتیاط سے نہیں اگرچہ قول اول مشہور ہو آٹھوین یہ کہ اس
 مدت میں کسی اور نے دودھ نہ پلایا ہو تھوین یہ کہ اپنے ایام رضاعت میں پیا ہو کہ وہ
 دو سال ہیں دسویں یہ کہ صاحب شیر یعنی شوہر مرضہ کا ایک ہو پس اگر کوئی عورت
 ایک شوہر کے دودھ سے کسی لڑکے کو پلا دے اور پھر اس شوہر سے مفارقت
 شرعی کر کے دوسرا شوہر کرے اور اس کے دودھ سے کسی کی دختر کو پلا دے تو
 نکاح ان دونوں شیر خواروں کا آپس میں حرام نہ ہوگا اور اگر کسی کی چند بیٹیاں

نسخہ
 نسخہ

احکام
رضاعت

ہوں اور علیحدہ علیحدہ بشرائط مذکورہ دودھ پلائیں تو شیرخواروں میں باعث نشر حرمت کا
 ہو گا پس جو وقت کہ شرائط مذکورہ پائی جائیگی تو رضاعت ثابت ہوگی اور مريضہ مان
 رضیع کی اور شوہر مريضہ کا پدر رضیع کا ہو جائے گا اور اولاد ان دونوں کی خواہ
 نسبی ہو خواہ رضاعی بھائی اور بہن اس شیرخوار کی ہو جائیگی پس جو قرابتیں کہ
 بسبب نسب کے موجب حرمت کی ہیں وہی قرابتیں اگر رضاعت سے حاصل ہوئی تو
 موجب نشر حرمت کی ہوں گی اور نہی نکاح کر سکتا ہو باپ شیرخوار کا اولاد سے مريضہ کی
 جو نسبی ہو اور اسی طرح مريضہ کے شوہر کی اولاد سے خواہ اولاد اسکی نسبی ہو خواہ
 رضاعی اور یا بھائی بہن رضیع کے کہ جو نسبی ہیں اولاد سے مريضہ کی یا اسکے شوہر کی
 جو نسبی ہیں نکاح کر سکتے ہیں یا نہیں اس میں اختلاف ہے اور احتیاط ترک میں ہے اور
 اگر کسی عورت نے دودھ پلایا ہو ایک لڑکے کو اور پھر کسی کی دختر کو بشرائط مذکورہ تو
 بھائی اور بہن نسبی ایک دوسرے کے بھائی بہن نسبی سے بنا بر مشہور کے نکاح کر سکتے ہیں
 لیکن شیخ الطائفہ نے منع کیا ہے اور شہید اول نے بھی بعض تحقیقات میں اسی قول کو
 اختیار کیا ہے پس احتیاط اس میں ہے اور جس طرح مقدم ہونا رضاع کا نکاح پر مانع ہوتا ہے
 نکاح کرنے سے اسی طرح اگر بعد عقد کے رضاعت متحقق ہو جائے تو سبب بطلان
 نکاح سابق کا ہو گا مثلاً اگر نانی نو یا نواسی کو دودھ پلاوے اور شرائط
 رضاعت کے متحقق ہو جائیں تو بیٹی اسکی اسکے داماد پر حرام ہو جائیگی اس لیے کہ
 اولاد مريضہ کی رضیع کے باپ پر حرام ہے بخلاف دادی کے کہ اگر پوتا یا پوتی کو دودھ پلاوے
 تو ہو اسکی اسکے پسر پر حرام نہوگی اور اگر دادی یا نانی زوجہ یا شوہر کی کسی کو ان
 دونوں میں سے دودھ پلاوے اور شرائط دودھ پلانے کے پائے جائیں تو
 باعث فسخ کا ہو گا اس لیے کہ اگر شوہر کو پلا یا ہو تو وہ چھایا یا مومن دختر کا ہوا اور
 اگر دختر کو پلا یا ہو تو خالہ یا چچا بھی لڑکی کی ہوئی اور اگر ان کسی شخص کی اسکی زوجہ

ہو کہ دو دودھ پلاوے تو وہ صغیرہ اسپر حرام ہو جاوے گی اس لیے کہ بہن رضاعی اسکی
 بی اور اگر بہن نے یا بھائی کی زوجہ نے اسکی بی بی کو بشرائط دودھ دیا ہو گا تو بھائی
 بی شریکی اور اگر سوتیلی ماں نے بلایا ہو تو بہن پدیری ہو گئی بشرطیکہ دودھ بھائی
 باپ کا ہو اور اگر زوجہ کبیرہ کسی شخص کی اسکی زوجہ صغیرہ کو دودھ پلاوے تو
 ان اسپر حرام ہو جائیگی اگر کبیرہ مدخولہ اسکی ہو اس لیے کہ کبیرہ ماں زوجہ کی ہو گئی
 صغیرہ اس لیے حرام ہو گئی کہ اگر دودھ اسی کا تھا تو اسکی دختر رضاعی ہو گئی اور
 پھر اول کا دودھ تھا تو ربیبہ ہو گئی اور اگر زوجہ کبیرہ اسکی مدخولہ نہ تھی تو فقط کبیرہ
 ہو گئی اس لیے کہ ماں زوجہ کی ہو گئی اور ماں زوجہ کی خواہ زوجہ مدخولہ ہو خواہ
 ذولہ مطلقاً حرام ہو بخلاف ربیبہ کے کہ ربیبہ زوجہ مدخولہ کی حرام ہو اور غیر مدخولہ کی
 نہیں ہو لیکن نکاح اس صورت میں فاسد ہو گا اس لیے کہ ربیبہ اور ماں اسکی
 حرام ہونہ عیناً اور تقریبات اس سلسلہ کی بہت بہت تہمتیں ہیں کہ مرضہ
 ماں اور عاتقلہ اور غنیفہ اور حسین ہو اور وقت اضطرازن و تہیہ سے دودھ
 سکنا ہو مگر اسکو شراب پینے سے اور گوشت خوک سے مانع ہو اور مکروہ ہو
 کی کو مرضہ و ربیبہ کے حوالہ کرے کہ وہ اپنے گھر لجاوے اور کہ بہت شدید ہو
 مرضہ جو ستیہ ہو اور باقی احکام اس کے مفصلاً بیان ہونگے انشاء اللہ مطلب
 سران آن عیوب میں کہ جو باعث فسخ نکاح ہو سکتے ہیں یعنی طلاق کے
 سبب مرد کے تین ہیں مجنون ہونا خواہ جنون دائمی ہو اور خواہ دوری قبل
 کے ہو یا بعد عقد کے حادث ہو او طمی کی ہو یا نہ دوسرے تھیں ہونا تیسرے
 ہونا کہ قادر و دخول پر نہو بشرطیکہ عورت کو پہلے معلوم نہو اور بعد متا رجعت کے
 مرض ہو یا پس مجروح علم کے اختیار فسخ کا ہو اور اگر بعد علم کے راضی ہو جاوے
 اختیار فسخ کا پھر نہیں رہتا پس اگر بعد مقاربت کے ظاہر ہو کہ یہ عیب سابق میں

زوجہ مدخولہ

عیب

تھا تو مستحق مہر معین کی ہوگی اور اگر مقاربت نہیں ہوئی تو مہر کی مستحق نہیں اور مشہور
 یہ ہے کہ سوائے ان تین مہضوں کے مرد بین کوئی اور عیب باعث فسخ کا نہیں ہوتا اور
 بعض علماء نے جذام کو بھی محسوب کیا ہے اور عیب عورت کے سات ہیں جنوں اور نکاح
 ختم ام اور برص اور قرن اور اقضاء اور نابینا ہونا اور زمین گیر ہونا قرنا اس عورت
 کہتے ہیں کہ جبکی فرج بین ہڈی یا گوشت ایسا غرض ہو کہ مانع وطی کا ہو اور اقضاء یعنی اگر
 ایک ہو جانا مخرج حیض و بول کا یا مخرج حیض و غائط کا بنابر اختلاف تفسیر کے جیسا کہ
 گذرا ہیں مرد کو بسبب عیوب مذکورہ کے اختیار فسخ کا ہے وقتیکہ قبل از عقد بنجائنا ہو یا بعد
 علم کے سکوت کرے پس اگر فسخ کرے تو قبل از مقاربت مستحق ادا سے مہر کا نہیں اور بعد از
 مقاربت کے مہر معین دیگا اور اگر بسبب فریب کے ایسا ہو تو فریب و ہندہ سے مہر
 مہرے لیگا اور عیوب باطنی عورت کے اسکے اقرار سے یا عورتوں کی گواہی سے ثابت
 ثابت ہوتے ہیں اور باقی عیوب مردوں کے ہوں یا عورتوں کے گواہی سے ثابت
 عا ولون کے یا زیادہ کے ثابت ہوتے ہیں اور بنح بین احتیاج صیغۃ طلاق کی سہرا
 اور رجوع بحاکم نہیں سوائے عیب عین ہونے کے کہ اس میں خود فسخ نہیں چاہیے
 کر سکتی بلکہ مرا فقہ حاکم شرع کی صرف لازم ہے اور مستحق نصف مہر معین کی ہے اور
 اسی طرح اور بھی چیزیں موجب فسخ نکاح کی ہوتی ہیں بغیر طلاق کے ایک
 انہیں سے تدریس ہو یعنی فریب وہی مثل اسکے کہ تزویج کرے کسی عورت سے بل بوجہ
 بشرط حریت کے اور وہ کثیر ظاہر ہو پس فسخ کر سکتا ہے اور قبل دخول کے مہر
 نہیں اور بعد دخول کے مہر معین دینا ہوگا علی الاشہار اور جسے فریب دیا ہے
 اس سے نادران لیگا اور اسی طرح اگر عورت حرۃ تزویج کرے بشرط حریت اور وہ بعد
 اعلام ظاہر ہو تو اختیار فسخ کا ہوگا اور قبل مقاربت مستحق مہر کی نہیں اور بعد
 مقاربت کے مہر مقررے کی اور اسی طرح اگر شرط کی ہو کہ مان اسکی حرۃ منکوحہ

عیوب عورت

فریب

اور بعد عقد کے ظاہر ہو کہ یہ کثیر زادی ہو تو بھی اختیار فسخ کا ہو گا اور بخلہ اسباب
 بطلان عقد کے اسلام یا ارتداد احد الزوجین کا ہو پس اگر زوجہ کافر کی اسلام لاوے
 ورنہ نکاح اسکا باطل ہو جاوے گا اگر بدخول بہا ہو تو بجز قبول اسلام کے عقد باطل ہو جاوے گا
 اگر الا بعد گزرتے عقد کے اور اگر عدہ تک شوہر بھی مسلمان ہو جاوے تو بطلان عقد نہ ہو گا
 شوہر اگر شوہر مسلمان ہو جاوے اور زوجہ قبول اسلام کرے تو بھی عقد باطل ہو گا اور
 اگر شوہر ارتداد کا ہو اور اسی طرح خریدنا عورت کا شوہر کو یا عشت بطلان نکاح کا ہو
 یا بعد اس کے اگر زوج خریدے زوجہ کو تو اگرچہ نکاح باطل ہو مگر وہی بیکسیت جائز ہو جاوے گی اور
 بجز کثیر زاد ہو جاوے اور شوہر اسکا غلام رہے تو اسکو اختیار فسخ کا ہو اور اسی طرح
 غلام آزاد ہو جاوے اور زوجہ کثیر ہو تو اختیار فسخ کا رکھتا ہو اور مالک کو اختیار
 خریدے کثیر شوہر دار کو یا غلام صاحب زوجہ کو چاہے فسخ کر دے نکاح اسکا
 ہے برقرار رکھے اور اسی طرح اگر دونوں ملوک ہوں تو بھی اختیار ہو مطلب
 اس کے اولیاء عقد میں ہو پوشیدہ نہ رہے کہ ولایت عقد کی شرعاً واسطے چارہ خصوصاً
 پہلے ولایت باپ اور دادا کی اور پردادا کی اور علیٰ ہذا القیاس پسر خیر بالغ
 اور دختر غیر بالغہ پر یعنی جب باپ یا دادا اپنے لڑکے غیر بالغ یا دختر غیر بالغہ کا نکاح
 دین تو پھر انکو بعد بلوغ اور رشد کے اختیار فسخ کا نہیں اور عقد لازم ہو پس اگر
 بلوغ کے شوہر یا زوجہ مر جائے تو ایک دوسرے کا وارث ہو گا لیکن اگر باپ یا
 دادا نے نکاح غیر بالغہ کا غیر کفو سے یا اس شخص سے کر دیا ہو جس میں کوئی عیب عیوب
 اورہ سے ہو مثل جنون اور خصی ہونے کے تو اسوقت میں غیر بالغہ کو اختیار ہو گا
 بلوغ اور رشد کے بنا بر شوہر کے اور اسی طرح اگر طفل نابالغ کا نکاح ایسی
 وارث سے کر دے کہ جس میں کوئی عیب موجب فسخ کا ہو اور اگر دختر نابالغہ کا عقد کسی
 غلام سے کر دے تو اختیار فسخ کا ہو گا اور اگر پسر نابالغ کا عقد کثیر سے کر دے

نکاح
 عیوب
 و عیوب

تو جن علماء نے نکاح کثیر بین شرط غنت یعنی خوف وقوع فی احرام کی کی ہو اُنکے نزدیک
 یہ نکاح جائز نہ ہوگا اس واسطے کہ طفل سے خوف زنا کا نہیں اور جنہوں نے یہ شرط نہیں کی تو
 اُنکے نزدیک صحیح ہو اور عقد لازم ہوگا اور بعد بلوغ و رشد کے اختیار فسخ کا ہوگا اور
 تحقیق اس مسئلہ کی سابق بین گذری اور سپر بالغ اور دختر بالغہ پر ولایت انکی نہیں بلکہ باپ
 وہ خود مختار ہیں لیکن دختر بالغہ و شیرہ رشیدہ بین اختلاف ہے بعض علماء نے نکاح
 دائمی بین ولایت کو ساقط کیا ہے نہ نکاح منقطع بین اور بعضوں نے بالعکس کہا ہے
 اور ظاہر یہ ہے کہ اُسے اپنے نفس کا اختیار ہو خواہ نکاح دائمی ہو خواہ منقطع لیکن
 احتیاط اس میں ہے کہ ولی سے بھی اجازت لے لے اگر ولی موجود ہو اور اگر بالغہ رشیدہ
 ہو و شیرہ نہ ہو تو ولایت جد و پدر کی بالاتفاق ساقط ہے اور حسب طرح ولایت باپ
 اور دادا کی نابالغوں پر ثابت ہے اسی طرح و قتیکہ حالت جنون میں بالغ ہوں
 جو وقت کہ تزویج اُنکے حق میں اصلاح و مناسب ہو اور اگر غیر جد و پدر نکاح کر دیں
 صغیر یا صغیرہ کا تو وہ نکاح فضولی ہے اور عند البلوغ و رشد اُنکو اختیار ہے چاہیں فسخ
 کر دیں چاہیں برقرار رکھیں اس لیے کہ ولایت نکاح کی سوائے باپ اور دادا کے
 اور عزیزوں کو مثل چچا اور ماموں اور بھائی اور بہن اور نانی اور دادی کے
 نہیں مان جوان و دونوں میں سے بعد بلوغ و رشد کے راضی ہو جاوے گا اُنکی طرف سے
 عقد لازم ہوگا اور حسب اختلاف ہو تجوز جد و پدر میں تو جس شخص کو دادا تجوز کرے
 وہ مقدم ہے اور باپ کو چاہیے کہ اُس پر راضی ہو اور اگر کسی نے اُن دونوں
 میں سے پہلے عقد کر دیا ہو تو دوسرا اُسکو باطل نہیں کر سکتا اور ولایت جد و پدر
 مسلمان ہونا اُنکا شرط ہے پس اگر کافر ہوں یا ایک کافر ہو تو مسلمان پر اُنکو
 ولایت نہیں اور اسی طرح اگر دیوانہ یا بیہوش ہوں یا کسی کے غلام ہوں یا
 اسد ام حج کا یا عمرہ کا باندھے ہوں تو ان سب مالتوں میں ولایت اُنکے

نکاح فضولی

بشرط مسلمان ہونا

کاح نہیں ہو سکتا تا وقتیکہ عذر برطرف ہو اور اگر ایک ان دونوں میں ایسا ہو
 تو دوسرا صحیح ہو تو ولایت صحیح کی صحیح ہو اور مستحب ہو کہ بالغہ رشیدہ نکاح میں
 جازت ولی کی بھی لیلے و شیرہ ہو یا نہ اور اگر جد و پدر نہ رکھتی ہو تو مستحب ہو کہ
 بیکہ جائی کو اپنی طرف سے مختار و وکیل امر نکاح میں کرے اور اگر کئی بھائی ہوں
 و بڑے بھائی کو اختیار دے اور حیو قوت بالغہ رشیدہ ناکتہذا خواہش کرے نکاح کی
 ہر پنے کفو سے اور باپ یا دادا مانع ہوں تو جائز ہو کہ وہ نکاح کر لے اگرچہ وہ ناخوش
 ہوں اور اگر باپ اور دادا بالغہ رشیدہ و شیرہ کا بے اجازت اسکے نکاح کر دیں
 و اسکی اجازت پر موقوف رہیگا اور اگر لڑکا یا لڑکی دیوانہ ہوں بالغ ہوں یا غیر بالغ
 و نکاح کرنا انکا اصلح اور مناسب ہو تو ولایت جد و پدر کی ثابت ہو دوسرے
 ولایت آقا کی مرد ہو یا عورت لوٹدی و غلام پر ثابت ہو مملوک بالغ ہو یا غیر بالغ
 نقل ہوں یا مجنون نکاح دائمی ہو یا منقطع ہو اور اگر لوٹدی یا غلام بغیر اجازت
 آقا کے نکاح کر لیں تو موقوف ہو آقا کی اجازت پر چاہے فسخ کرے چاہے
 برقرار رکھے اور حیو قوت نکاح کرے کثیر بغیر اجازت آقا کے اور آقا فسخ کر دے
 اور مفاربت واقع ہو چکی ہو تو اگر وہ کثیر و شیرہ تھی تو دسواں حصہ اسکی قیمت کا
 لے سکتا ہو اور اگر و شیرہ نہ تھی تو بیسواں حصہ قیمت کا اگر نکاح درتھا
 اور اگر کسی کا غلام تھا تو اسکے آقا سے اگر اسنے اجازت نکاح کی دی ہو دالا
 رہے پر اس غلام کے رہیگا جب تک وہ آزاد ہو اور بعد آزادی اسکو ادا کرنا لازم
 ہو اور حیو قوت نکاح مملوک کا با اجازت آقا کے واقع ہو تو مہر و مہر میں آقا کے
 کو اور اسی طرح مہر مملوک کا مال آقا کا ہو اور چاہیے مملوک کو کہ جب قدر مہر کی
 مالک نے اجازت دی ہو اسی پر اکتفا کرے والا زیادتی اسکے ذمہ پر ہو مگر
 ولایت حاکم شرع کی اسپر ہوتی ہو جو بالغ ہو لیکن عقل و تہ نہ رکھتا ہو اور

کھان کرنا انکے حق میں اصلاح ہو چوتھے ولایت وصی کی غیر بالغ پر نہیں اور بالغ پر اس
 صورت میں ہو کہ غیر رشید ہو اور ضرورت بھی نکاح کی ہو اور باپ و دادا موجود نہ ہوں
 علیہ الرحمہ نے شرائع میں اسی قول کو اختیار فرمایا ہے اور علامہ نے مختلف بین
 اور رشید ثانی اور صاحب جواہر الکلام نے ولایت وصی کو مطلقاً قوت دی ہے
 اور بعض علماء نے اس صورت میں تجویز کیا ہے کہ باپ یا دادا نے تصریح انکے نکاح کی
 وصیت میں کی ہو بہر حال مسئلہ خالی شکاں سے نہیں ہر چند قول اخیر چند ان بعض
 نہیں اور رشید معلوم ہوتا ہے وقتیکہ نفع اور ضرر پناہ سمجھ سکیں اور حیثیت کہ وکیل
 واسطے ایقان صیغہ نکاح کے تو اختیار کرے ایسے شخص کو کہ بالغ و عاقل و
 رشید و حر ہو اور بالغ اور مجنون اور سفید اور محرم نہ ہو اور اگر کسی کا غلام ہو تو
 اتانے اجازت و کالت کی دی ہو عموماً یا خصوصاً اور وکیل کو چاہیے کہ صیغہ
 ایجاب و قبول صحیح پڑھ سکے اور بغیر اسکے جرات نہ کرے اس لیے کہ مقدمات
 فروج میں نہایت احتیاط لازم ہے کہ اسپر مداسب اور توریش کا ہو اور بطبع و
 حرص دنیا و زرو بال اخروی و نکال ابدی گوارا نہ کرے اور توکیل میں جو الفاظ
 ولایت کرین وکیل کرنے پر اور قبول و کالت پر وہ کافی ہیں اور عربیت صیغہ
 توکیل کی ضرورت نہیں خواہ جانب ولی سے وکیل کیا جاوے خواہ جانب ناح سے
 خواہ جانب مشکوہ سے اور سکوت بالغ رشیدہ و دشمنہ کا دلیل اجازت کی ہے
 وقتیکہ معلوم ہو کہ حیامانع کلام ہو اور حیثیت کہ وکیل کرے بالغ رشید و
 ایقان نکاح کے مطلقاً اور ناح کو معین نہ کرے پس نہیں جائز ہو وکیل ہونا ہے
 ساتھ عقد کرے مگر اسکی اجازت سے اور اگر وکیل کرے کہ اپنے ساتھ ہوا
 عقد کرنا تو بھی بنا بر قول بعض علماء کے صحیح نہیں کہ اپنے ساتھ عقد واقع کرے
 اس لیے کہ روایت عامرہ باطلی عدم جواز پر دلالت کرتی ہے امداس لیے کہ متولی ایجاب

قبول کا ایک ہی شخص ہوا جاتا ہو لیکن مشہور جوازیہ اور محقق اور شہید ثانی اور جناب شیخ
 مفتی عظیم الرحمۃ بھی قائل اسی قول کے ہیں اور عموماً سے بھی یہی استفاد ہوتا ہے اور
 بہت مذکور ضعیف ہے اور دلیل عقلی مخدوش ہے اس لیے کہ تولی طرفین کی جہان ناکح و
 مکروہ غیر ہون درست ہے حالانکہ وہاں بھی یہی لازم آتا ہے پس جواز خالی از قوت نہیں
 لیکن احتیاط ترک میں ہے اور لا اقل مکروہ ہوگا اس واسطے کہ مقام تمت کا ہے و انقوا موا
 تم اور اگر داد اپنے پوتے کا عقد دوسرے بیٹے کی دختر سے کر دے یا باپ اپنی دختر کا
 عقد اپنے موکل سے کر دے تو درست ہے اگرچہ متولی ایجاب و قبول کے خود ہی ہوں
 اور عورت وکیل ہو سکتی ہے مرد کی اور عورت کی بستر ح مرد وکیل ہو سکتا ہے عورت
 مرد کا اور وکالت میں بالغہ و رشیدہ کی اگرچہ اذن اسی کا کافی ہے مگر اولے
 ہے کہ اگر ولی بھی اُسکا ہو تو اُسکی بھی اجازت لے لے مطلب چوتھا بیان عقد
 الہی اور لوازم میں اُسکے اور آسمین چار فصلیں ہیں فصل پہلی تعیین زوج و
 زوجہ میں مخفی ہے کہ تعیین اور تفرق زوج و زوجہ کا شرط صحت نکاح ہے اور اسی طرح
 فلو ہونا نکاح بھی شرط ہے اور مرد و کفو سے دونوں کا مسلمان ہونا ہے پس اگر احد ہما
 از ہون تو نکاح صحیح نہیں مگر زن کتابیہ سے صحت نکاح میں اختلاف ہے بنا بر مشہور کے
 ہم جوازیہ اور عورت میں اکتفا اسلام پر ہے مومن ہونا لازم نہیں اور آسمین اختلاف
 ہے کہ آیا مومن و شیعہ ہونا مرد کا لازم ہے جو وقت کہ عورت مومنہ اور شیعہ ہو لیکن احوط
 ہے کہ کسی سے زن شیعہ عقد نہ کرے اور خارجی اور نامعہبی اور غالی کا فرہین نکاح
 ہے جائز نہیں مرد ہو یا عورت اور نکاح کرنا زن مومنہ کا مرد فاسق سے خصوصاً
 اگر اب خوار سے مکروہ ہے اور استضعاف سے مضائقہ نہیں اور اسی طرح تزویج
 کا اپنی کھلائی سے یا اُسکی بیٹی سے مکروہ ہے اور جب کوئی شخص کسی عورت سے
 عقد کرے پھر طلاق دے اور وہ عورت شوہر ثانی سے اولاد بہم پہنچا دے

تو مکروہ ہو کہ شوہر اول اُسکا اپنے پسر کو جو دوسری عورت سے ہو وہ دختر سے اُس کا
 عورت کی کہ جو شوہر ثانی سے ہم پہنچی ہو منعقد کرے اور جو عورت کہ سوت کسی شخص کی اور
 مان کی ہو باعتبار دوسرے شوہر کے تو اس شخص کو نکاح کرنا اُس سے مکروہ
 مکروہ ہو مثلاً ہندہ نے نکاح کیا زید سے اور زید کی زوجہ محمودہ ہو پھر ہندہ نے کیا
 بعد مفارقت زید کے عمرو سے نکاح کیا اور خالد پیدا ہوا تو خالد کو محمودہ سے نہیں
 نکاح کرنا مکروہ ہو یا مثلاً ہندہ زوجہ زید کی اور اُس سے بشیر پیدا ہوا اور بشیر
 مفارقت زید کے ہندہ نے عمرو سے نکاح کیا اور عمرو کی بی بی زینب بھی تھی پس ہندہ
 بشیر کو زینب کے ساتھ نکاح کرنا مکروہ ہو لیکن محقق صاحب شرائع کے کلام سے
 فقط پہلی صورت کی کراہت نکلتی ہو اور شہید ثانی نے مسالک میں دوسری صورت کو مکروہ
 مکروہ کہا ہو اور روایت زرارہ سے بھی عموم ظاہر ہوتا ہو اور زن زانیہ سے قبل اسکے وہ
 کہ تو بکرے نکاح کرنا مکروہ ہو علی الاشہار اور موجود ہونا اور اجازت دینا ولی کا نکاح
 بالغہ رشیدہ میں شرط نہیں جیسا کہ گذرا اور اسی طرح اعلان نکاح کا اور ہونا
 ہونا گواہوں کا بھی بنا بر مشہور کے شرط نہیں مان مستحب ہو کہ ظاہر بظاہر عقد کو
 واقع کرے اور حضور عادلین کا اور گواہی دیگر گواہوں کی بھی سنت ہو چنانچہ
 مذکور ہو گا پس اگر دونوں متعاقبین باہد گیر پوشیدہ نکاح کر لین یا ولی اپنے
 پوشیدہ اطفال کا عقد کر دین تو صحیح و درست ہو بلکہ اگر کتمان کی شرط کرین تو بھی
 نکاح باطل ہو گا اور اسی طرح قادر ہونا زوج کا ادا سے نان و نفقہ پر علی الاشہار
 شرط صحت نکاح کی نہیں ہو اور جائز ہو کہ زن آزاد تزویج کرے غلام سے اور زن
 عربہ مرد عجمی سے اور زن ہاشمیہ غیر ہاشمی سے اور برعکس اور صاحبان حرفہ ہا
 بست صاحبان علم و ثروت سے جو وقت کہ قبل سے حال معلوم ہو اور جعل و فہم
 خو چنانچہ اگر زوج ظاہر کرے انتساب اپنا کسی قبیلہ کی طرف اور بعد ظاہر ہو خلاف

س کا تو عورت کو اختیار ہو فسخ کا بنا بر قول بعض علماء کے اور مسئلہ خالی اشکال سے نہیں
 کی اور احتیاط لازم ہے پس اگر مرد عورت کو تجدید نکاح پر راضی کرے یا عورت مرد کو
 راضی کر کے طلاق لے لیوے تو بے وغذہ درست ہو گا فصل دوسری
 بیان مہرین جو پوشیدہ نہ رہے کہ ذکر اور تعیین مہر کی عقد دائمی میں شرط صحت نکاح کی
 سے نہیں ہے بلکہ بعد عقد کے اور مباشرت کے بھی تعیین مہر کی رضا سے طرفین ہو سکتی ہے
 جو لیکن مستحب ہے کہ ذکر مہر کا پہلے عقد کے ہو جاوے اور اگر قبل تعیین مہر اور بعد
 میں مباشرت کے طلاق دے تو مہر مثل دینا ہو گا اگرچہ مستحب ہے کہ قبل از تعیین مہر
 سے مباشرت نہ کرے اور مہر مثل اسے کہتے ہیں کہ جو اسکے ایشال اور عورتین مہر
 کی ہوتی ہوں اور شرف و جمال میں برابر اسکے ہوں خواہ اقربا پر رسی ہوں خواہ مادی
 کے وقتیکہ مہر سنت سے تجاوز نہ ہو والا مہر سنت دینا ہو گا اور زیادتی مہر کی مطلقاً
 مہر سنت سے نکر وہ ہو اور مہر سنت پانسو درہم ہیں کہ بحساب اہل ہند ایک سو سات
 درہم و پچھنچھٹیا ہوتے ہیں اور کمی مہر کی مطلقاً سنت ہو چنانچہ حدیث میں وارد ہوا ہے کہ فرما
 کہ کتاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے افضل میری امت کی عورتوں میں وہ عورت
 ہے کہ زیادہ جمال رکھتی ہو اور مہر کا کم ہو اور شوست عورت کی ہے کہ مہر اسکا زیادہ ہو اور
 جس چیز پر کہ باہم رضا واقع ہو جاوے وہ مہر ہو سکتا ہے عین ہو یا منفعت مثل تعلیم قرآن
 کے یا سکھانا اور کسی صنعت کا بشرطیکہ وہ صنعت بباح ہو اور جس عورت میں کہ عین ہو
 اس شرط پر ہے کہ وہ چیز مملوک مسلمان کی ہو کے اور مالیت بھی رکھتی ہو اور چاہیے کہ
 قبول ہو بلکہ شناخت اور تعیین اسکی دیکھنے یا وصف سننے سے ہو کے اور اگر خوب
 سے کہ کتاب خدا اور سنت پیغمبر پر اور معین ہرے مہر کو پس نیاز مشہور اور اجماع علماء کے
 ہے کہ مہر اسکا پانسو درہم ہونگے کہ مہر سنت ہے اور اگر مہر کی ادا کی مدت معین کی جاوے
 اور چاہیے کہ ایسی مدت ہو کہ جمین کمی اور زیادتی نہ ہو کے اور قبل ادا کرنے

تمام مہر کے یا بعض مہر کے مباشرت کرنا مکروہ ہے بلکہ مستحب یہ ہے کہ منجملہ مہر کے با علاوہ مہر کے
 اگرچہ بطریق ہدیہ کے یا تبرع کے ہو کچھ قبل از مباشرت اسکو دے اور جو وقت مدت
 اداسے مہر کی معین نہ ہو تو ہر وقت زوجہ کو مطالبہ اپنے حق کا درست ہے اور قبل وصول
 مہر کے زوجہ کو پہنچنا ہے کہ مقاربت کو قبول نہ کرے اور بعد مباشرت کے یا تعیین
 اداسے مہر کے البتہ امتناع کرنا نہیں درست ہے اور بعد مباشرت کے تمام مہر دے
 شوہر کے مستقر ہو جاتا ہے اور اگر قبل مباشرت اور بعد تعیین مہر کے طلاق دے
 تو نصف مہر معین دینا ہوگا اور اگر سب ادا کر چکا ہے تو نصف چھپے لیکا اور اگر قبل
 مباشرت اور قبل تعیین مہر کے طلاق دے تو زوج موافق اپنے حال کے
 کچھ اسکو دے غنی موافق اپنے رتبہ کے اور محتاج موافق اپنے حال کے
 اور اسکو متعہ کہتے ہیں چنانچہ تصریح اسکی قرآن میں موجود ہے علی الموضع قدرہ
 و علی المقتر قدرہ اور اگر زوجہ یا شوہر قبل از مقاربت مر جاوے اور نہوز تعیین مہر کی
 نہوئی ہو تو نہ مہر جو نہ متعہ دینا ہوگا اور اگر تعیین کرے ایک مقدار مہر کی واسطے
 زوجہ کے اور پدر زوجہ کو یا واسطہ کو بھی کچھ دینے کا اقرار کرے تو ادا کرنا مہر کا
 لازم ہے اور جو واسطے ولی یا واسطہ کے اقرار کیا تھا دینا اسکا لازم نہیں مانا اگر
 شرط کی ہو کہ مہر بین سے زوجہ کے باپ کو بھی کچھ دینا تو بعضے علماء سے منقول ہوتا
 کہ اس صورت میں وفا کرنا شرط کا لازم ہے ہر چند کہ مشہور اس صورت میں یہی ہے کہ
 لازم نہیں ہے لیکن احتیاط مقتضی ہے کہ شرط کو وفا کرے اور اگر شرط کرے عقد میں
 چیز کی کہ جو مخالف ہو شرع کے یا رجحان شرعی نہ رکھتی ہو تو وہ شرط باطل ہے اور عقد
 صحیح ہے اور اگر مشروع ہو تو درست ہے مثلاً اگر شرط کرے عورت مرد سے کہ نکاح دوسرا نہ
 یا کسی عورت سے متعہ نہ کرنا یا کسی لونڈی کو حرم نہ بنانا تو ایسی شرط باطل ہے اور
 عقد صحیح ہے اور اسی طرح اگر شرط کرے کہ فلان وقت مہر دیدینا والا عقد باطل ہوگا

تو یہ بھی شرط باطل ہو اور عقد صحیح ہو اور اگر شرط کرے کہ مجھ کو میرے شہر سے باہر نہ لیجانا تو ظاہر
 یہ ہے کہ ایسی شرط لازم ہوگی اور اگر شرط کرے کہ اگر باہر ملے سے لیجاوے تو اس قدر مہر
 اور اگر نہ لیجاوے تو اس قدر مہر کم ہوگا پس اگر بلاد اسلام کی طرف لیجاوے تو عفت
 شوہر کی لازم ہو اور اگر بلاد کفر کی طرف تکلیف دے تو طاعت واجب نہیں اور
 مستحق اسی مہر زائد کی ہو اور مہر مال زوجہ کا ہی لینا اور عفو کرنا اسکے اختیار میں ہو
 اور اگر نکاح بولایت ہو اور ولی یعنی باپ یا دادا بنا برصالحیت کے عفو کر سکتا ہو اور
 بنا بر قول اکثر علماء کے ولی تمام مہر صغیرہ کا معاف نہیں کر سکتا اور یہ کہ نامہ مہر موقوف کا
 درست نہیں اس لیے کہ مہر بین قبضہ شرط ہو اور دین موعود مقبوض بالفعل نہیں
 ان عفو اور ابراء ہو سکتا ہو اور عفو کرنا مہر کا موجب ثواب عظیم کا ہے چنانچہ
 آن مجیدین وار وہو ان تعفوا ہوا قرب للفقوی یعنی عفو کرنا تمھارا زیادہ تر
 نزدیک ہے تقویٰ اور پرہیزگاری سے اور روایات صحیحہ میں وار وہو کہ جو عورت شہر
 اپنا شوہر کو عفو کر دے عقد دائمی ہو یا منقطع حق تسالی بعوض ہر درہم کے
 ایک نور اسکی قبر میں عنایت فرماتا ہو اور بعوض ہر درہم کے ہزار فرشتوں کو حکم
 فرماتا ہو کہ واسطے اسکے نیکیاں لکھیں قیامت تک اور اگر پس نابالغ کو تزویج کرے
 بولایت پس اگر وہ لڑکا وقت تزویج کے صاحب مال ہو تو مہر اسی کے ذمہ ہیں
 ہوگا والا ولی کے ذمہ پر ہو اور اگر اختلاف کریں زوج و زوجہ اصل مہر میں یا
 منعت مہر میں یا مقدر مہر میں اور بینہ ہو تو قول زوج کا منع القسم معتبر ہو
 اور اگر زوج دعویٰ کرے ادا سے مہر کا اور زوجہ منکر ہو اور بینہ موجود ہو تو قول
 زوج کا معتبر ہو ساتھ قسم کے اور اگر زوجہ کہے کہ تو نے بطور تبرع سکے دیا ہو
 بطور مہر کے اور زوج منکر ہو تو قول زوج کا معتبر ہو اور اگر اختلاف کریں
 مفارقت میں بعد خلوت کے اور عورت دعویٰ کرے مفارقت کا اور قبل عقد کے

جواب ہے
 عفو کرنا

دو چیز نہ تھی تو قول زوج کا معتبر ہو اور اگر نصیب مہر کی مفوض ہو اسے زوج پر تو معتبر
 چاہے معین کرے کمی اور زیادتی کی حد نہیں اور اگر اسے پر زوجہ کی ہو تو زیادتی نہ
 سنت سے نہیں کر سکتی فصل تیسری رجا ب و قبول میں عقد دائمی ہو یا منقطع رجا ب
 قبول اس میں شرط ہو رجا ب عورت کی طرف سے اور قبول مرد کی طرف سے ہونا
 اور یہ دونوں خواہ بالا صالت ہوں خواہ بولایت خواہ بوکالت اتحاد مجلس کا اس میں
 شرط ہو یعنی رجا ب کے بعد قبول بغیر تاخیر کے ہو اور تقدیم رجا ب کی نزدیک اکثر علماء
 شرط نہیں بلکہ بہتر ہے لیکن اگر ناک قبول کو مقدم کرے تو چاہے کہ اس طرح سے
 کہے تزوجت پس ولی یا وکیل کے زوجت اور واسطے رجا ب کے عقد دائمی میں
 لفظ نکحت اور زوجت کی واقع ہو پس اگر دونوں صیغہ پڑھے جائیں ایک بلفظ
 نکحت اور دوسرا بلفظ زوجت تو احتیاط سے فریب ہو گا اور واسطے قبول کے
 لفظ قبلت النکاح یا قبلت التزوج یا فقط لفظ قبلت یا زوجت کے کافی ہے اور
 ادا کرنا ان صیغوں کا بلفظ عربی درکار ہے اگرچہ در صورت تعذر غیر زبان عربی بھی کافی
 وقتیکہ رجا ب و قبول پر نہج معتبر واقع ہو بلکہ اگر عاجز ہو گویائی سے تو اشارہ ہندہ ذکر
 بھی کافی ہے اور باوجود قدرت ادا سے صیغہ کے وکیل کرنا درست ہے اور لازم ہے کہ صیغہ
 رجا ب و قبول کو بلفظ ماضی واقع کرے نہ بلفظ مستقبل اور قصد کرے انشاء کا نہ خبری کا
 یعنی یہ خیال کرے کہ اسی صیغہ سے نکاح ہو جاوے گی نہ یہ کہ نکاح ہو چکا ہے اس کا حال
 بیان کرتا ہوں اور قبل پڑھنے صیغہ رجا ب و قبول کے پڑھنا خطبہ کا جو شتمل ہے
 حمد و ثناء اور درود و صلوات پر مستحب ہے اور خطبہ نکاح کے بہت ہیں مگر وہ خطبہ کہ
 امام محمد رحمہ اللہ نے بوقت انہی ترویج کے مقرر فرمایا تھا تبرکاً اور تینا مذکور تھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله افراہم نعمته ولا اله الا الله اخلاصاً لوجهه وصالی اللہ علی محمد سید رتبہ ابا

خطبہ نکاح

فقد کان من فضل اللہ علی الانام ان اتخابہم باحلال عن الحرام فقال سبحانہ و
 کو الایامی منکم و الصالحین من عبادکم و انما لکم ان یونوا فقر و یغنم اللہ من فضل
 اللہ واسع علیم اور چونکہ لفظ نکاح بنا بر استعمال عرب کے کبھی متعدی دوسرے
 مفعول کی طرف بنفسہ ہوتا ہے یعنی بغیر واسطے کسی حرف تعدیہ کے اور کبھی بواسطہ
 ہین کے اور لفظ زوج کی کبھی متعدی بنفسہ اور کبھی متعدی بواسطہ باب کے اور بنا بر
 ارشاد اخوند مجلسی علیہ الرحمہ کے تعدیہ زوج کا بحرف من بھی آیا ہے لہذا اگر
 سب طرح سے صیغہ ادا ہو جاوے تو بہتر ہو اور مخفی نہ رہے کہ کبھی متعاقبین خود
 بنفسہ صیغہ ایجاب و قبول واقع کرتے ہیں اور کبھی بوکالت و دونوں جانب سے
 اور کبھی ایک جانب سے اور کبھی بولایت و دونوں جانب سے کبھی ایک جانب سے
 اور کبھی فضولی و دونوں طرف سے کبھی ایک طرف سے پس خواندہ جہاں جو
 جیسا مقام ہو اس طرح کا صیغہ پڑھے اور تعیین زوج و زوجہ کی باشارہ یا باسم
 کر لینا بہتر ہو اور بنا بر رعایت لفظ قرآن کے ذکر مرد کا در بیان صیغہ کے عورت کے
 ذکر پر مقدم کرنا بہتر ہو اگرچہ عکس بھی درست ہے پس ایک نقشہ لکھا جاتا ہے کہ وہ
 بناوٹی ہو اکثر صورتوں میں مزبورہ کا اور اگر کوئی صورت رکھی ہو تو اسکا استنباط
 بھی اسی نقشے سے ہو سکتا ہے

نقشہ صیغون کا

ولی و دونوں کے صیغہ پڑھین

انکھت ابنتی ہذہ ولایہ عنہا	انکھت ابنتی زینب لایہ عنہا بنک علی الخ
ابنک علی المہر المعلوم	زوجت ابنتی ولایہ عنہا من ابنک علی الخ
انکھت ابنتی ولایہ عنہا من	زوجت ابنتی ولایہ عنہا بابنک علی الخ
ابنک علی المہر المعلوم	

وکیل و دونوں کے ولی کے صیغہ پڑھین

انکھت بنت سوکلی ابن سوکلی علی الخ	زوجت بنت سوکلی ابن سوکلی علی الخ
انکھت بنت سوکلی من ابن سوکلی علی الخ	زوجت بنت سوکلی من ابن سوکلی علی الخ
	زوجت بنت سوکلی ابن سوکلی علی الخ

صیغہ فصولی

انکھت زینب محمد علی المہر الخ	زوجت زینب محمد علی المہر المعلوم
انکھت زینب من محمد	زوجت زینب من محمد علی المہر المعلوم
علی المہر المعلوم	زوجت زینب محمد علی المہر المعلوم

مرد و عورت خود صیغہ ایجاب و قبول پڑھین

انکھت نفسی علی المہر المعلوم	زوجت منک نفسی علی المہر المعلوم
انکھت نفسی منک علی المہر المعلوم	زوجت منک نفسی علی المہر المعلوم
	زوجت منک نفسی علی المہر المعلوم

وکیل مرد و عورت کے صیغہ پڑھین

انکھت سوکلی سوکلی علی المہر الخ	زوجت سوکلی بن سوکلی علی المہر المعلوم
انکھت من سوکلی سوکلی علی المہر الخ	زوجت سوکلی من سوکلی علی المہر المعلوم
	زوجت سوکلی سوکلی علی المہر المعلوم

اور جو وقت صیغہ پڑھنے والے مختلف ہوں مثلاً ایک وکیل ہو اور دوسرا ولی
 دوسرا ایک موافق اپنے منصب کے صیغہ پڑھے اور اگر ولی واداء ہو تو بجائے اپنی
 امت اپنی کہے اور قبول بین بجائے لابی کے لابی اپنی اور اگر ولی حاکم شرع ہو یا
 وصی تو نام دونوں کا لے جتنا نکاح پڑھا جاتا ہو اور اگر وکیل بالغ و رشیدہ کا ہو تو احوط
 یہ کہ اسکے ولی سے بھی اجازت لے لے اور صیغہ اس طرح پڑھے نکحت موکلتی موکلاک

والا لہ عنہما وعن ولینہما علی المہر المعلوم اور نقطہ عقر اور صداق کے بھی معنی مر کے ہیں پس
 بجائے علی المہر المعلوم کے علی صداق و علی عقر بھی کہہ سکتے ہیں اور واقع کرنا عقد کا
 شب کو مستحب ہو اور دن کو موجب عدم موافقت کا ہونا ہو چنانچہ منقول ہے کہ خبر پہنچی
 اب امام محمد باقر علیہ السلام کو کہ فلان شخص نے دن کو کہہ کر مہر بھی عقد کیا حضرت نے فرمایا
 مجھے گمان نہیں کہ باہم انکے لفت و اتفاق ہو پس بہت جلد انہیں نفاق اور جدائی ہوئی
 اور منع ہو عقد کرنا یا زفاف اس ابام میں کہ قمر و غروب ہو یا تحت الشعاع ہو اور
 در بیان عیدین کے عقد کرنا جائز ہو کچھ قباحت نہیں اور جب عروس کو گھر میں لاوے
 سنت ہے کہ خود بھی وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھا لاوے اور اسکو بھی حکم کرے تا نماز پڑھے

اور بعد نماز کے خود یہ دعا پڑھے بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہم ارزقنی نفسہا وودہا ووضوہا
 وارزقنی بہا وجمع بنینا حسن اجتماع و انس و اتیلاف فانک تحب الحلال وکرہ الحرام
 اور جو لوگ وہاں موجود ہوں اُن سے کہے کہ آمین کہیں اور موزہ اُسکے پاؤں سے اُتارے
 اور پاؤں کو اُسکے پانی سے دھو وے اور وہ پانی منہ سے خانا نک چھڑک دے
 اس لیے کہ حدیث میں وارد ہے کہ جو ایسا کرے گا تو خدا سے تعالیٰ ستر ہزار نوع کی پریشانی
 اُس گھر سے دور فرماتا ہو اور ستر ہزار نوع کی برکت اُس گھر میں داخل فرماتا ہو اور ستر ہزار
 رحمت کی رحمت عروس پر نازل فرماتا ہو تا اینکه وہ برکت پہنچتی ہو ہر گوشہ خانہ میں اور ہر گوشہ
 ہونی ہو عروس و بواکی اور خدام اور مرض سفیدی سے جب تک اُس گھر میں ہے اور جس کے

عروس کو سات دن تک دودھ کھانے سے اور سرکہ کھانے سے اور وحنیا اور سبب
 ترش سے کہ باعث عقیم ہونے کا ہر فصل جو تھی آداب مجامعت میں منقول ہے کہ جب
 ارادہ مجامعت کا کرے پہلے ہاتھ اٹکی پیشانی پر رکھے اور یہ دعا پڑھے اللہم علی کتابک
 نزولہا و فی امانتک اخذتہا و کلماتک استعملت فرجہا فان قضیت فی رحمہا شیئاً فاجعلہ
 مسلماً سو یا ولا تجعلہ شرک الشیطان اور وقت ایقاع کے پہلے بسم اللہ کہے کہ شرک
 الشیطان سے محفوظ رہے اور منع ہے کہ مثل جانوروں کے نہ دروازے بلکہ چاہیے
 تعجیل کرے اور دست بازی اور خوش طبعی کرے پھر آمادہ ہو اور ایسے مقام پر داخل
 کرے کہ جہان کوئی ناظر نہ ہو کہ آنکھ دیکھے یا کلام آنکا یا آواز آنکے نفس اور سانس لینے کی
 سنے اس لیے کہ حدیث میں وارد ہے کہ جو ایسا کرے گناہ تو جو لڑکا پیدا ہو گا وہ راست کار
 نہ ہو گا بلکہ زنا کار ہو گا اور وقت مجامعت کے فرج زن کی طرف نہ دیکھے کہ موجب اندھے
 ہونے فرزند کا ہے اور باتین نہ کرے کہ باعث گونگے ہونے فرزند کا ہے اور اول شب
 واقع نہ کرے اگر شکم سیر ہو کہ خوف درد قویج اور فالج اور لقوہ اور نفرس اور سنگ مثانہ
 اور سلس البول اور ضعف چشم کا ہے بلکہ چاہیے کہ آخر شب واقع کرے کہ مصلح بدن ہے
 اور بہترین اوقات جماع شب دوشنبہ اور شب سہ شنبہ اور شب پنجشنبہ اور شب
 جمعہ ہو خصوصاً بعد نماز عشا اور وقت زوال رو پنجشنبہ اور بعد عصر روز جمعہ اور
 منع ہے مقاربت کرنا اپنی زوجہ یا مملو کہ سے حالت حیض میں اور اگر ایسا کرے گناہ تو
 اول حیض میں ایک دینار اور وسط حیض میں نصف دینار اور آخر حیض میں ربع
 دینار کفارہ دیگا اور بعضے علماء یہ کفارہ دینا واجب جانتے ہیں اور خالی احتیاط سے
 نہیں ہے اور حالت نفاس میں بھی نزدیکی درست نہیں اور زن مستحاضہ جب
 اغسال اور اعمال متعلقہ اپنے بچا لاوے تو حکم طاہرین ہے اور اس سے وطی
 درست ہے والا منع ہے اور حالت احرام میں بھی منع ہے دونوں محرم ہوں یا ایک

در حالت اعتکاف میں اور حالت صوم واجب میں خواہ روزہ ماہ رمضان کا ہو یا
 نماز ماہ رمضان کا یا نذر معین کا اور اگر روزہ واجب میں اپنی زوجہ روزہ دار سے
 اجتماع کرے گا تو کفارہ اُسکا بھی اُسی کے ذمہ واجب ہو اگر وہ عورت ابتدا سے
 نہ تاک راضی نہ ہوئی ہو اور سو اسے اسکے مستحق پچاس تازیانوں کا بھی ہو گا بنا بر
 زیر کے اور جو وقت کہ وقت نماز کا تنگ ہو اور اتنا زمانہ نہ کہ بعد ایقاع غسل کرے
 در نماز سجلاوے تو چاہیے کہ مباشرت سے باز رہے اور مسجد میں اس فعل سے
 باز رہے اور اگر کسی عورت سے وطی شبہ واقع ہوئی ہو تو اُسکے شوہر کو چاہیے
 اُس سے وطی کرے تا وقتیکہ وہ عورت عدہ اُسکا تمام نہ کرے اور اگر کثیر حاملہ کو
 یہے تو قبل اسکے کہ حمل اُسکا چار مہینہ کا ہو جاوے اُس سے مقاربت نہ کرے
 و بعد گزرنے مدت مذکورہ کے وطی اُس سے مکروہ ہو مگر یہ کہ غزل کرے یعنی
 بیرون فرج منزل ہو اور اسی طرح اگر مالک ہو کثیر کا تو قبل اسکے کہ وہ حائض ہو
 اس سے وطی نہ کرے اگر حائض ہوئی ہو اور اگر سن حیض کا رکعتی ہو لیکن حاضر
 نہ ہوئی ہو تو بعد گزرنے پینتالیس دن کے اُس سے وطی کرے مگر یہ کہ اسکے
 اُٹانے استبراک کیا ہو یا مالک اسکی عورت ہو یا حالت حیض میں اسکی مالک میں
 داخل ہوئی ہو یا یا شہ ہو یا حاملہ ہو اور مکروہ ہو مقاربت کرنا بعد اختلام کے
 بل از وضو یا غسل کے اسیسے کہ بنا بر ایک حدیث کے جو لڑکا پیدا ہو گا خون
 نہ کہ دیوانہ ہو اور اگر بعد مقاربت کے پھر مقاربت کرے تو مکروہ نہیں اور
 بہرہ مجامعت کرنا اور کشتی میں اور زیر آسمان اور زیر درخت میوہ دار
 اور در میان طلوع صبح تا طلوع آفتاب اور جو وقت کہ آفتاب مائل برودی
 ہو خواہ قریب بطلوع خواہ قریب بغروب اور بعد غروب کے تا وقتیکہ سہ خ
 بانب مغرب سے زائل ہو اور اول ساعت شب میں اور در میان اذان

واقامت کے اور وقت ہلکے مگر در پنجشنبہ اور شب چہار شنبہ اور اول ہر ماہ میں
 مگر اول ماہ رمضان میں کہ مستحب ہو اور آخر اور وسط ہر ماہ میں اس لیے کہ حدیث میں آیا
 وارد ہو کہ اگر نطفہ ان اوقات میں قرار پائے گا تو خوف ہو کہ ساقط ہو جاوے یا فرزند
 دیوانہ ہو اور وقت چاند گھن یا سورج گھن کے یا اندھی سیاہ یا زرد کے یا وقت زکات
 یا ایسے مقام پر کہ کوئی طفل غیر تمیز دیکھتا ہو اور رو بقبلہ اور پشت بقبلہ اور حق
 محاذی آفتاب کے اور ایستادہ اور سفر میں جو وقت کہ پانی واسطے غسل کے نہواور ایک
 اُس کنیر سے جو غیر سے اسکے حاملہ ہو بعد استبراء کے اور زن زنا زادی سے اور
 قبل اداسے تمام ہر با بعض مہر کے اور اگر وقت عقد کے متخص نہوا ہو تو قبل تعیین مہر کے
 اور بعد حیض و نفاس کے قبل از غسل اور شب عید قربان اور اُس شب کو کہ جس کی
 صبح کو ارادہ سفر کا ہو یا روز سفر کے اور مقاربت کرنا اپنی حلیہ سے بخوابش و منع نہ
 فی سال دوسری عورت کے اور وطی کرنا عورت کی در بین مکروہ ہو بکرہ ہت شدید لغیہ
 اور بعضے علما حرام جانتے ہیں اور ظاہر یہی ہو کہ حرام ہو اور غزل کرنا یعنی منہ
 ہونا باہر فرج زن حرہ کے کہ منہ کو نہ نکاح دائمی ہو نزدیک شیخ الطائف
 اور شیخ مفید اور شہید اول کے درست نہیں اور اگر ایسا کر گیا تو دیت
 نطفہ کی یعنی دس دینار دینا ہونگے اور نزدیک محقق ثانی اور شہید ثانی
 اور علامہ حلی اور خباب شیخ نجفی کے مکروہ ہو اور دیت واجب نہیں اور عورت
 محقق صاحب شرائع غزل کو مکروہ جانتے ہیں اور دیت کو واجب اور یہ امر غریب
 ہو اور مسئلہ میں اشکال ہے ہر چند قول ثانی خالی قوت سے نہیں ہے لاشعریہ باری
 و کفرۃ الاحادیث اور اگر شرط کر لی ہو یا وہ عورت کنیر ہو تو درست ہے اور
 ترک کرنا وطی کا زیادہ چار مہینہ سے درست نہیں بغیر عذر شرعی کے
 اور بتبرہ ہو کہ رومال زن و شوہر کا علیحدہ ہو والا باعث عداوت

چند روایتیں ہیں

چند روایتیں ہیں

و مفارقت کا ہوتا ہے چنانچہ حدیث میں وارد ہے اور فوائد و نقصان ان اوقات کے
ایک حدیث طویل میں ابو سعید خدری سے منقول ہیں کہ جناب رسول خدا
ﷺ نے جناب امیر المومنین علیہ السلام سے ضمن وصیت کے
فرمایا ہے میں نے نظر اختصار تفصیل اس کی موقوف ہوئی مطلب پانچواں نکاح منقطع میں جو
اور نفی نہ رہے کہ نکاح منقطع کو متعہ کہتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ زن و مرد نے واسطے نکاح کے
ایک مدت معین کی ہو زمان نکاح سے اُس مدت تک وہ عورت اُس کے نکاح میں رہے
اور متعہ شرع کی رو سے ثابت ہو بلکہ مستحب ہو مگر مخالفین نے انکار کیا ہے سوائے مالک کے
کہ وہ قائل جو ازکا ہو اور غایت و غرض شارع کی متعہ سے محفوظ رکھنا زنا اور لو ط سے
کی چنانچہ جناب امیر المومنین ایک حدیث میں بنا بر بعض تفاسیر کے فرماتے ہیں کہ اگر عمر لوگوں کو
منع نہ کرتے متعہ سے تو کوئی شخص زنا نہ کرتا مگر ایسا ہی شقی اور بد بخت ہوتا اور بنا بر دوسری
تفسیر کے فرمایا ہے کہ کوئی زنا نہ کرتا مگر اقل قلیل اور فضائل متعہ کے زائد اس سے ہیں کہ
اس مختصر میں بیان ہو سکیں مگر چند روایتیں بیان ہوتی ہیں کہ باعث رغبت کی ہوں
ابن بابویہ علیہ الرحمہ نے کتاب من لا یحضر الفقیہ میں جناب امام حقی ناطق حضرت جعفر صادق
روایت کی ہے کہ اُن حضرت نے فرمایا جو حرام جانے متعہ کو وہ عیسے نہیں اور انہیں
حضرت سے کتاب مذکور میں مسطور ہے کہ جو شخص متعہ کرے خالصاً لوجہ اللہ جو کلمہ اُس
عورت سے کہے ایک حسہ واسطے اُس کے لکھتے ہیں اور ہر گاہ اُس سے نزدیکی کرتا ہے
نی تمنا لے اُس کے گناہ عفو فرماتا ہے اور ہر گاہ غسل کرتا ہے بعد دہر بال کے کہ اُس پر پانی
باری ہوتا ہے رحمت اور مغفرت در گاہ احدیت سے ارزانی ہوئی ہے اور دوسری
حدیث میں وارد ہے کہ جو شخص متعہ کرے پھر غسل بجا لاوے تو حق تمنا لے پیدا فرماتا ہے
ہر گاہ سے کہ پکلتا ہے اُس سے شتر ستر فرشتے کہ استغفار کرتے ہیں اُس کے لیے
کیاست تاک اور لعنت کرنے ہیں اُس پر جو پہنیر کرے متعہ سے قیامت تک اور منقول ہے

کہ ایک شخص نے خدمت باسعادت حضرت ابو الحسن بن عرض کی کہ میں نے قسم کھائی ہے
 کہ متعہ نہ کروں گا اب پشیمان ہوں آیا جائز ہے کہ اب متعہ کروں حضرت نے فرمایا کہ تو نے
 قسم کھائی کہ اطاعت خدا کی نہ کرے اگر تو اطاعت خدا کی نہ کرے گا تو گنہگار ہو گا
 اور ازین قبیل اور روایتیں فضائل متعہ میں بہت وارد ہیں کہ ذکر انکا باعث طول فقر
 ہو آج جاننا چاہیے کہ متعہ کمرنا زین سلمہ یا اہل کتاب سے درست ہے اور با
 زنان بت پرست سے اور ناصبیہ اور خوارج سے درست نہیں اور زنان
 ذمیہ سے متعہ درست ہو مگر انکو منع کرے اکل نجاسات اور شرب خمر سے اور ان
 نہ جانے دے انکو معاہدہ میں اُنکے اور کسی کی کنیز سے بغیر اجازت اُنکے
 آقا کے متعہ درست نہیں اور اگر زن حرہ اُنکے عقد میں ہو تو اجازت زوجہ کی
 بھی درکار ہے اور اسی طرح اگر بھانجی یا بھتیجی سے زوجہ حرہ کی متعہ کرے تو
 اجازت زوجہ کی درکار ہے اور سنت ہو متعہ کمرنا زین مومنہ عقیقہ سے اور زن
 زانیہ سے متعہ مکروہ ہے خصوص ذوات الاعلام سے زیادہ ترکروہ ہے اور
 اسی طرح زن دوشیزہ سے بھی بے اجازت اُنکے باپ کے مکروہ ہے اور
 غرض انط متعہ سے ہر واقع کرنا ایجاب و قبول کا بلفظ نکحت یا زوجت یا متعہ کے
 اور قبول بلفظ قبلت یا رضیت اور مثل اسکے جس سے رضا و قبول معلوم ہو اور
 اور مثل عقد دائمی کے صیغہ اسکا بھی بلفظ ماضی بقصد انشاء واقع کرے جیسا کہ
 سابق میں گذرا خواہ بوکالت ہو خواہ باہد بکیر متعہ قدین خود پڑھیں خواہ
 اہد ہا وکیل کرین اور عربیت صیغہ کی شرط نہیں لیکن تا وقتیکہ ممکن ہو زبان عربی سے
 عدول نہ کرے اور گواہ مقرر کرنا ضرور نہیں مگر وقتیکہ خوف اتہام کا ہو اور دوسری
 شرط معین کرنا نہ ہو اس لیے کہ بے تعین مہر کے متعہ درست نہیں اور مہر
 درکار ہے وہ شخص کہ مالیت رکھتی ہو اور اہل اسلام کے ملک میں آسکتی ہو یعنی

نی ہر شراب اور سور کے نہواور کمی اور زیادتی کی کچھ حد نہیں جیسے تر اضی طرفین کی ہو جاوے
 اور تیسری شرط مقرر کرنا مدت متعہ کا ہو ایسی مدت کہ جسمین اتم سال کمی اور زیادتی کا
 ہو گا اور بجز عقد کے مہر لازم ہوتا ہو اور بعد مقاربت کے متفر ہو جاتا ہو پس اگر قبل از
 ول مقاربت مدت متعہ کی ہیہ کر دے تو نصف مہر دنیا ہو گا اور اگر عورت بعد عقد متعہ کے
 اور باشرت پر راضی نہو تو موافق اس مدت کے مہر سے کمی ہو جاوے گی مثلاً مدت متعہ کی
 ن بار دن تھے اور ایک دن وہ عورت مقاربت پر بے عذر شرعی راضی نہوئی تو مہر عین
 اور کم ہو جاوے گا اور اگر متن عقد میں ذکر مدت کا نہ کریں تو اس میں اختلاف ہو محقق علیہ الرحمہ
 کے رائج میں قائل اسکے ہیں کہ وہ عقد دائمی ہو جاوے گا وہو المشہور اور شہید ثانی نے
 کی راجحہ میں بطلان عقد کو اقویٰ کہا ہے اور دلیل اسکی واضح ہے لیکن صاحب
 نوادہ ہر الکلام نے ایک وقت کی ہو اور مشہور کو قوت دی ہے اور ذکر اسکا اس
 ن کہ میں مناسب نہیں اور اگر قرأت کی شرط ہو اور ذکر مدت کا مطلق نہو تو وہ عقد
 اصل ہو گا اس واسطے کہ مدت متعہ کی معلوم نہوئی اور اسی طرح اگر ذکر مہر کا نہو تو
 ہی عقد باطل ہو بخلاف نکاح دائمی کے کہ اس میں مہر مثل دنیا ہو گا اور ہیہ کرنا
 کے مدت متعہ کا باعث مفارقت و افتراق کا ہو اور طلاق و لعان متعہ میں نہیں
 ہو اور ظہار میں اختلاف ہو اور بنا بر قول محقق اور شہید اول اور ثانی کے ظہار واضح
 ہو سکتا ہے اور عقد متعہ میں میراث ملتی ہے یا نہیں اس مسئلہ میں اختلاف عظیم ہے
 بعض علمائے فرمایا ہے کہ میراث نہیں ہو مگر جس صورت میں کہ دونوں نے
 ہمد گیر یا ایک نے شرط میراث کی کر لی ہو یہ قول محقق اور شہید اول و ثانی کا ہے
 اور بعضے قائل اسکے ہیں کہ باوجود شرط کے بھی میراث نہوگی اور بعضے قائل
 اسکے ہیں کہ بغیر شرط کے بھی میراث ہوگی اور ایک قول یہ ہے کہ اگر عدم میراث کی
 شرط نہ کی ہو تو میراث ہوگی اور قول دوسرے اپنی نہو نامیراث کا مشہور و تصور ہے

اور قول اول کو بعضے وجہ سے قوت ہو لیکن خالی اشکال سے نہیں اور جب
 مدت متعہ کی منقضی ہو جاوے اور مباشرت واقع ہو چکی ہو یا زوج نے
 بعد مباشرت کے مدت متعہ کی بخش دمی ہو تو عدہ رکھنا اُس عورت کو لازم ہے
 اور عدہ اُسکا مثل عدہ طلاق کے دو حیض ہیں اگر صاحب حیض ہو اور اگر سن جائز
 رکھتی ہو اور حائض نہ ہو پس پنتالیس دن ہیں خواہ وہ عورت حرہ ہو خواہ کنیز اور باقی
 سب احکام متعہ کے مثل عقد دائمی کے ہیں یعنی مثل اُسکے کہ جو عورتیں حرام
 ہیں نہ بیا یا رضا عا یا اور سب سے جس طرح اُسے عقد دائمی جائز نہیں ہے اسی طرح
 اُسے عقد منقطع بھی درست نہیں ہے اور اگر حرہ ہو تو عدہ وفات میں مثل زوجہ
 حرہ کے ہے اور اگر کنیز ہو تو مثل عدہ کنیز منکوحہ کے ہے اگر حاملہ ہو تو ابعد طہین
 اسکا عدہ ہے یعنی اگر وضع حمل پیشتر ہو گیا تو عدہ تک انتظار کرے اور اگر عدہ کی
 مدت پہلے گزر جاوے تو جب تک وضع حمل نہ ہو عدہ باقی ہے اور اس باب میں کنیز
 اور حرہ کا حکم ایک ہے مطلب چھٹا غلام و کنیز کے بیان میں ہے جاننا چاہیے
 کہ مباشرت کنیز سے یا بملک ہو یا بہ تحلیل یا بعقد دائمی ہو یا منقطع اور
 احکام ہر ایک کے علیحدہ علیحدہ بیان ہوتے ہیں فصل پہلی معلوم ہو کہ اگر
 کوئی شخص مالک کنیز کا ہو تو اُس پر وہ کنیز حلال ہے بشرطیکہ وہ کنیز بملک صحیح اُسکی
 مملوک ہوئی ہو اور اُن عورتوں سے نہ کہ اُس پر حرام ہیں نہ بیا یا رضا عا یا
 سبب عقد وغیرہ کے عیناً ہو یا جماعاً جیسے مان اور بہن اور بھوپھی اور خالہ
 اور دیگر محرمات نسبی کہ یہ عیناً حرام ہیں اور اسی طرح مان اور بیٹی زن
 مدخولہ کی بھی نہون اور بہن اُسکی کہ یہ جماعاً حرام ہیں مگر یہ کہ پہلے سے
 افتراق شرعی کرے تو اُسکی بہن سے وطی کر سکتا ہے خواہ بعقد خواہ بملک
 اور موطوءہ باپ کی مملوک بیٹے کی ہو سکتی ہے جس طرح کہ موطوءہ بیٹے کی مملوک

بیا

پکی ہو سکتی ہو مگر وطی کرنا اُس سے دونوں کو درست نہیں جیسا کہ مذکور ہوا اور
 نے عقد کہ کثیرین ہوں اُسے وطی کرنا درست ہو کچھ حصہ و تعداد شرعاً اُنکی نہیں ہو
 اگر موانع نہ ہوں اور نکاح مملوک کا بغیر اجازت آقا کی درست نہیں خواہ مملوک
 جائیداد کا ہو خواہ مشترک کا پس اگر بے اجازت آقا کی واقع ہو تو موقوف ہو اسکی
 بانی جازت پر اگر برقرار رکھے تو درست ہو والا باطل ہو اور اگر مالک کثیر کا ہو تو یا خود
 سے وطی کرے یا کسی سے اسکا نکاح کر دے اس لیے کہ بعض اخبار میں وارد
 ہے کہ اگر ایسا نکاح کیا اور وہ مرکب زنا کی ہو تو گناہ اسکا ذمہ آقا کے ہو گا پس اگر
 بی کثیر کا عقد کسی سے کر دیا ہو تو وہ کثیر آقا پر حرام ہو جتنا کہ افتراق شرعی
 میں مابین اُنکے واقع ہوا درست عدہ کی گزرنے پر اور اگر اپنی کثیر کا اپنے
 مالک سے عقد کر دے تو ہر وقت مالک کو اختیار ہے جب چاہے فسخ کر دے
 و طلاق دے یا مالک آقا ہو اور سنت ہے کہ اگر اپنے غلام و لونڈی کا باہر نکاح
 کر دے تو کچھ اپنے مال سے اُنکو دے اور بعضے علما مثل شیخ ابو جعفر اور
 شیخ مفید علیہما الرحمۃ اور ابو الصلاح وغیرہ قائل وجوب کے ہیں اور قول اول
 اگر مشہور ہو اور بیع کرنا اور بیہ کرنا اپنے مملوک کا درست ہو اگرچہ نکاح اُنکا کر دیا ہو
 کی پس اگر بیع کرے کثیر کو یا غلام کو تو خریدار کو اُسی وقت اختیار ہے چاہے نکاح
 یا اسکا فسخ کر دے چاہے برقرار رکھے اور اگر دونوں کو ایک ہی شخص نے
 مال لیا ہو تو اُسکو ہر وقت اختیار ہے اور اسی طرح اگر دو شخصوں نے ملکر
 لیا ہو تو اُن دونوں کو اختیار ہے جب چاہے فسخ کر دیں اور اگر آزاد کر دے
 اس کثیر کو کہ جسکا نکاح کر دیا تھا تو اُسکو اختیار ہے اپنے نکاح میں چاہے
 بیع کرے چاہے برقرار رکھے اگر مشہور اسکا غلام ہو چنانچہ منقول ہے کہ جب
 کثیر نے اپنی کثیر بریرہ کو آزاد کیا تھا تو فرمایا تھا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ

والہ وسلم نے برہ سے کہ تجھ کو اختیار ہوا ہے نکاح میں چاہے برقرار رکھ چاہے
 فسخ کر دے اور اگر زوج اُسکا ہو تو اکثر علما کا قول یہی ہے کہ اس صورت میں بھی
 اُسکو اختیار ہوگا اور احادیث بھی عموم پر دلالت کرتی ہیں اور یہ اختیار
 فوری ہو یعنی بچہ آزاد می خواہ فسخ کر دے خواہ برقرار رکھے اور اگر آزاد کر دے
 غلام کو تو بنا بر مشہور کے نہ اُسکو اختیار ہو فسخ کا اور نہ اُسکی زوجہ کو کثیر ہو یا حصرہ
 اور اگر اپنے غلام کا نکاح کر دیا ہو اپنی کثیر سے اور پھر دونوں کو آزاد کر دے
 یا فقط لونڈی کو آزاد کر دے تو کثیر کو اختیار ہوگا اور اسی طرح اگر دونوں کے
 دو مالک علیحدہ علیحدہ ہوں اور ساتھی دونوں کو آزاد کر دیں تو بھی کثیر کو اختیار
 ہو فسخ کا نہ شوہر کو اور بھاگنا غلام کا باعث اُسکے بطلان نکاح کا نہیں اگرچہ
 بعد گزرنے ایام عدہ کے خود کرے مگر شیخ ابو جعفر طوسی نے نہایت بین اور
 ابن حمزہ نے وسیلہ میں فرمایا ہے کہ اگر غلام نے باذن آقا کے کسی کی کثیر سے
 عقد کیا ہو تو فرار اُسکا باعث فسخ نکاح کا ہوگا اور سند انکی روایت ہے
 عمار سابطی کی کہ اُس نے خدمت جناب صادق علیہ السلام میں عرض کی کہ ایک
 شخص نے اپنے غلام کو اجازت دی نکاح کی پس اُس نے نکاح کیا ایک عورت سے
 پھر وہ غلام بھاگ گیا حضرت نے فرمایا کہ نفقہ اُسکی زوجہ کا ذمہ آقا کے نہیں اور
 وہ عورت اُس سے جدا ہو گئی اس لیے کہ بھاگنا غلام کا طلاق ہو واسطے اُسکی
 زوجہ کے اور بمنزلہ ارتداد اسلام کے ہو عرض کی راوی نے کہ اگر وہ پھر آوے
 تو نکاح بھی اُسکا باقی رہیگا حضرت نے فرمایا کہ اگر ثناء عدہ میں پھر آئے تو زوجہ
 زوجہ اُسکی ہو اور اگر بعد گزرنے ایام عدہ کے آیا ہو اور اُس نے نکاح دوسرا
 کر لیا ہو تو اُسکو کچھ چارہ نہوگا شہید اول اور شہید ثانی قائل قول اول کے ہیں
 اور روایت مذکورہ کو فرماتے ہیں کہ سند اُسکی ضعیف ہے اور نفقہ زوجہ کا ذمہ آقا کے

اور بغیر طلاق کے وہ اُس سے جدا نہیں ہو سکتی اور جناب شیخ نے بھی جو اہل کلام ہیں
 ہی قول کو قوت دی ہو اور خالی رجحان سے نہیں ہو اور بیع کر نام ولد یعنی
 ر بنی حرم کا درست نہیں جتنا کہ کہ فرزند اُسکا زندہ ہو اس لیے کہ بعد وفات
 فاکے وہ کثیر اپنے فرزند کے حصہ میں آکر آزاد ہو جائیگی مان بعد مرنے فرزند کے
 ہر بات میں آقا کی بیع ہو سکتی ہو اور اُس صورت میں کہ اُسکی قیمت اُسکے آقا کے
 رہے میں ہو اور بعد موت آقا کے کچھ مال نہ ہو کہ قیمت اُسکی اوکیا دے تو بھی بیع
 اُسکی درست ہو اگرچہ اولاد جو اُس سے ہوئی ہو زندہ بھی ہو اور اگر اپنے غلام کا
 کاح کر دیا ہو زن آزاد سے یا کسی کی کثیر سے یا اجازت کاح کرنے کی اُسکو دے
 و فہر اُسکا اور نفقہ اُسکا اور اُسکی زوجہ کا آقا کے ذمہ میں ہوگا اور آقا اُسکا واسطے
 طلاق کے اُسپر جبر نہیں کر سکتا ہو اور نہ مانع طلاق دینے کا ہو سکتا ہو اور چاہے
 کہ جسوقت اپنے مملوک کا عقد کر دے تو اُنکو شب کو مہلت دے کہ باہر دیکر
 ہم بستر ہوں اور اگر ایسی کثیر کو ہمراہ اپنے سفر میں لیجا دے اور شوہر بھی اُسکا
 مادہ ہو تو ممانعت نہیں کر سکتا اور اگر احد الابون آزاد ہوں تو اولاد بھی آزاد
 ہوگی و قتیکہ مالک شرط نکرے اور اگر دونوں مملوک ہوں تو اولاد بھی مملوک ہوگی پھر
 اگر دونوں کا مالک ایک ہی شخص ہو تو اولاد بھی اُسی کی مملوک ہوگی اور اگر علیحدہ علیحدہ
 ہوں تو اولاد بھی مشترک اُن دونوں میں ہوگی بشرطیکہ احد ہا شرط نہ کر لیں اور اگر
 اپنے غلام کا عقد کر دے کسی کی کثیر سے پھر اجازت دے غلام کو اُس کثیر کے
 خریدنے کی پس اگر وہ غلام اُسکو مولا کی طرف سے خریدے تو نکاح
 برقرار رہے گا اور اگر آپ خریدے یا مالک اُس کثیر کا اُسے ہبہ کر دے
 تو بنا بر قول اُن علما کے کہ جو غلام کو مالک کہتے ہیں عقد باطل ہوگا اور بنا بر
 قول اُن علما کے کہ جو غلام کو مالک کسی غیر کا نہیں جانتے عقد صحیح رہیگا اور

جب کوئی شخص لونڈی خریدے تو بغیر استبرائی کے وطی اُس سے درست نہیں اور
تفصیل استبرائی کی سابق بین مذکور ہو چکی ہو اور جو وقت آزاد کرے اپنی کثیرہ مذکورہ کو او
پھر چاہے کہ اُس سے عقد کرے تو احتیاج استبرائی کی نہیں اور اگر غیر اُسکا اُس سے
عقد کریگا تو عدہ طلاق کا انتظار درکار ہو فصل دوسری تحلیل بین ہو یعنی اپنی
کثیرہ کو کسی شخص پر حلال کرنا پس اگر وطی کو بلا قید حلال کیا ہو تو اُس شخص کو وطی کرنا
اور بوسہ لینا اور سوا اسکے اور تمتعات جائز ہیں اور اگر ایک مہینہ یا دو مہینہ کی مثلاً
قید کی ہو تو اسی مدت میں حصہ ہو اور اگر اجازت دے تمتع کی اور ذکر وطی کا نہ کرے
تو اسی پر کتفا کرے اور وطی نہ کرے اور اس میں بھی ایجاب و قبول شرط ہو یعنی مالک
کے احلت تک وطی نہ لائے الا تمہ اور وہ کے قبلت اور اس میں یہ بھی شرط ہو کہ
بجمل کنندہ مالک اور مکلف اور جائز تصرف ہو اور جو سپر حلال کیا ہو وہ مرد اُس کثیرہ
حرام نہ ہو اور وہ کثیرہ شوہر دار بھی نہ ہو اور اگر واسطے کار و بار خانہ کے تحلیل کیا ہو تو
بمباشرت اُس سے نہیں کر سکتا ہو اور اسی طرح اگر وطی کی اجازت دی ہو تو
کار و بار خانہ نہیں لے سکتا اور بعد تحلیل کے جب اولاد پیدا ہو تو حکم اُسکا یہ ہو کہ
اگر باپ اُنکا آزاد تھا اور مالک کثیرہ نے شرط عبدیت کی نہیں کی تو اولاد
بھی آزاد رہیگی اور اگر باپ اُنکا غلام تھا یا مالک نے شرط کی ہو تو اولاد بھی
محکوم بعبدیت ہوگی فصل تیسری عقد کرنا ہو کثیرہ سے خواہ دائی ہو خواہ
منقطع پس معلوم ہو کہ حر کو کثیرہ سے عقد کرنے میں دو شرطیں ہیں ایک یہ کہ
بسبب غلشی کے زن حرہ کی استطاعت نہ رکھتا ہو دوسرے یہ کہ خوف ہو
وقوع زنا کا اور اس میں بھی ایجاب و قبول شرط ہو بطور نکاح حرہ کے
جیسا کہ مذکور ہوا اور بے اجازت آقا کی نکاح کرنا درست نہیں اور اگر بغیر اجازت
مالک کے واقع ہو تو موقوف ہو اجازت پر اُسکی اگر اجازت دے

صحیح ہو والا فاسد ہوگا پس اگر تزویج کرے کسی کی کنیز سے بغیر اجازت اُسکے مالک کے
 رہا وجود غلام حرمت کے اُس سے وطی کرے تو حد زنا کی اسپر جاری ہوگی اور اگر کنیز نے
 اطاعت اُسکی کی تھی تو کچھ مہر بھی نہوگا اور جو اولاد حاصل ہوگی وہ مملوک ہوگی کنیز کے
 قافی اور اگر جاہل مسئلہ تھا یا وطی شبہ وقع ہوئی ہو تو حد زنا کی ساقط ہو اور مہر دنیا ہوگا اور
 ولاد حر ہوگی لیکن لازم ہو کہ قیمت لڑکے کی اُس دن کی کہ جو بروز ولادت ٹھہرائی جائے
 فاکو دے اور اسی طرح اگر کنیز نے دعویٰ حریت کا کیا تھا تو بھی مہر دنیا لازم ہوگا اور بنا بر
 یات وایت کے دسواں حصہ قیمت کنیز کا دیکھا اگر وہ دوشیزہ تھی والا بیسواں حصہ اور
 اگر تزویج کرے غلام حرہ سے اور عورت پہلے سے جانتی ہو کہ اُسکے مالک نے اجازت
 میں دی ہو تو دعویٰ مہر کا اور نفقہ کا ساقط ہو اور اولاد مملوک آفاکی ہو اور اگر جاہل تھی تو
 ولاد آزاد ہوگی اور قیمت اُسکی عورت پر واجب نہیں ہوگی اور مہر اُسکا ذمہ میں غلام
 کے ہو اور ایک شخص کا غلام دوسرے کی کنیز سے عقد کرے تو اُسکی تین صورتیں
 ہیں یا دونوں کے آقا نے اجازت دی ہو یا کسی نے اذن نہیں دیا یا ایک نے
 اجازت دی ہو اور دوسرے نے نہیں دی پس محقق علیہ الرحمہ نے شرائع میں
 لکھ دیا ہے کہ صورت اول اور دوم میں اولاد جو حاصل ہوگی وہ مملوک و دونوں
 کی ہو بالا شتر اک اور صورت آخر میں مالک اُنکا وہ شخص ہو کہ جس نے اجازت نہیں
 دی ہو اور شہید ثانی علیہ الرحمہ سے منقول ہے کہ مالک میں فرماتے ہیں کہ ان
 احکام پر اتفاق علما کا ہو لیکن کوئی حدیث نظر سے نہیں گذری اور شیخ یوسف
 بصرانی نے بھی حقائق میں عدم اطلاع حدیث کا اعتراف فرمایا ہے اور
 بعض علما نے کچھ وجہ اعتبار ہی حکم اخیر کی بیان کی ہو اور اگر تزویج کرے
 اُس کنیز سے کہ جو مشترک ہو درمیان دو شخصوں کے یا زیادہ کے اور پھر
 حصہ ایک کا خریدے تو حرام ہوگی اسپر وطی اُسکی اگر جب باقی شرکاء

تاریخ یوسفی
 در بیان مہر و نفقہ
 و ولاد و غیرہ

نکاح برقرار رکھیں یا تحلیل کر دیں اس لیے کہ سبب علت و اباحت میں تبغیض نہیں ہے
 ہو سکتی یعنی اباحت وطی کی یا فقط ملکیت سے ہوتی ہو یا فقط تحلیل سے ہوگا
 یا فقط نکاح سے اور اسی طرح اگر مالک ہو بعض کنیز کا اور بعض اسکا آزاد ہو اس نے
 بھی وطی درست نہیں ہو جب اسی وجہ کے کہ مذکور ہوئی مگر یہ کہ اسے آزاد اور
 کر دے اور پھر اس سے نکاح کر لے اور سونا و درمیان دو کنیزوں کے درست ہے وہ
 غلات و وزن آزاد کے کہ یہ مکروہ ہو اور مکروہ ہو وطی کرنا کنیز فاجرہ اور زنا زنا اس
 سے مطلب سالتو ان بیان میں تعلقات نکاح کے اور اس میں ایک
 چار فصلیں ہیں **فصل پہلی** بیان میں ان حقوق کے جو شوہر کے ہوتے
 زوجہ پر ہیں اور وہ زیادہ اس سے ہیں کہ اس مختصر میں بیان ہو سکیں ان میں یہ
 حدیث صحیح میں حضرت امام محمد باقر سے منقول ہو کہ ایک عورت نے خدمت صبر
 بابرکت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کی کہ اے رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق شوہر کا زوجہ پر کیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
 لازم ہو کہ اطاعت شوہر کی بجا لاوے اور نافرمانی اسکی نہ کرے اور اس کے گھر سے
 بے اجازت اسکی کچھ تصدق نہ کرے اور وہ روزہ سنتی رکھے اور حیوقت طالب نزدیکی
 کا ہو تو مضائقہ نہ کرے اگرچہ پشت پالان شتر پر ہو اور اس کے گھر سے بے اجازت اسکی بغیر
 کسینج جائے اور اگر جاوے گی تو ملائکہ زمین و آسمان اور ملائکہ غضب و رحمت
 سب اُس پر لعنت کریں گے تا انیکہ وہ پھر آوے عرض کی اسنے کہ اے رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرد پر کس کا حق بہت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
 حق باپ کا عظیم ہو عرض کی اسنے عورت پر کس کا حق زیادہ ہے فرمایا حق شوہر کا عرض
 کی اسنے بس قدر عظیم حق شوہر کا ہے اس قدر حق ہمارا شوہر پر نہیں فرمایا نہ مگر سو حصہ بیست
 ایک حصہ اور ایک حدیث میں وارد ہے کہ فرمایا اس جناب نے چاہے زوجہ کو کہ کوئی چیز

حقوق شوہر اور زوجہ

اطاعت شوہر

میں نے اجازت شوہر کے کسی کوندے کو ثواب اُسکا دانتے شوہر کے اور گناہ اس عمل کا زوجہ پر
 سے ہوگا اور کسی شب کو نہ چاہیے کہ شوہر اُسکا اُس سے آرزو ہو عرض کی عورت نے کہ ہر چند شوہر
 نے اُس پر ظلم کیا ہو فرمایا ہاں اور جناب امام حق ناطق حضرت جعفر صادق سے منقول ہے کہ جو
 عورت شب کو لبس کرے اس طرح پر کہ شوہر اُسکا اُس سے آرزو ہو نماز اُسکی مقبول نہیں تاہیں کہ
 وہ راضی ہو اور جو عورت خوشبو لگائے واسطے غیر شوہر کے نماز اُسکی مقبول نہیں تاہیں کہ
 اُس خوشبو کو وہ خود لگائے اور فرمایا کہ تین شخص ایسے ہیں کہ کوئی عمل اُسکا بلند نہیں ہوتا
 ایک وہ غلام کہ اپنے آقا سے بھاگا ہو دوسرے وہ زوجہ کہ شوہر اُسکا اُس سے ناراض
 ہو تیسرے وہ شخص کہ بکری سے لباس اپنا لگائے اور حدیث معتبر میں وارد ہے کہ جہاد مردوں کا
 یہ ہے کہ جان و مال اپنا راہ خدا میں صرف کریں اور جہاد عورتوں کا یہ ہے کہ آزار پر شوہر کے
 صبر کریں اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اگر حکم کرتا میں کہ واسطے غیر خدا کے
 سجدہ کریں تو ہرگز نہ حکم کرتا میں کہ عورتیں اپنے شوہروں کو سجدہ کریں اور فرمایا کہ عورتیں
 نماز کو طویل نہ دین اس لیے کہ مانع ہو خواہش شوہر کو اور فرمایا جو عورت کہ شوہر اُسکا اُس سے
 طالب ہو اور وہ تاخیر کرے تاہیں کہ وہ سو جاوے ملائک اُس پر لعنت کرتے ہیں جب تک
 کہ وہ بیدار ہو اور حدیث صحیح میں وارد ہے کہ کوئی چیز عورت اپنے مال سے بھی
 بغیر اجازت شوہر کے کسی کوندے کو گرج یا زکوٰۃ یا نیکی مان باپ سے یا صلہ
 رحم سے عزیزوں سے اور ایک حدیث میں جناب صادق سے مروی ہے کہ
 جو عورت کہ اپنے شوہر سے کہ میں نے ہرگز تجھے کوئی نیکی نہیں دیکھی تو ثواب اُسکے
 اعمال کا بٹرف ہو جاتا ہے اور فرمایا کہ اگر عورت اس قدر مال شوہر کے
 گھر میں لاوے کہ جفت در چاندی یا سونا روے زمین پر ہو بعد اسکے آرزو
 طعن و تشنیع کے کہے کہ تو کون ہو مال میرا ہے تو باطل ہوگا عمل اُسکا اگرچہ وہ عورت
 عابد ترین مردم ہو مگر یہ کہ تو بہ کرے اور عذر خواہی کرے اپنے شوہر سے اور وہ بخشتے اور فرمایا

کہ جو عورت حکم کرے اپنے شوہر پر اس چیز کا کہ اس کے مقدور سے باہر ہو قبول نہ فرمایا خدا
توبہ اسکی اور بخلہ حقوق شوہر یہ ہو کہ چراغ روشن کرے کھانا درست کرے
جب شوہر گھر میں آوے تو استقبال کرے ہاتھ منہ دھلاوے احوال پرسی کرے
مواظف عرض کرتا ہو ایسی زوجہ کو جو راضی رکھے شوہر کو اور ہر وقت طاعت
اسکی پیش نظر رکھے خوشی سے اسکی خوش ہو سچ سے اس کے رنجیدہ ہو عطاے قلیل کو
اسکی کثیر سمجھے جبر پر اس کے راضی ہو جب دیکھے اسکی طرف بٹاش ہو رنجیدگی میں اسکی
کلمات تسکین کئے اپنے مال کو اس سے دریغ نہ کرے غیبت میں اسکی حفاظت کرے
اس کے مال کی اور اپنے نفس کی رضا اسکی رضا پر مقدم رکھے اپنی آواز اسکی آواز پر بلند
نکرے امور خانہ داری درست رکھے ایسی عورت نعمت ہو نعمتہاے خدا سے کہ باعث
آسائش دین و دنیا ہو اور زن بد کردار ترش رو خود پسند نافرمان درید چشم زبان باز
بدخلق زشت رو طالب اطاعت عیب جو فحاش عذاب ہو عذاب خدا سے
زن بد در سرائے مرد نکو ہم درین عالم ست و وزخ او فیصل و وسری
بیان میں ان حقوق کے کہ زوجہ کے شوہر پر ہیں اول حق یہ ہے زوجہ کا شوہر پر کہ اسکو
احکام ضروریہ دین و آئین تعلیم کرے اگر نہ جانتی ہو اور اسکو کھانے سے سیر رکھے اور نہ
لباس موافق اپنی اور اسکی حیثیت کے لینے جس طور پر کہ اسکی امثال عورتیں لب
کرتی ہیں اور اگر اہل تجمل سے ہو تو خدمت گزار وغیرہ جو ضروری ہو مہیا کرے
اور نفقہ اسکا بھی اس پر واجب ہو اور مکان واسطے سکونت کے جو حافظ ہو نظم
نامحرم سے اور محفوظ رکھے سہ ماہ اور گریبا سے اور جو ضروریات خانہ داری ہیں مثل
فرش خواب و ظروف و آلات طبخ وغیرہ کے اور جو چیزیں کہ زینت و
آرایش کی ہیں مثل روغن اور حنا وغیرہ کے اور مراد نفقہ سے یہی ہے اور
وجوب نفقہ میں شرط ہے کہ زوجہ دائمی حرم ہو یا کنیز مسلمان ہو یا ذمیہ بشرطیکہ

حقوق شوہر پر

اقتناع نہ کریں تمکین شوہر سے یعنی اسکو استمتاع سے مانع نہ ہو کسی وقت اور کسی مکان میں
 مان طالب ہو پس ایسی زوجہ کا نفقہ شوہر پر واجب ہو اگرچہ وہ صاحب مال و مندور ہو
 اور زوجہ متمتع بہا اور صغیرہ اور نافرمان اور مرتدہ اور مطلقہ بائن کا نفقہ ساقط ہو اور مطلقہ
 بجمیعہ کا عدت تک واجب ہو اور زن حاملہ کا زمان وضع حمل تک جب اسکو طلاق دے
 اور نفقہ حاملہ کا بعد وفات شوہر کے بنا بر روایات مشہورہ کے کچھ نہیں اور بنا بر ایک
 روایت کے حصہ ولدین ہوگا اور نفقہ ازواج کا بعد انفاق اپنے نفس کے مقدم ہو
 نفقہ اقارب پر مثل ابوین اور اولاد کے یعنی اول نفقہ اپنے نفس کا واجب ہو پھر
 اس سے جو بچے اسکو صرف کرنا نفقہ ازواج میں واجب ہو اور جو اس سے زائد ہو اسکو
 والدین و اولاد پر صرف کرے پھر صلہ رحمی بجالا دے اور جس زوجہ کا نفقہ واجب ہو
 بعد مرگ تجنیز و تکفین بھی اسکی بقدر واجب ذمہ شوہر کے واجب ہو اگرچہ وہ
 عورت خود صاحب مال ہو اور محجلہ حقوق زوجہ کے یہ ہو کہ جب کوئی تقصیر اس سے
 واقع ہو تو عفو کر دے اور اس سے جس خلق اور شادہ پیشانی پیش آوے اور
 نسبت شاقہ کی تکلیف نہ دے یہاں تک کہ اگر زوجہ شوہر کو مال دیوے کہ آہین
 نصرت کر تو کر دہ ہو کہ شوہر اس مال سے کثیر خریدے اور اس سے مقاربت
 کرے بغیر از ن زوجہ کے چنانچہ علامہ نے تخریر میں تحریر فرمایا ہو اور حدیث میں
 وارد ہو کہ زوجہ بنت لکھنوی کے جو پس نیکی کر داپنے امیر سے اور انکو ایسے
 مقام پر کہ جہان موجب بدنامی اور رسوائی اور خوف حرم کا ہو نہ جانے دے
 اور بالاخانہ بنیں اور غرقہ دار مکان میں نہ رہنے دے بلکہ اُسے مکان محفوظ
 پردہ دار میں رکھے اور اس طرح رکھے کہ وہ سوائے شوہر کے اور کسی مرد کو
 نہ پہچانے اور لکھنا نہ سکھائے اور سو بلا یوسف نہ تعلیم کرے اور انکی سمی کسی کے
 باب میں قبول نہ کرے اور انکی راست پر عمل نہ کرے اس لیے کہ حدیث میں وارد ہو

کہ نسوان ضعیف العقل ہیں چنانچہ جناب امیر المومنین کو جب کوئی مہم درپیش ہوتی تھی تو حضرت عورتوں سے مشورہ فرماتے تھے اور خلاف اُنکے مشورہ کے عمل کرنے سے اور چاہیے کہ اطاعت اُنکی نہ کرے اگرچہ کارینک میں بھی ہو اس لیے کہ موجب اُنکی برأت کا ہو گا اغواسے کا رہبر اور اُسے اپنی رائے اور ازبیاں نہ کرے اور سوچے اُنکی رائے پر نہ رکھے اس لیے کہ جناب امیر المومنین سے مروی ہے کہ عورت اختیار نہیں کرتی سوائے اُن امور کے جو اُسکی ذات سے متعلق ہیں اس واسطے کہ عورت ہنر پھول کے ہر مدار المہام اور مختار کار نہیں اور جملہ حقوق زوجہ سے یہ ہے کہ واسطے ہر ایک زوجہ کے ایک ایک شے معین کرے اگر چار ہوں اور اگر تین ہوں یا دو ہوں تو بھی تقسیم کرنا چاہیے اور باقی راتوں میں اختیار ہے یعنی اگر تین بیبیاں ہوں تو ایک رات میں اختیار ہے اور اگر دو ہوں تو دو راتیں ان دونوں کی ہیں اور دو راتوں میں اختیار ہے اور اگر ایک زوجہ ہے تو چار شعبوں میں سے ایک شے اُسکی ہے اور تین شعبوں میں اختیار ہے جہاں چاہے بسر کرے اور اس علم میں کمی نہ کرے مگر بسبب عذر شرعی کے مثل بیماری اور سفر کے یا اجازت سے اُس زوجہ کی کہ جسکے حصہ کی وہ رات ہے اور تقسیم لیا کی وجوب میں اختلاف ہے اکثر علما قائل اسکے ہیں کہ مطلقاً واجب ہے اور بعض علما مثل شیخ اور علامہ اور شہید ثانی کا قول ہے کہ وجوب اُس صورت میں ہے کہ اسے تقسیم کی ابتدا کی ہو یعنی اگر واسطے ایک زوجہ کے شب معین کی ہو تو باقی ازواج کے واسطے بھی تقسیم واجب ہوگی اور تقسیم لیا لی میں شرط ہے کہ زوجہ منکوحہ دائمی ہو اور متمتع بہرہ منکوحہ کا فرہ نہ ہو اور بالغہ ہو یعنی صغیرہ نہ ہو اور آزاد ہو یعنی کسی کی کنیت نہ ہو اس لیے کہ متمتع بہرہ اور کا فرہ اور صغیرہ اور منکوحہ کے واسطے تقسیم لیا لی نہیں اسی طرح اگر مجنونہ یا نافرمان ہے تو اُسکو بھی تقسیم لیا لی میں حصہ نہیں اور اگر زوجہ مرہ اور کنیز منکوحہ ہو تو تقسیم اسطور پر ہوگی کہ واسطے

۱
۲
۳
۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

دو جہرہ کے دو شعبین اور واسطے کثیر شکوہ کے ایک شب اور زن کتابیہ بھی تقسیم
 بیالی بین برابر کثیر شکوہ کے ہی اور اگر زن دو شیرہ سے عقد کرے تو سات شعبین ابتدا
 عقد سے مخصوص اسکی ہین اور اگر غیر دو شیرہ سے نکاح کیا ہو تو تین شعبین اسکی ہین
 اور کوئی زوجہ شب اپنے حصہ کی اپنی سوت کو نہیں بخش سکتی بے اجازت شوہر کے ایسے
 تقسیم بیالی حق مشترک ہو فیما بین زوج و زوجہ کے پس یہہ کرنا ایک کا ہے اجازت
 دوسرے کے جائز نہیں اور تقسیم بین فقط سونا ہمراہ اسکے یا مکان میں اسکے واجب ہو
 قاربت واجب نہیں مان چار مہینے میں ایک دفعہ البتہ واجب ہو اور اختیار ہو شوہر کو
 واہ اسکے مکان میں جا کر شب بخش ہو خواہ اسکو اپنی خواب گاہ میں طلب کرے اور
 تقسیم بیالی میں کم ایک شب سے حصہ نہیں اور زیادتی راتوں کی بغیر رضائے سب کے
 درست نہیں پس اگر واسطے ہر ایک کے مثلاً دو شعبین مقرر کی ہین تو کسی کے حق میں
 ہی نہ کرے اور اگر کمی کر گیا تو قضا اسکی یعنی اسکے حق کو پورا کر دے اور اگر سفر کرے
 تو چاہیے کہ جس زوجہ کا نام قرعہ میں باہر آوے اسکو ساتھ لے یا جس پر سب کی رضا
 ہو اور اگر عورت سفر غیر واجب کرے بغیر اجازت شوہر کے تو حکم ناشترہ میں ہو
 ان اگر سفر اسکا واجب ہو یا اجازت شوہر نے دی ہو تو قضا اسکی ذمہ شوہر کے ہو
 اور جو اشخاص ایسے ہین کہ رات اُنکی واسطے معاش کے ہو مثل پاسبان وغیرہ کے
 پس دن اُنکا قائم مقام شب کے ہو تقسیم بیالی میں اور جس زوجہ کے یہاں
 رہے مستحب ہو کہ صبح بھی رہیں کرے اور دن بھر رہنا ضرور نہیں ایسے کہ دن واسطے
 فکر معاش کے ہو اور مستحب ہو کہ مساوات رکھے درمیان ازیدہ حق کے نان و نفقہ
 اور موافقت میں اور حسن خلق اور شادہ روئی میں اور اگر بعض ازواج ایک
 شہر میں ہوں اور بعض دوسرے شہر میں تو جب قدر ایک کے پاس ہے اسی قدر
 دوسری کے پاس بھی بسر کرے اور اس حکم میں کچھ فرق نہیں درمیان ہر ازواج

احکام نافرمانی
زوجہ

اور غلام کے اور اسی طرح زوجہ بیمار اور عائض اور محرمہ میں بھی فرق نہیں یعنی
تقسیم بیانی میں ان سب کا ایک حال ہو مگر مغایرت ایسے اوقات میں درست نہیں تا وقتیکہ
غدر برطرف ہو اور حیثیت کہ عورت نافرمانی کرے اپنے شوہر کی امور واجبیہ میں تو نان نفقہ
اور حصہ شب خوابی اُسکا شوہر پر واجب نہ ہوگا اور جب شوہر کو بیماری زوجہ کی معلوم ہو
تو چاہیے کہ اول اُسکو نصیحت کرے اگر سودمند نہ ہو تو اُس سے روگردانی کرے اسطورہ
کہ شب کو اُسکی طرف پشت کر کے سوئے اور اگر یہ بھی مفید نہ ہو تو اُس سے علیحدہ ہوئے اور
اگر یہ بھی فائدہ نہ بخشنے تو اُسکو تغیر دے اُسی قدر کہ جسمین وہ نافرمانی سے باز آوے
اور اُسکی تصریح کلام التدرین موجود ہو والا تاتی تخافون نشوزین فاعطوہن و اہجر وہن
المصاحج و اضربوہن یعنی وہ عورتیں کہ خوف کرتے ہو تم اُنکی نافرمانی کا پس نصیحت کرو اُنکو
اگر نہ مانیں تو روگردانی کرو اُنسے خواب گاہ میں اگر نہ مانیں تو مارو اُنکو مگر چاہیے کہ
ضرب شدیدی نہ ہو کہ اُنکے کسی عضو میں نقص یا خلل آجاوے والا ضامن ہوگا اُسکی
دیت کا اور قصاص کا اور اگر بلا سبب زوجہ کو تادیب کرے یا اذیت پہونچاوے
یا اداسے حقوق واجب بین مثل نان و نفقہ وغیرہ کے کمی کرے تو عورت مطالبہ
اپنے حق کا کر سکتی ہو پس حاکم اُسکا حق دلواوے گا اور اگر اپنے افعال پر اصرار کرے گا
تو تغیر دیگا موافق مصلحت کے اور اگر ایک دوسرے کی زیادتی بیان کرے تو حاکم بعد
تحقیق حال کے مانع ہوگا ظالم کو ظلم سے اور اگر نزاع جانبدار سے ہو اور خوف
استمرار اور جدائی کا ہو تو نہ چاہیے کہ حاکم اصلاح ذات البین کر دے اگر امتناع
کرے کوئی اُن دونوں میں سے اور نہ مانے تو حاکم شرع دشمن اُنکے
قوم و قبیلہ کے مانع و عاقل عادل صالح اُنہیں حکم کرے ایک شوہر کی جانب سے
دوسرے ازوجہ کی طرف سے پس جس بات پر وہ دونوں متفق ہوں وہی حکم
انہیں جاری ہوگا یا ان اگر انفساق کرین دونوں جدائی اور افتراق پر تو بغیر رضائے

شوہر کے طلاق واقع نہوگی اور اسی طرح بے اجازت زوجہ کے خلع نہوگا فصل
 قیسری احکام اور حقوق اولاد میں اور حقوق والدین میں جسوقت کہ زوجہ
 شکوہ سے فرزند سالم پیدا ہو اور زمان و طہ سے چھ مہینے سے کم نہ گزرے ہوں
 یا دس مہینے سے زیادہ نہوے ہوں اور بنا بر قول بعض علماء کے ایک سال
 سے تجاوز نہ کیا ہو تو وہ فرزند اسی شخص سے ملحق ہوگا اور اب فرزند نسب
 لعان کے اپنے باپ سے متقی نہیں ہو سکتا اور اگر اختلاف کرین زوج و زوجہ
 مدت حمل میں یا مدت موافقت میں اور مہینہ موجود نہوں تو قول زوج کا
 مقبر ہو ساتھ قسم کے اور فرزند زن متمتع بہا اور ملوکہ کا بھی ملحق ہوگا اگر وطی کیا متحقق
 ہو اور ولادت موافق حد مذکورہ کے ہو مگر نفی ولد اور لعان ان دونوں
 صورتوں میں نہیں ہو اور اگر بعد انکار کے پھر اقرار کرے گا تو وہ لڑکا ملحق ہوگا
 بخلاف اسکے کہ اگر بعد اقرار کے انکار کرے تو سموع نہیں اور اگر کوئی شخص
 کسی عورت سے زنا کرے تو لڑکا زانی سے ملحق نہوگا اگرچہ بعد حمل کے اس سے
 طلاق بھی کرے ہاں اگر زن شوہر سے کوئی زنا کرے تو فرزند شوہر سے ملحق ہوگا
 اگر شوہر اسکا حاضر ہو اور اگر خریدے کنیز حاملہ کو اور اس سے وطی کرے تو فرزند
 مالک اول سے ملحق ہوگا اور اگر وطی کرے آقا اپنی ملوکہ سے اور غیر اسکا بھی تو لڑکا
 آقا سے ملحق ہوگا اور اگر علامات نفی کے بھی پائے جائیں تو قول اکثر علماء کا یہ ہے
 کہ نفی کرے اسکی نہ ملحق کرے اسکو اپنی اولاد میں بلکہ مستحب ہو کہ اسکو اپنی میراث
 سے کچھ حصہ دلوائے بطور وصیت کے نہ بطور میراث کے اور ظاہر فقط مشابہت
 اس سے موجب الحاق کی نہیں ہوتی اور اگر وطی کی ہو کنیز سے بائع اور مشتری نے
 تو لڑکا مشتری سے ملحق ہوگا مگر یہ کہ کم چھ مہینے سے گزرے ہوں اور کنیز مشتری سے کسی
 شریک کو وطی جائز نہیں مگر باجائز اور شریک کے اور اگر کوئی شریک بغیر اجازت شریک

و طی کر گیا تو گنگار ہوگا لیکن حکم زانی اسپر نہ جاری ہوگا اور اگر سب شہر کا نے اُس سے و طی
کی ہو اور تین سو کہ لڑکا کسکا ہو پس جو اقرار کرے یا تین سو جو دے تو لڑکا اُس سے ملحق ہوگا اور
قیمت کنیز کی اور طفل کی بقدر حصہ شہر کا کے آنکھ دیکھا اور اگر سب مدعی ہوں یا تین سو سکے
تو بنا قریعہ پر ہوگی جس کا نام ٹکلیگا لڑکا اُس سے ملحق ہوگا اور قیمت کنیز کی اور لڑکے کی اُسے
دنیا ہوگی اور اگر غزل کیا ہو یعنی بیرون فرج منی گرائی ہو تو یہ دلیل نفی ولد کی نہیں ہو سکتی
مگر یہ کہ اور علامات زنا کے پائے جائیں اور اگر کسی نے زن جنبیہ سے و طی کی ہو سب بار
خیال حلت کے تو جو فرزند متولد ہوگا وہ و طی کرنے والے سے ملحق ہوگا اور اگر غیر کنیز
سے و طی شہرہ واقع ہو اور لڑکا پیدا ہو تو قیمت اُسکی آقا کو دے بشرطیکہ آقا اُس کنیز کا حاضر ہو
اور احتمال الحاق فرزند کا اُسکی طرف نہ ہو سکے اور اگر تزویج کرے کسی عورت سے
نخیال اسکے کہ صاحب شوہر نہیں ہو یا مطلق ہو یا شوہر اس کا مر گیا ہو اور بعد اسکے
خلاف اس کا ظاہر ہو تو وہ عورت شوہر اول کی طرف رد ہوگی بعد عدہ طلاق کے
اور جو اولاد کہ اس سے ملحق ہو سکیگی وہ بھی ملحق ہوگی اور و طی شہرہ بین اگر و نون
کو شہرہ ہو تو حد زنا کی و نون سے ساقط ہوگی والا جو عالم ہوگا اسپر حد جاری ہوگی
مرد ہو خواہ عورت اور حبوق کہ عورت حاملہ ہو تو بہتر ہو کہ اسکو ایام حمل میں
سفر جل یعنی بھی کھلائیں کہ باعث خوشبوئی طفل اور صفائی رنگت کا اُسکی ہوگا جیسا کہ
روایت میں وارد ہوا ہو اور مقول ہو خباب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم سے کہ زن حاملہ کو کندر کھلاؤ کہ دل لڑکے کا محکم ہو اور عقل اُسکی زیادہ ہو
اور اس لیے کہ اگر لڑکا ہوگا تو موجب شجاعت و بہادری کا ہو اور اگر لڑکی ہوگی
تو باعث زیادتی مہربانی شوہر کا ہو اور حبوق کہ عورت کو در ذہ ہو تو چاہیے
عورتوں کو کہ اُسکی امداد کریں اور اگر عورتیں ممکن نہ ہوں اور شوہر بھی نہ ہو تو اور
مرد محرم اُسکی امداد کر سکتے ہیں اور جس عورت کے لڑکا پیدا ہو مستحب ہو

احکام عیال

احکام عیال

اول جو چیز وہ کھائے خرمایا رطب ہوا سیلے کہ حدیث میں وارد ہو کہ حق سبحانہ
 تعالیٰ بقسم فرماتا ہو کہ جو عورت بعد ولادت کے رطب کھاویگی فرزند کو اس کے برابر
 رنگا اور جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہو کہ جب لڑکا پیدا ہو جاو شیر
 برابر مسور کے تو اور پانی میں مخلوط کر کے اس کے دونوں تھنوں میں قطرہ قطرہ کھاو
 و بھر دینے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہو پھر ناف اس کی قطع کرو
 لڑکیا کرو گے تو لڑکا ام الصبیان سے اور شر شیطان سے محفوظ رہیگا اور نہ ملانا
 کے کاست مکرہ ہو بعد ولادت کے اس طور پر کہ اول سر و گردن اس کا دھوے
 پھر داہنی جانب بھر بائیں جانب اور اس کو پارچہ سفید میں رکھیں اور زرد کپڑے میں
 رکھنا مکروہ ہو اور خشک یعنی تالو اس کا خان اور آب فرات سے اٹھاویں اور الزہم پہنچے
 و آب شیرین سے اور اگر وہ بھی ہاتھ نہ آوے تو پانی کو خربا یا شہد سے شیرین کرنے شہد ثانی
 علیہ الرحمہ نے اسی ترتیب سے لکھا ہو اور بعض علماء کے کلام سے تخمیر پائی جاتی ہو
 اور جس کے یہاں لڑکا پیدا ہوا اس کو مبارکباد کہنا مستحب ہو بلکہ اگر اس طرح کہیں تو
 بتر ہو رزقک اللہ شکر الوہاب الوہاب و بارک ملک فی الموہوب و بلغ بہ اشارہ
 رزقک برہ اور دعوت کرنا مومنین کا ایک دن یا دو دن سنت ہو کہ اس کو ولیمہ
 مولود کہتے ہیں اور ساتویں دن روز ولادت سے نام اس کا رکھیں اور تیریں
 اسماء نام ہو کہ جو ولایت کرے عبودیت خدا پر مثل عبداللہ و عبدالرحیم وغیرہ کے
 یا کسی انبیاء علیہم السلام کے نام پر چنانچہ جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے
 مروی ہو اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہو کہ جس کے
 یہاں چار فرزند پیدا ہوں اور ایک کا نام بھی میرے نام پر نہ رکھے اس نے
 بظلمت میں پیدا ہوا اور جناب امام رضا سے مروی ہو کہ فقر و درویشی نہیں
 داخل ہوتی اس گھر میں کہ حسین نام محمد یا احمد یا علی یا حسن یا حسین

اس کا نام رکھو

اس کا نام رکھو

یا جعفر یا طالب ہو یا عورت کا نام فاطمہ ہو اور بعض احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ
جب نام محمد رکھے تو ہمیشہ اسکی بارسداری کرے اور جب فاطمہ نام رکھے تو اسکی
بد اور بدترین اسماء نام حکیم یا خالد یا حارث یا ضرار یا مالک رکھنا ہو
اور کنیت کرنا لڑکے کی بہتر ہو مثل ابو الحسن یا ابو طالب وغیرہ کے اور کنیت کرنا سادہ
ابو مالک یا ابو عیسیٰ کے مکروہ ہو اور اگر نام محمد ہو تو کنیت اسکی ابو القاسم نہ کرے تو
کہ مخصوص واسطے جناب رسالت مآب کے ہو اور تحب ہو کہ ساتویں دن و دونوں
کانون میں لڑکے کے سوراخ کرین و انہی نو میں اور بائیں کنگلی میں اور تمام بال سر کے
اتروانا اور موافق وزن بالوں کے طلا یا نقرہ تصدق کرنا کہ یہ بھی ساتویں دن سنت ہو
اور مکروہ ہو کہ کچھ بال سر کے اتروادے اور کچھ مثل زلفون کے باقی رکھے اور یہ جو بعض
احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حسین علیہما السلام کے زلفین تھیں پس ظاہر ہے کہ
مخصوص انھیں حضرات کا تھا علاوہ یہاں کہ جس ہیئت پر کہ فی زمانہ سر سوم ہر سال
ہو نا ان حضرات کے سر پر معلوم نہیں ہوتا اور بنا بر شہور کے سر تراشی مقدم
ہو عقیقہ سے لیکن حدیثوں سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ سر تراشی اور عقیقہ اور
تولنا بالوں کا اور تصدق کرنا طلا کا یا نقرہ کا برابر اس کے یہ سب ایک ہی جگہ
اور ایک ہی وقت میں واقع ہو اور بعد سر تراشی کے زعفران سر پر ملنا یہ بھی سنت
ہو اور عقیقہ کرنا لڑکے کا ساتویں دن سنت مکروہ ہو بلکہ بعض علما نے واجب جاننا
اور یہی احوط ہو حتیٰ کہ حدیث میں وارد ہو کہ جو لڑکا ساتویں دن بعد ظہر کے مر جاوے
تو بھی عقیقہ اسکا ساٹھ نہیں ہوتا اور اگر کسی کا عقیقہ نہوا ہو تو آوان بلوغ تک باپ پر اور
بعد بلوغ کے آخر عمر تک خود اس شخص پر لازم ہو کہ اپنا عقیقہ کرے اور جس لڑکے کا
عقیقہ نہوا ہو وہ معرض ہلاکت اور انواع بلاؤں میں مبتلا رہے گا چنانچہ اکثر
احادیث سے ظاہر ہوتا ہے اور جب کو نہ معلوم ہو کہ عقیقہ اسکا ہوا ہے یا نہیں

سورج کرنا دونوں کانون میں

در عقیقہ

کہا ہے کہ وہ بھی اپنا حقیقہ کر لے چنانچہ حدیث مقبرین عمر بن زید سے منقول ہے کہ
 کہ عرض کی اسے نہیں معلوم بلکہ میرے باپ نے یہ حقیقہ کیا تھا یا نہیں
 حضرت نے فرمایا کہ حقیقہ کر لیں اسے ایام پیری میں حقیقہ اپنا کیا اور چاہیے
 وہ جانور کہ جب حقیقہ کریں اگر اونٹ ہو تو پانچ یا چھ برس کا ہو اگر گوسفند ہو
 تو چھ یا سات مہینہ کا ہو اور صحیح اور سالم اور بے عیب ہو لنگر اور شاخ شکستہ
 وغیرہ نہ ہو اور چاہیے کہ ہم مثل ہو فرزند کا یعنی اگر لڑکا ہو تو نہ ہو اور اگر دختر ہو تو
 مادہ ہو اور نہ ہونا بہر حال بہتر ہے اور قیمت دینے سے حقیقہ کی ثواب حقیقہ کا حاصل
 نہیں ہوتا اس واسطے کہ حدیث میں وارد ہے کہ جناب صادق سے کسی نے عرض کی
 کہ میں نے بہت تلاش کی گوسفند ہاتھ نہ آیا کہ حقیقہ کرتا پس قیمت اسکی
 دیدون حضرت نے فرمایا نہ تلاش کر تا انیکہ ملے اس لیے کہ خدا دوست رکھتا ہے
 کہ مساکین کو کھانا کھلایا جاوے اور جانور ان حلال کا خون گرایا جاوے پس اگر
 واسطے حقیقہ کے شتر ہو تو اسکو بشرائط بخیر کریں اور اگر گوسفند ہو تو بشرائط ذبح اسکو
 ذبح کریں اور مستحب ہے کہ وقت ذبح یا نحر کے یہ دعا پڑھیں بسم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ
 وباللہ اللہم ہذہ حقیقہ عن فلان (اور نام اسکا لیوے) الحمد للہ و مدہا بدمہ و غفرلہ
 بطنہ اللہم اجعلہ وقاد لآل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ اور سوائے اسکے اور بھی دعائیں پڑھیں
 اور اگر دختر ہو بجائے ضمیر مذکر کے ضمیر مؤنث کی کہے اور بعد ذبح کے گوشت اسکا کھال
 علاحدہ کریں اور پڑیان نہ توڑیں اور ثلث یا چوتھائی بنا براتفاق روایت کے جانب
 یائیں سے حصہ قابلہ کا ہو اور اگر قابلہ کا فرہ ہو تو قیمت اسکی اسکو دین اور اگر قابلہ نہ ہو تو
 لڑکے کی مان کو دین کہ تصدق کرے اور باقی گوشت کے کم سے کم دس حصہ کریں
 اور دس مومنین کو دیں اور فقیر ہونا مومنین کا ضرور نہیں بلکہ تقویٰ اور صالح ہوں
 اور اگر بچا کر دین تو بہرہ والا ہمراہ اسکے کچھ نقد بھی دین اور خستہ کرنا لڑکے کا

حکم
 حقیقہ
 حقیقہ
 حقیقہ

واجب ہو اور لڑکیوں کا سنت ہو اور واقع کرنا اسکا ساتوین دن سنت ہو مکہ ہو
 اور اس باب میں تاکید بہت ہے چنانچہ حدیث صحیح میں وارد ہے کہ زمین بول
 سے اس شخص کے کہ جس کا ختنہ نہ کیا گیا ہو چالیس دن تک نجس رہتی ہو اور بنا بر
 ایک روایت کے چالیس دن تک نالہ کش رہتی ہو خدائی طرف اور ختنہ ہونا
 از جملہ شرائط صحت طواف خانہ کعبہ ہوا سلیے کہ جس کا ختنہ نہ کیا گیا ہو طواف خانہ
 کعبہ اس سے صحیح نہیں مگر بعد زشہ عی اور جناب امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ
 کہ جس کا ختنہ نہ ہوا ہو پیش نمازی انکی درست نہیں اور گواہی انکی مقبول نہیں اور
 اگر مرد جاوے تو نماز اسپر نہ پڑھو کہ اسے بہترین سنت کو ترک کیا ہو مگر در صورتیکہ
 خوف ہلاکت سے ختنہ نہ کیا ہو اور ختنہ لڑکیوں کا بھی سنت ہو مگر بعد سات برس
 کے روز تولد سے کہ باعث گرامی ہونے کا ہو نزدیک شوہر و ن کے اور منقول ہے کہ
 اول ان عورتوں کی کہ جس کا ختنہ کیا گیا حضرت ہاجرہ مادر حضرت اسماعیل ہیں کہ
 حضرت سارا مادر حضرت اسحاق نے از روئے غضب کے ختنہ اُنکا کیا تھا اور وہ
 باعث انکی زیادتی خوبی کا ہوا اور اس دن سے یہ سنت جاری ہوئی اور جو لڑکا
 کہ اس کا ختنہ نہ ہوا ہو زمان بلوغ تک تو بعد بلوغ ختنہ اسپر واجب ہو اور اگر کافر
 اسلام لاوے تو ختنہ اسپر بھی واجب ہو اگرچہ سن اسکا زیادہ ہو اور وہ عاقر ٹھہرا
 وقت ختنہ سبب ہو اور کئی دعائیں ماثور ہیں از انجملہ منقول ہے کہ اس دعا کو پڑھے
 کہ حرارت آہن سے محفوظ رہتا ہو بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہم ہذہ سنتک وسنتہ
 نبیک صلواتک علیہ واتباع منالک ولنبیک وبشتیک واراتک وقضائک لا ادر
 اردتہ وقضائتہ وامرا القذتہ فاذقتہ حرامہ یدنی حقانہ وحجائتہ لامرات اعرف بہ منی
 اللہم فطرہ من الذنوب وزونی عمرہ وامنع الآفات عن بدنہ والا وبلع عن جسمہ وزدہ
 من انعمی وادفع عنہ الفقر فانک تعلم ولا تعلم اور جملہ حقوق اولاد سے یہ دعا کہ اسے

ج
 ح

بہرہ

اسکے مرضعہ یعنی انا سلمان عاقلہ عقیفہ خوش رو تلاش کرے اور اگر مان لٹکے کی
دودھ پلاوے تو وہ اوٹے ہوا سیلے کہ بہترین شیر شیر مادر ہی بلکہ بعضے علما نے فرمایا
ہو کہ جو شیر اول پستان مادر میں آیا ہو اگر وہ دودھ لٹکے کو ندے تو لٹکا ہلاک
ہو جاتا ہو اور شوہر کو جبر کرنا زوجہ پر واسطے دودھ پلانے کے نہیں ہو سکتا مگر
یہ کہ مملوک اُسکی ہو اور اگر مان طالب اجرت کی ہو تو شوہر پر اجرت دینا لازم ہو
مگر یہ کہ عورت بیگانہ اُس اجرت سے کم پر یا بے اجرت کے دودھ پلاوے اور اگر
اجرت لینے میں دو نون برابر ہوں تو مان اولی ہو اور سنت ہو کہ مرضعہ احمق
اور بد خلق اور ولد الزنا اور مجوسہ اور یہودیہ نہ ہو مگر حالت اضطرار میں کراہت برطرف ہوگی
لیکن چاہیے کہ اُسکو شرب خمر اور اکل خنزیر سے منع کرے اور لٹکے کو ندے کر وہ
اپنے گھر لیجاوے اور جو دودھ کہ زنا سے بہم پہنچا ہوا حدیث معتبرہ میں ممانعت
اس سے وارد ہوئی ہو مگر ایک روایت میں وارد ہو کہ اگر کسی کنیز کو زنا سے
دودھ بہم پہنچا ہو اور بعد اُسکے آقا اُسکا اجازت دیدے تو دودھ بھی اُسکا حلال
ہو جاتا ہو اور چاہیے کہ ایام رضاعت میں لٹکے کو دودھ پلایا جاوے کہ انتہا
اُسکی دو سال ہیں اور کم اس سے اُسپر ظلم ہو مگر بسبب کسی عذر کے اور زیادہ اس
روایت سے پلوا سکتا ہو اور مدت رضاعت تک واسطے حضانت اور پرورش کے
ان اولی ہو اگر چہ لٹکا پس ہو وقتیکہ وہ عورت حُرہ مسلما ہو اور بعد دو سال کے
زمانہ بلوغ تک واسطے پرورش پس کے باپ اولی ہو اور اگر دختر ہو تو سات
بس تک یا نو برس تک علی اختلاف القولین مان اولی ہو اور بعضے علما نے
فرمایا ہو کہ جب تک مان اُسکی دوسرا شوہر نہ کرے اور باپ بھی اُسکا نہ تو مان مان
بلوغ تک اولی ہو اور سنت ہو کہ جب تک لٹکی کہ خدا نہو مان کے پاس رہے اور
اگر مان مر جاوے تو باپ واسطے پرورش کے بلوغ تک سزاوار ہو اور اسی طرح سے

بہرہ

بالعکس اور اگر دونوں نہ ہوں تو حفاظت پس کی متعلق داد اسے ہوگی اور حفاظت
 و فقر کی متعلق نانا سے لیکن جسوقت کہ مان کا فرہ یا کنیر یا مچھون یا غیر مامون ہو یا
 انکار کرے یا دوسرا شوہر کرے یا باپ سفر کرے تو اسوقت واسطے پرورش کے
 باپ اولیٰ ہو اور بعض احادیث سے مستفاد ہوتا ہے کہ بس کو سات برس تک
 کھیلنے دے اور پھر سات برس تک خط و کتابت تعلیم کرے اور پھر
 سات برس تک حلال و حرام خدا سکھائے اور بعض احادیث سے سکھانا شادی
 اور تیر اندازی کا مستفاد ہوتا ہے اور اگر دختر ہو تو سورہ نور سکھائیں اور سورہ یوسف
 تعلیم نکریں اور بالا خانہ پر بنانے دین اور جناب صادق علیہ السلام نے
 فرمایا کہ اپنے لڑکوں کو حدیثین یا دلاؤ کہ مخالفین انکو گمراہ نہ کر سکیں اور تادیب
 کرو انکو محبت علی بن ابی طالب پر اگر قبول نکریں تو سمجھو کہ علامت زنا زادگی کی ہے
 انکی مان کی طرف سے اور ایک روایت میں وارد ہے کہ جب چھ سال تمام
 کریں تو انکو وضو اور نماز تعلیم کرو اور جب یاد آجائے تو حکم کرو واسطے نماز کے
 اور اگر ترک کریں تو مارو اور جب چھ برس کے ہوں مان ایک لحاف میں باہم انکو
 نہ سلائیں اور بنا بر ایک روایت کے جب لڑکے دس برس کے ہوں تو فرشتہ نماز
 انکے علیحدہ کر دین اور جب دختر چھ برس کی ہوں یا محرم انکو پیار نہ کریں اپنی آغوش میں
 نہ بٹھائیں اور مان برہنہ انکو اپنے ساتھ نہ سلائے اور جب انکا سات برس کا ہو
 تو عورتیں نامحرم انکو گلے سے نہ لگائیں اور شوخی اور کج خلقی لڑکے کی دلالت کرتی ہے
 کہ زمانہ بزرگی میں دانا اور بدبار ہو گا چنانچہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے
 مروی ہے اور جسطرح فرزند عاق مان باپ کا ہوتا ہے اسی طرح مان باپ بھی عاق
 اولاد کے ہو جاتے ہیں اگر انکے حقوق کو ضائع کریں پس جیسا ہے کہ نیکی کریں اپنی
 اولاد سے اور انکو کار و شہر کی تکلیف ندین اور سفاہست و تندہی نکریں مقبول ہوگا

تعلیم

بت باسعادت جناب صادق علیہ السلام میں عرض کی کہ گیس نیکی کروں فرمایا مان
 پ سے عرض کی اُسے وہ انتقال کر گئے فرمایا اولاد سے نیکی کر اور فرمایا
 اب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ دوست رکھو اپنی اولاد کو اور رحم کرو
 برادر اگر اُسے کوئی وعدہ کرو تو اُمیر و فاکر و کہ اُنکے گمان میں تم روزی دہندہ
 نکلے ہو اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نہیں غضب
 مانتا مثل اُس غضب کے کہ بسبب ظلم زنان اور اطفال کے فرماتا ہو اور
 قول ہو کہ جو اپنی اولاد کو پیار کرتا ہو حق تعالیٰ واسطے اسکے ایک حسنہ
 پر فرماتا ہو اور جو شاد کرتا ہو اپنے فرزند کو حق سبحانہ و تعالیٰ روز قیامت اُسکو
 داد فرماتا ہو اور جو اپنے فرزند کو قرآن تعلیم کرے حق سبحانہ و تعالیٰ روز قیامت اُسکے
 ن بابہ کو دو حلقے نور کے ایسے عنایت فرمایا گا کہ تمام اہل محشر کے منہ اُس سے روشن
 رہ جائیں گے اور جو اپنے اطفال کو پیار نہ کرے وہ اہل جہنم سے ہو چنانچہ منقول ہو کہ ایک
 شخص خدمت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ
 میں نے کبھی اپنے اطفال کو پیار نہیں کیا جب ہر رخصت ہو کے چلا گیا حضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نزدیک شخص اہل جہنم سے ہو اور چاہیے کہ محبت اولاد کی
 راہ ہو مگر بسبب علم اور صلاح کے اگر بعض کو ترجیح دے تو مضائقہ نہیں اور منقول ہو کہ
 معون ہو وہ شخص کہ اپنے عیال کو ضائع کرے اور منقول ہو کہ جو بازار جائے اور مخفوط
 عیال کے لائے بمنزلہ اسکے ہو کہ گویا واسطے ایک جماعت فقرائے تصدق لایا ہو اور
 لکھو پوچھا یا ہو اور چاہیے کہ جو تحفہ لاوے پہلے لکھو پوچھ لکھو کو تحقیق کہ جو
 لکھو پوچھ لکھو کو خوشحال کر لکھا گویا اُسے ایک بندہ آزاد کیا فرزند ان اسماعیل سے
 اور جو لکھو پوچھ لکھو کو خوش کرے گویا وہ خوف خدا سے رویا ہو اور جو خوف خدا سے گریان
 ہو گا وہ اہل بہشت سے ہو اور حب طرح حقوق اولاد کے والدین کے ذمہ ہیں

اسی طرح حقوق والدین کے نومواولاد کے ہیں اور وہ بہت ہیں اور رعایت انکی حرمیت
 کی عمدہ شرائع الاسلام سے ہو اور رضی رکھنا انکا اشرف طاعات الکی ہو اور نافرمانی
 الکی اور آزردہ کرنا انکا منجملہ گناہان کبیرہ کے ہو اگرچہ مان باپ کافر ہوں چنانچہ منقول ہے کہ
 تین چیزیں ایسی ہیں کہ خدا نے کسی طرح انہیں اجازت نہیں دی ہو اول خیانت کہ
 امانت میں خواہ نیک کی امانت ہو خواہ بد کی دوسرے وفا کرنا عہد و پیمان کا خواہ نیک کے
 عہد کیا ہو خواہ بد سے تیسرے نافرمانی کرنا اپنے مان باپ کی خواہ نیک ہوں خواہ بد لیکن
 امر واجب اور خلاف شرع میں اطاعت انکی نہیں ہو اور فرمایا حضرت نے جو نیکی کرے
 اپنے عزیزوں سے اور احسان کرے اپنے مان باپ پر حق سبحانہ و تعالیٰ اس پر کرات و ثواب
 آسان فرماتا ہو اور ہرگز دنیا میں پیشانی اس تک نہیں پہنچتی اور ایک حدیث میں
 وارد ہو کہ نظر کرنا ابوین کی طرف از روے مہربانی اور ترجمہ کے عبادت ہو اور حضرت
 امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ کوئی چیز ایسی نہیں کہ برابر ہی کر سکے حقوق بد
 مگر دو چیزیں ایک یہ کہ باپ غلام تھا اسکو خرید لے دوسرے قرضہ اسکا ادا کرے خواہ ذلیل
 میں قرضہ اسکا ادا کرے یا بعد مرنے کے اور حق مان کا باپ سے زیادہ تر ہو چنانچہ اس
 حدیث سے ظاہر ہوتا ہو کہ ایک شخص نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم سے عرض کی کہ گس شخص سے نیکی کروں حضرت نے فرمایا مان سے تین
 اسنے پوچھیں عرض کی اور حضرت نے فرمایا مان سے نیکی کر جو تھی مرتبہ جب
 اسنے پوچھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا باپ سے بعضے ملک
 اس حدیث سے یہ نکتہ استخراج کیا ہو کہ چاہیے انسان کو اپنے تین ملک
 و غلام مان باپ کا بالاشتراک سمجھے کہ گویا تین ربع مان کا مملوک ہو ان
 ایک ربع باپ کا اور چاہیے کہ ایک آن نافرمانی انکی نہ کرے اور انکی دعا
 بد سے خوف کرتا رہے چنانچہ منقول ہو کہ تین دعائیں مستجاب

میں سے
 اور اس سے

میں ہرگز نہیں ہوتیں ایک دعا مان باپ کی واسطے اولاد کو کار کے اور دعا کے بد انکی واسطے
 اولاد نافرمان کے دوسرے دعا کے بد مظلوم کی حق میں ظالم کے اور دعا کے خیر
 اسکی واسطے اسکے کہ جو دوسری کرے انکی اور اسکے ظلم کا انتقام لے تیسرے دعا
 مومن کی واسطے براہ مومن کے جب اعانت کرے انکی اور دعا کے بد اسکی جب
 باوجود قدرت اور استطاعت کے اسکی حاجت روانہ کرے اور منقول ہو کہ تین گنا
 ایسے ہیں کہ سزا اور عقوبت اسکی دنیا میں بہت جلد ظاہر ہوتی ہو ایک حقوق و
 نافرمانی مان باپ کی دوسرے ظلم مخلوق خدا پر تیسرے کفر ان نعمت بندے کی
 نعمت ہو یا خدا کی اور منقول ہو کہ بوبے بہشت جو ہزار سال کی راہ سے دماغ میں
 پہنچتی محروم رہے گا اس سے وہ شخص کہ جو عاق ہو والدین کا اور ادنیٰ نافرمانی یہ ہو
 کہ انکی خدمت گزاری سے دل تنگ ہو کر ان کرے چنانچہ تصریح اسکی قرآن شریف میں
 موجود ہے ولا تقل لهما اف چه جائیکہ نظر تہ سے انکی طرف دیکھے یا اپنی خوشبین ہو
 اور حسن سلوک ابوین سے یہ ہو کہ زندگی میں انکی انکو بہترین نفقہ دے اور نفیس
 لباس پہنائے اور خوشترین مقام میں انکو ساکن کرے اور مطیع ترین خادم انکی
 خدمت کو دے اور کلام کو انکے رونہ کرے اور انکی حاجت کو اپنی حاجت پر مقدم
 رکھے اور روبرو انکے باوازا بلند اور تند کلام نہ کرے اور نام اپنا انکے نام سے مشہور
 کرے یعنی ابن فلان تاہم انکا صفو دہر پر باقی رہے اور رفتار میں انپر مش قدمی نہ کرے
 اور بیٹھنے میں ان سے مقدم نہ کرے اور ایسا سلوک نہ کرے خلق سے کہ باعث انکے
 دشنام کا ہو اور بے اجازت انکی کسی امر سے متحجب نہ ہو اور بغیر حضرت انکی ان سے مفارقت
 نہ کرے اسلئے کہ ایک حدیث میں وارد ہو کہ ایک شخص نے چاہا کہ واسطے جہاد کے جاوے اور
 مان باپ اسکے پر تھے اور اس سے نہایت مانوس تھے انھوں نے مفارقت اسکی گوارا نہ کی
 صورت حال سننے حضرت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کی حضرت صلی اللہ علیہ

عت
 عت

نقصہ

نقصہ

و آئندہ سلم نے فرمایا کہ جہاد کو نہ جاؤ قسم یاد فرمائی اور کہا کہ ثواب ایک شب کا تیرے اس طالع میں
 زیادہ ہے ثواب ایک سال کے جہاد سے اور جب مر جائیں تو واجبات انکی ادا کرے اور
 واسطے انکے طلب آزمزش کرے خدا سے اور حسب طرح نفقہ اولاد کا ابوین پر واجب ہو اگر طبع
 نفقہ ابوین کا اولاد پر واجب ہو اور نفقہ دینے میں غنا اور استطاعت اسکی اور احتیاج اور
 عجز واجب النفقہ کا شرط ہو پس اگر قدرت کسب معاش کی سکتے ہوں تو انکا نفقہ اس
 شخص پر واجب ہو گا خواہ والدین ہوں خواہ اولاد اور یہ بھی شرط ہو کہ حسب نفقہ دہیں
 وہ کسی کا ملوک نہ ہو اگر یہ فاسق یا کافر ہو اور اگر باوجود شرائط کے نفقہ نہ دے تو حاکم اس پر
 جبر کرے گا اور ادنیٰ نفقہ یہ ہو کہ کافی ہو انکے معاش کے اور بیٹے اور بیٹیاں کو اور حیووت کہ باپ نہ ہو یا
 محتاج ہو تو نفقہ پوتے کا دادا پر واجب ہو اور اسی طرح اگر بیٹا نہ ہو یا محتاج ہو تو نفقہ دادا کا
 پوتے پر واجب ہو اور باقی اقارب مثل بھائی اور بہن اور چچا اور مامون اور خالا اور بھوپتی
 واجب النفقہ نہیں ہیں مگر احسان اور حسن سلوک ان سے مستحب ہو اور موجب ثواب
 عظیم ہو اور مراد دوزی الارحام سے یہی لوگ ہیں کہ اعانت خلی باعث قبول
 اعمال اور افزونی عمر و مال ہو اور قطع رحم انکا سلب کرتا ہو عمر و دولت اور زوال
 ملک و نعمت کو چنانچہ حدیث میں وارد ہو کہ کبھی ایسا ہوتا ہو کہ اگر تین برس کی
 عمر ہوتی ہو بسبب صلہ رحم کے تیس برس کی ہو جاتی ہو اور اگر تیس برس کی
 ہوتی ہو بسبب قطع رحم کے تین برس کی ہو جاتی ہو اور ایک حدیث صحیح میں
 وارد ہو کہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ جو مرتکب انکا ہوتا ہو قبل مرنے کے عقوبت
 اور سزا اسکی پاتا ہو ایک ظلم کرنا دوسری قطع رحم کرنا تیسری جھوٹ
 قسم کھانا اور فرمایا کہ تین شخص داخل بہشت نہ ہوں گے ایک جو ہمیشہ شراب
 پیے دوسرے جو ساحر ہو تیسرے جو قطع رحم کرے پس لازم ہو کہ قطع رحم نہ کرے
 اگر یہ صاحبان رحم مومن نمون اسلیے کہ اگر مومن ہونگے تو دودھ ہر

میں نے عرض کیا کہ
میں نے عرض کیا کہ

حق کا ہر ایک حق رحم کا دوسرا حق اسلام کا چنانچہ ایک حدیث اس پر دلالت صحیح کرتی ہے
اور منقول ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو صلہ رحمی کے
میں ضامن ہوں اُسکا کہ خدا دوست رکھتا ہے اُسکو اور روزی اُسکی فراخ کوتاہی
اور عمر اُسکی و راز فرماتا ہے اور داخل بہشت کرے گا اُسکو بلکہ برلانا حاجت برادر
مومن کا باوجود قدرت و استطاعت کے واجب ہے اور حسب طرح بغیر احتیاج کے
سوال کرنا حرام ہے اسی طرح باوجود استطاعت و قدرت کے محرم و مکرنا بھی
حرام ہے اور سعی کرنا حوائج مومنین میں باعث اجر عظیم ہے چنانچہ منقول ہے کہ جو
ایک حاجت کسی برادر مومن کی بر لافے خدا اُسکی لاکھ تہین بر لانا ہر روز قیامت
کہ ایک اُنہیں سے داخل ہوتا بہشت کا ہے اور فرمایا کہ برلانا حاجت مومن کا
بتر ہر ہزار بندے آزاد کرنے سے اور ہزار گھوڑے راہ خدا میں بھینے سے اور
جو شخص باوجود قدرت کے امتناع کرے حاجت روائی مومن سے حق و سبھا
و تعالیٰ روز قیامت اُسکو بارہ سیاہ و چشم کبود محشور کرے گا اور ہاتھ اُسکے
گردن میں بندھے ہونگے اور فرمایا گیا کہ یہ وہ شخص ہے کہ جس نے خیانت کی
راہ خدا و رسول میں پس حکم فرمایا گیا کہ اُسکو داخل جہنم کریں اور جو شخص
سعی کرے حوائج مومن میں پس جو قدم اس راہ میں اٹھاتا ہے حق سبحانہ
و تعالیٰ پچھتر ہزار فرشتے ہو کر فرماں فرماتا ہے کہ اُسپر اپنے پروں کا سایہ کریں
اور ہر قدم پر ایک نیکی واسطے اُسکے لکھیں اور گناہ اُسکے محو کریں اور جب
کار سازی سے فارغ ہوتا ہے تو ثواب حج و عمرہ کا اُسکے نامہ عمل میں لکھتا ہے اور
حدیث صحیح میں جناب امام محمد باقر سے منقول ہے کہ جس بندہ مومن میں یہ چار خصلتیں
جمع ہوں حق سبحانہ و تعالیٰ اُسکو بلند ترین غر فہائے علیمین میں جگہ دے گا ایک
یہ کہ یتیمین کی پرورش کرے مثل پدر رحیم کے دوسرے یہ کہ ولداری

حق

حق

حق

شکستہ دلون کی کرے اور تکفل ہوانے حوائج کا تیسرے یہ کہ بار اٹھائے اور امداد کرے
 اپنے والدین کی اور ہرگز روادار انکی تکلیف اور آزر دگی کا نہو چوتھے یہ کہ اپنے مملوک پر
 ترحم کرے اور انکو کار دشوار کی تکلیف نہ دے اور اُنسے جمالت نہ کرے مخفی
 نہ رہے کہ حقوق مملوک سے یہ ہر کہ اُنسے اگر سہواً خطا ہو جاوے تو معاف کر دے اور
 اگر عمدہً خطا کریں اور مستحق تعزیر ہوں تو حد پانچ تا نہیانا تک تعزیر دے سکتا ہے
 مگر یہ نرمی و ہستگی اور منتقول ہو کہ اگر مملوک موافق طبیعت کے نہوں تو انکو آزاد
 کرو یا بیع کر دے اور بدترین مردم وہ شخص ہو کہ اپنے غلام یا کنیز کو مارے اور چاہیے
 کنیز و غلام کو بھی کہ اپنے آقا کی اطاعت اور فرمانبرداری کریں اور نسبہ
 اجازت اُنکے کوئی کام نہ کریں اگر چہ مستحب بھی ہو اور خوشی مالک کی مقدم رکھے
 اپنی خوشی پر اور اگر بے اجازت آقا کے کہیں چلا جائیگا تو نماز اُسکی مقبول نہیں
 تا انیکہ خدمت آقا میں حاضر ہو اور چاہیے آقا کو کہ اُنکے نان و نفقہ کا خیال رکھے
 اسلیے کہ نفقہ مملوک کا آقا پر واجب ہو اور اگر کوئی کسب و کاریگری رکھتے ہوں
 یا جانتے ہوں مگر اُنکے نفقہ کو کافی نہو تو اتمام اُکا آقا پر لازم ہو اور حد اتفاق کی
 یہ ہو کہ موافق اور مملوک کے کہ اسکے شہر میں ہوں انکو بھی دین اور اگر بے اتم
 مثل اسب و شتر وغیرہ کے جو اسکے مملوک ہوں خواہ اُنسے نفع ہوتا ہو خواہ نہ
 نفقہ اُنکا بھی اس پر واجب ہو بقدر کفایت حال اُنکے یعنی انکو بھوکا اور پیاسا
 نہ رکھے اور اگر انوکے تو انکو چھوڑ دے کہ گھاس وغیرہ کھا لیں فرمایا جناب صادق
 علیہ السلام نے کہ واسطے چارپائے کے اُنکے صاحب پر چھ حق ہیں نہ بار کرے
 اس پر زیادہ اُسکی طاقت سے اور اسکی پشت کو مجلس فرار نہ دے کہ بیٹھا
 بائین کرے اور جب اترے تو پیلے اُسکے واسطے گھاس وغیرہ کی تدبیر کرے
 اور زیادہ شفقت اُس سے نہ لے اور اُسکے منہ پر نہ مارے کہ توبیخ خدا کرتا ہو اور جب پانی

گزرے تو پانی کو اُسپر عرض کرے کہ اگر یا سا ہو پی لے اور فرمایا جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ شب معراج دیکھا میں نے ایک عورت کو کہ اُسپر عذاب
ہوتا ہو پوچھا میں نے حال اسکا کما گیا کہ اسنے ایک بلی کو باندھا تھا نہ کھلایا اُسکو
نہ سیراب کیا اُسکو اور نہ چھوڑا کہ کچھ کھا لیتی تا انیکہ وہ مر گئی پس سبب اُسکے وہ عذاب
اور فرمایا کہ دیکھا میں نے ایک عورت زانیہ کو خوشحال پس پوچھا حال اسکا کما گیا کہ یہ ایک
کتے پر گزری کہ وہ پیاس سے ہانتا تھا اسنے اپنا دامن کوئین میں ترکیا اور اُسکے
منہ میں خچوڑا تا انیکہ وہ سیراب ہو پس بخش دیا خدا نے اسکو اور جو حیوانات مثل
کبوتر اور مرغ کے اسکے ملوک ہوں اتفاق اُنکا بھی اسکے ذمہ میں ہو اور اگر کسی
کریگا رینے میں تو حاکم اُسپر جر کرے یا اتفاق کرے اُنپر یا اُنکو اپنی ملکیت سے
ربا کرے اور جو لوگ اُسکے واجب النفع ہیں اُنکو اپنی زکوٰۃ واجب اور صدقہ
واجب نہیں دے سکتا ہاں صدقہ مستحب اگر واسطے توسع حال کے دے تو
مضانقہ نہیں خاتمہ بیان بعض احکام طلاق میں ہو اور اُس میں چار فصلیں ہیں فصل اول
بیان طلاق اورقسام طلاق میں ہو جان تو کہ صحیح ہو طلاق دنیا بالغ و عاقل کا
بقصد و اختیار بلا جبر و اکراہ پس اگر کوئی جبر کرے اور اُسکو ظن ضرر ہو اپنا یا
بعض عیال کا پس ایسے وقت میں طلاق دنیا اگرچہ بہ تقیہ لازم ہو لیکن وہ
طلاق شرعی نہیں اور چاہیے کہ صیغہ طلاق کا حضور میں دو عادلوں کے مجلس
واحد میں خود یا وکیل اسکا واقع کرے اور دونوں عادل مجلس واحد میں متوجہ ہو کر
نہیں اور دونوں مرد ہوں پس اگر غصہ میں یا بیہوشی میں یا بغیر قصد کے یا حضور
میں ایک عادل کے یا ایک مجلس میں ایک مرد عادل کے سامنے اور دوسری
مجلس میں دوسرے مرد عادل کے سامنے یا حضور میں فقط عورتوں کے
واقع کرے تو طلاق واقع نہوگی اور جس عورت کو طلاق دے چاہیے کہ

اسکو معین کرے اور وہ اسکی زوجہ دائمی ہو اور پاک ہو حیض و نفاس سے
اگر مدخولہ تھی اور شوہر بھی اسکا حاضر ہو تو عیلم طہر کا رکھتا ہو جس طہرین کے طلاق
حی ہو اور وہ طہر موافقت نہو یعنی اس طہرین اس سے مقاربت نہ کی ہو اور اگر
مقاربت کی ہو تو جب تک حیض نہ آئے اور وہ پاک نہو طلاق دنیا صحیح نہیں ہو
اور اسی طرح اگر طلاق دے زن منکوحہ مدخولہ کو ایام حیض میں یا نفاس میں
باوجود حضور اور عیلم کے تو یہ بھی طلاق صحیح نہیں ہوگی اور اگر یہ در پر تین مرتبہ
طلاق دے کہ اسکے درمیان میں رجوع نہ کی ہو تو نزدیک علمائے امامیہ کے
ایک طلاق ہوگی اور موافق مذہب اہل خلاف کے تین طلاقیں ہوں گی اور
یہ حقیقت میں طلاق بدعت ہو اور اگر غیر مدخولہ ہو یا شوہر غائب ہو کہ حال طہر و
حیض سے واقف نہو سکے تو صحیح ہو اگر ایام حیض و نفاس میں واقع ہو جاوے
اور آزاد کرنا مملوکہ کا یا بیع کرنا یا ہبہ کرنا یا تحلیل کرنا زن مملوکہ کا اور تمام ہونا
مستع کا یا تحلیل کا یا بخش دینا بقیہ مدت کا زن متمتع بہا میں بجائے طلاق کے
اور صیغہ طلاق یہ ہے کہ کہے زوجتی زینب طالق یا ہذہ طالق یا انت طالق
یا زوجتی طالق اگر زوجہ ایک ہی ہو اور شہادہ واقع نہو سکے والا جو لفظ دلالت
کے تعیین زوجہ پر اسکو کہے اور اگر کسی کا وکیل ہو تو اس طرح کہے زوجہ ہو کلی ہذہ طالق
اور چاہے صیغہ طلاق کا بلفظ ماضی بقصد انشاء واقع کرے نہ بقصد مستقبل نہ بطور خبر کے
جیسا کہ صیغہ نکاح میں بیان ہوا اور تمام قدور عربیت سے عدول کرے اور باوجود
قدرت کے زبان سے کہے اور تحریر و اشارہ کافی نہیں اور چاہے کہ لفظ صحیح
طلاق دے پس اگر کہے زوجتی طلاق یا من اطلاق یا مطلقہ تو طلاق
صحیح ہوگی ہر چند لفظ آخر میں شیخ اطلاق نے صحت کو قوت دی ہو لیکن ضعف
غالی نہیں اس واسطے کہ یہ خبر ہر انشاء نہیں اور چاہے کہ طلاق کی شرط معلق کرے

بغیض طلاق میں درست نہیں مثل اسکے کہ کہے راسک طالق یا صدرک طالق یا
 نثاک طالق یا ربک طالق اور معلوم ہو کہ طلاق کی دو قسمیں ہیں قسم اول طلاق
 بدعت یعنی وہ طلاق کہ جو شرع میں روا نہیں اور وہ تین ہیں پہلی یہ کہ شوہر حاضر ہو
 اور عورت کو بعد دخول کے حیض میں یا نفاس میں طلاق دے یا سفر میں گیا ہو
 اور اتنا زمانہ نہ گزرا ہو کہ عورت طہر واقعہ سے نکلے اور دوسرے طریق میں نہ داخل ہو
 اس شخص کا بھی طلاق و نیازن عائض کو بہ عت میں داخل ہو دوسری طلاق دنیا
 عورت کا جس طہر میں دخول کیا ہو تیسری تین طلاق برابر دنیا اسطرح سے کہ چہین
 رجوع نہ کی ہو اور محقق نے یہ تینوں صورتیں طلاق کی علی الاطلاق باطل کہی ہیں
 لیکن آخر کی صورت کے مطلقاً باطل ہونے میں تاہل ہو قسم دوم طلاق سنت
 بالمعنی الاعم یعنی وہ طلاق کہ مذہب شیعہ میں جائز ہو اسکی دو قسمیں ہیں۔ بائن اور
 رجعی۔ بائن وہ طلاق ہو کہ جس میں ابتداءً رجعت نہ ہو اور وہ بائن عورتین ہیں ایک
 زن غیر مدخولہ دوسرے وہ عورت کہ سن یا س کو پہنچی ہو یعنی حیض کے دیکھنے سے
 مایوس ہو اور وہ یکا س برس ہیں غیر قریشی اور بنی مین اور ساٹھ برس ہیں ان دونوں میں
 تیسرے وہ لڑکی کہ سن حیض کو نہ پہنچی ہو چوتھے زن متعلقہ یا سب راہ یعنی جسے کچھ دیکر
 شوہر سے طلاق لی ہو پس جب تک کہ وہ اس چیز کو پھیرنے سے شوہر رجوع نہیں کر سکتا
 یا چوہین زن بطلان کہ جسکو طلاق دے کے رجوع کی ہو اور پھر طلاق دے کے رجوع کی
 تیسری مرتبہ جو طلاق دیگا تو پھر حرام ہو جائیگی جب تک کہ ایک شوہر اور نہ کرے کہ اسکو
 محلل کہتے ہیں آزاد ہو یا بندہ اور محلل میں شرط طہر نکاح دائمی کی اور مقاربت کی پس
 جب وہ شخص بلا جبر واکراہ بشرائط معتبرہ اسکو طلاق دے اور عدہ طلاق گذرا دے
 تب شوہر اول اس سے نکاح کر سکتا ہو اور طلاق رجعی وہ ہو کہ جس میں شرعاً رجوع کر سکتا ہو
 خواہ رجوع کرے خواہ نہ کرے پس اگر زن متعلقہ نے جو کچھ دیا تھا پھیر لیا تو وہ طلاق

رجعی کہلائیگی اس واسطے کہ اب مرد رجعت کر سکتا ہو اور بائن بھی ہو اس واسطے کہ
ابتداء اگر رجوع نہیں کر سکتا تھا اور طلاق رجعی کے بہت اقسام ہیں کہ بعض نکاح
نہیں ہو سکتا نہ انجملہ ایک طلاق عدی ہو یعنی وہ طلاق کہ جبین شوہر
اتنا سے عدہ میں رجوع اور وطی کرے پھر جسوقت چاہے بشرائط معتبرہ
طلاق دے دوسرے طلاق سنی یا معنی الاخص ہو اور وہ یہ ہو کہ عدے میں
رجوع نہ کرے بلکہ بعد از عدہ عقد جدید کرے اور یہ طلاق کبھی بائن کے ساتھ
پائی جاتی ہو جسوقت طلاق بائن دے کے بعد انقضائے عدہ کے عقد جدید
اور کبھی طلاق بائن ہوتی ہو اور سنی نہیں ہوتی ہو جسوقت کہ عقد جدید نہ کرے
اور کبھی بالعکس ہوتا ہو مثلاً طلاق رجعی ہو اور عدے میں رجوع نہ کرے بلکہ بعد
از عدہ عقد جدید کرے اور اسی طرح سنی اور رجعی کبھی جمع ہو جاتی ہیں جیسا کہ
اسی صورت میں مذکور ہوا اور کبھی طلاق سنی بغیر رجعی کے ہوتی ہو جیسے کہ طلاق
بائن دیکر بعد از عدہ عقد کرے اور کبھی رجعی بغیر سنی کے پائی جاتی ہو مثلاً جسوقت کہ
رجوع اتنا سے عدہ میں ہو اور محقق نے شرائع میں طلاق کی تین قسمیں بیان کی ہیں
بائن اور رجعی اور عدی اور عدی کی صورت یہ لکھی ہو کہ بشرائط معتبرہ طلاق دے
اور اتنا سے عدہ میں رجعت اور مقاربت کرے پھر طہر مواتعت سے نکلنے کے بعد
طلاق دے پھر رجوع اور مباشرت کرے پھر طلاق دوسرے طہر میں دے پس وہ مرام
ہو جائیگی اور محلل کی احتیاج ہوگی اور بعد محلل کے اگر شوہر اول عقد کرے گا اور بطور
سابق عمل میں لائیگا تو پھر تیسری مرتبہ محلل کی حاجت ہوگی اور بعد طلاق دینے
محلل کے اسی طرح اگر بھر کرے گا تو مرام مؤبد ہو جائیگی اور اس تقسیم سے طلاق عدی قسم
رجعی کی نہیں ہوتی ہو بلکہ ایک قسم ہے اگر نہ مطلق طلاق کی ٹھہرتی ہو اور بہتر یہی ہو کہ رجعی کی
قسم شمارائی جائے اور فقط اصطلاح کا فسق نہیں ہو جیسا کہ بعضے علما نے خیال کیا ہے

حجۃ
طلاق واجب

بلکہ جب قسم بھی کی ٹھہری گی تو حکم بھی رجعی کا جاری ہوگا احکام طلاق رجعی ہر گاہ عورت کو
بشرط نفاذ مذکورہ طلاق سے اور وہ عورت غیر ہو ان عورتوں کی جو طلاق بائن میں
مذکور ہوئیں تو اتنا سے عدہ میں رجوع کر سکتا ہو اور جب تک وہ عورت عدہ تمام کرے
حکم زوجیت میں ہو یعنی مستحق نان و نفقہ کی ہو اور باہم اُنکے توارث ہوگا اگر اتنا سے
عدہ میں کوئی اُن دونوں میں سے مر جاوے اور رجوع اُسے کہتے ہیں کہ شوہر
اتنا سے عدہ میں اُس سے کہے راجعتک یا کہے کہ میں نے طلاق نہیں دی یا اسے
مقاربت کرے یا بوسہ لے یا شہوت سے مس کرے اور رجوع کرنا ایسے وقت میں کہ
مقاربت اُس سے حرام ہو درست ہو مثل اسکے کہ زوجہ مطلقہ حائض ہو یا حرمین کا
اور جسطرح آگاہ کرنا زوجہ کا طلاق میں ضرر نہیں اسی طرح رجوع میں بھی اطلاع ضرور ہے
پس اگر زوجہ غائب کو طلاق دے اور عدہ میں رجوع کرے تو درست ہو اور گواہ کرنا
رجوع میں ضرور نہیں بلکہ مستحب ہو اور اگر طلاق دیگر رجوع کی ہو بوجہ اختلاف ہو زوجہ کہے
کہ دخول پہلے نہیں ہوا تھا پس نہ عدہ ہو نہ رجوع ہو اور مرد دعویٰ دخول کا ہو اور بیٹہ
موجود نہ ہوں تو قول عورت کا ساتھ قسم کے معتبر ہو اور اسی طرح اگر عورت دعویٰ کرے
کہ عدہ تمام ہوا اور احتمال اتمام کا بھی ہو تو دعویٰ عورت کا معتبر ہو اور زوجہ کو
بے رنجش کے اور حالت مرض میں طلاق دینا مکروہ ہو اور اگر مریض طلاق دے
اپنی زوجہ کو رجعی ہو یا بائن تو زوجہ اُسکی ایک سال تک وارث اُسکی ہوگی مگر
یہ کہ اتنا سے سال میں اُسے دوسرا شوہر کر لیا ہو یا زوج اچھا ہو گیا ہو تو نہ ہوگی۔
اور جسوقت زوجہ کی طرف سے دل میں ٹھکا ہو یا اداسے حقوق سے اُسکے
غائب ہو یا آپس میں ایسی نزاع ہو کہ امید الیتام اور موافقت کی باقی نہ رہے تو ایسے
وقت میں طلاق دینا مستحب ہو اور اگر قسم کھائے وطی کی ایک مدت تک یا
نہا کرے تو بعد حکم حاکم شرع کے طلاق دینا واجب ہوگا چنانچہ انشاء اللہ ذکر کیا ہوگا

اور جب تک عورت عدہ رجعی میں ہوں ان دنوں نفقہ اسکا شوہر پر واجب ہو تا وقتیکہ نافرمانی نہ کرے خواہ حرہ ہو خواہ کنیز مملوکہ ہو یا غیر مملوکہ اور زن متمتع بہا کا ایام عدہ میں نان و نفقہ واجب نہیں اور حرام ہر زن مطلقہ پر کہ خانہ شوہر سے کہیں جائے جب تک ایام عدہ کے تمام ہوں اور اگر کوئی ضرورت داعی ہو تو بعد نصف شب کے جاوے اور قبل طلوع صبح کے چلی آوے اور عدہ بائن اور عدہ وفات میں شب باشی خانہ شوہر میں واجب نہیں اور نان و نفقہ بائن کا نہیں مگر یہ کہ حاملہ ہو پس نفقہ اسکا واجب ہو بنا بر نص قرآنی کے وانکن اولات حمل فانفقوا علیہن حتی یضعن حملہن ہر چہ نہ اس میں اختلاف ہو کہ آیا یہ نفقہ اسکی ذات کے واسطے ہو یا اسکے حمل کے لیے ہو اور جس طرح مطلقہ خانہ شوہر سے نکل نہیں سکتی اسی طرح شوہر پر بھی واجب ہو کہ اسکو گھر سے نہ نکالے مگر یہ کہ کوئی امر تازہ حادث کرے کہ باعث ملال کا ہو یا اندلہل و عیال کا فصل دوسری بیان عدہ میں ہو عدہ اس مدت کو کہتے ہیں کہ عورت اس میں منتظر رہے تاکہ رحم اسکا لطفہ سے پاک ہو جاوے یا محض تبدیلی سے یا واسطے سوگ اور غم شوہر کے اور عدہ کی دو قسمیں ہیں ایک عدہ طلاق دوسرا عدہ وفات پس معلوم ہو کہ جو عورت آزاد ہو اور مدخولہ شوہر کی ہو اور صاحب عادت معین ہو تو عدہ طلاق اسکا علی الاشہرتین طہرین اس طرح سے کہ ایک طہرہ ہو کہ جس میں طلاق دی گئی ہو اگرچہ وہ طہر کامل نہ ہو بلکہ بقیہ طہر کا ہو اور پھر حیض کے بعد دوسرا طہر شروع ہوگا اور بعد دوسرے حیض کے تیسرا طہر اور جب یہ طہر بھی کامل ہو جاوے گا اور حیض دیکھے گی تو عدہ اسکا تمام ہو خواہ شوہر اسکا آزاد ہو خواہ غلام اور جو عورت حائض نہوتی ہو باوجودیکہ سن حائض کا رکھتی ہو عدہ طلاق اسکا تین مہینے ہیں پس اگر چاند دیکھتے ہی مثلاً طلاق دی تو تین چاند کا اعتبار کرے اور اگر کچھ دن چاند کے گزرے تھے تو اسی قدر تیسرے چاند سے بھی حساب کرے اور یہی حکم کنینہ

عدہ طلاق

و مملوک کا ہر جس وقت کہ آقا اسکو آزاد کرے خواہ صاحب اولاد ہو خواہ نہ اور جو عورت
 کہ یا نسہ یا صغیرہ ہو بنا بر مشہور کے عدہ اسکا کچھ نہیں اور بنا بر قول سید مرتضیٰ
 اور ابن زہرہ وغیرہما کے عدہ طلاق انکا بھی تین مہینہ ہیں اور زوجہ غیرہ خود کا
 عدہ کچھ نہیں اور عدہ طلاق زن حاملہ کا وضع حمل ہو خواہ لڑکا سالم پیدا ہو خواہ نہ
 اور اگر زن متمتعہ حاملہ کی مدت تمام ہو گئی ہو یا شوہر نے بیہ کردی ہو تو اسکا عدہ
 دو حیض ہیں اور اسی طرح سے کنیز منکوحہ مدخل اگر عادت عین رکھتی ہو تو عدہ طلاق
 اسکا دو حیض ہیں خواہ شوہر اسکا خر ہو خواہ غلام اور بعض روایات سے دو طہر
 ظاہر ہوتے ہیں اور احتیاط اسی میں ہو کہ دو حیض کا اعتبار کیا جاوے کہ کافی شرح مملکت
 اگرچہ بعض علمائے اسکے احوط ہونے میں کلام کیا ہو اس نظر سے کہ اگر کنیز کے ایام حیض
 منقضی ہو جائیں اور کچھ باقی رہ جائے اسوقت طلاق ملے یا زن متمتعہ بہا کی مدت متعہ
 اثنائے حیض میں اسی طرح تمام ہو یا بقیہ مدت کو مرد چھوڑ دے تو عدہ میں حیض محسوب
 ہو جائیگا کیسے احوط نہ ہوا لیکن مقتضایے احتیاط یہ ہو کہ زمان عدہ میں دو حیض کامل کا
 اعتبار کیا جاوے اور بقیہ حیض اول یا ابتداء حیض ثانی پر اکتفا نہ کیا جاوے اور شہید
 ثانی کی یہی مراد ہے چنانچہ دلیل میں ذکر کیا ہو کہ حیض ناقص کو حیض نہیں کہتے ہیں اور یہ
 ان دونوں امور میں ہر شے ہو بلکہ تصریح امر اول کی انکے کلام میں واقع ہو مسئلہ اگر
 عادت عورت کی عین نہ ہو یا وہ حاملہ نہ ہوتی ہو یا وجودیک سن حاملہ کا رکھتی ہو تو
 عدہ طلاق اسکا پینتالیس دن ہیں مسئلہ اگر اثنائے عدہ میں کنیز آزاد ہو جائے
 تو مثل زن آزاد کے ایام عدہ کے تمام کرے مسئلہ اگر کوئی حرہ بعد طلاق کے
 تیسرے مہینے حیض دیکھے تو عدہ اسکا تین مہینے کا باطل ہو جائیگا اسواسطے کہ
 تین مہینے کے عدہ ہونے میں شرط یہ ہو کہ خون آوے چنانچہ شیخ محمد بن مسلم
 اور روایت زرارہ میں واقع ہوا ہو پس لازم ہو کہ عدہ تین طہر کا اعتبار کرے

پس اگر تین مہینہ کے عرصہ میں یا زیادہ میں تین طہر ہو گئے ہوں اور اگر دوسرے یا تیسرے
 حیض میں خون نہ آیا پس شہمہ حمل کا ہوا اور اس صورت میں بنا بر قول اکثر کے اسکو
 چاہیے کہ روز طلاق سے نو مہینہ تک صبر کرے اگر اس میں حمل ظاہر ہو گیا تو عدہ کا
 وضع حمل ہو جب ہوئے اور اگر حمل ظاہر نہ ہوا تو تین مہینہ اور صبر کر لیگی کہ یہ بمنزلہ
 تین طہر کے ہو اور اگر کنیز ہو تو اسی طور پر دو ملہ کا حساب کر لیگی اور عدہ طلاق کا روز
 علم سے ہو یعنی جب زوجہ کو معلوم ہو کہ شوہر نے طلاق دی اور عدہ وفات کا روز وفات
 شوہر سے ہو اور مدت اسکی چار مہینہ و س دن ہیں اگر عورت حرمہ منکوحہ ہو و ایسی ہو تو
 بیامد خولہ ہو یا غیر مذخولہ صغیرہ ہو یا کبیرہ یا نسہ ہو یا غیر یا نسہ عادت معین رکھتی ہو یا غیر
 شوہر اسکا غلام ہو یا آزاد اور یہی حکم احم و لہ کا ہو اور جو کنیز کہ اپنے آقا سے حاملہ ہو وہ بھی
 چار مہینہ و س دن عدہ وفات کا رکھ لیگی اور بعض علما نے فرمایا جو کہ کنیز غیر حاملہ بھی
 عدہ وفات یہی ہو اور اگر کنیز منکوحہ ہو تو عدہ وفات اسکا دو مہینہ یا سب دن ہیں
 اور عدہ وفات میں بنا بر شہور کے حداد واجب ہو اور معنی حداد کے ترک کرنا
 زینت کا ہر یعنی اچھے کپڑے اور رنگین لباس نہ پہننے اور بعض علما نے کہا ہر کہ
 سرئی رنگ کا مضائقہ نہیں ہو وہ میل خورہ ہوتا ہر زینت اس سے
 منظور نہیں ہوتی اور حق یہ ہو کہ بحث رنگ میں بیکار ہو اور حداد کا مدار زینت پر ہو
 اور زمین کا حال باختلاف زمان و بلدان مختلف ہوتا ہو چنانچہ ان بلاد میں
 سرئی رنگ سے بھی زینت مقصود ہوتی ہو بلکہ بعض علما نے نجف نے بھی اسی اہ
 کھلی رنگ میں تامل کیا ہو پس اقرار لازم ہو اور چاہیے کہ خوشبو وغیرہ نہ لگائے
 سرمہ نہ دے اور اگر سبب ضعف بھر وغیرہ کے سرمہ کی حاجت ہو تو سرمہ لگانا
 جائز ہو پس اگر شب کے لگانے اور صبح کے پونچھ ڈالنے سے ضرورت مرتفع ہو جائے
 تو ایسا ہی کرے والا اگر دن کے لگانے کی بھی احتیاج ہو تو دن کو بھی لگا سکتی ہو

شوہر کی
 زبان

بقدر ضرورت کے اور چاہیے کہ مندی نہ لگائے اور جو چیز کہ باعث زینت کی ہو عسرفہ
 اسکو بھی ترک کرے لیکن گنگھی کرنا بالون میں اور سواک کرنا اور ناخن کاٹنا اور کمالات
 رفیع اور نفیس میں رہنا اور اچھے فرش پر بیٹھنا حرام نہیں اور اسی طرح لٹکون
 اور خادموں کو بارہنگی رکھنا حرام نہیں اور اس حکم میں سب ازواج برابر ہیں
 یعنی صغیرہ اور کبیرہ یا لہ اور غیر یا لہ حرہ اور کنیز مدخولہ اور غیر مدخولہ سوائے
 کنیز ملوکہ کے کہ اس میں اختلاف ہو اور بنا بر قول محقق اور شہید ثانی کے اور ظاہر کلام
 شہید اول کے واسطے کنیز کے حاد نہیں اور حدیث صحیح میں بھی تصریح اسی کی ہے
 اور اگر زوجہ حاملہ ہو اسی ہو یا منقطع کنیز ہو یا آزاد عدہ وفات انکا بعد
 اجلین ہیں یعنی اگر وضع حمل پہلے ہو جاوے تو انتظار عدہ وفات کا کرے
 اور اگر عدہ وفات پہلے گزر جائے تو انتظار وضع حمل کا کرے اور اسی طرح جو
 عورت کہ شوہر اسکا مفقود النجس ہو تو وہ بھی بنا بر مشہور کے عدہ وفات کا رکھنی بعد
 حکم حاکم کے یعنی وہ عورت کہ جبکا شوہر مفقود النجس ہو بہر حال اسکو صبر اولیٰ ہو
 خواہ اس کے عزیز اسکو نفقہ دین خواہ نہ دین اور اگر صبر نہ کر سکے تو حاکم شرع سے
 حال اپنا بیان کرے اور حاکم ایسے وقت میں زمان مرافعہ سے چار برس تک
 اسکو منع کریگا اور اس مدت میں اس کے شوہر کی تلاش کریگا جس جانب کو
 گیا تھا اور اگر کوئی جانب معین نہ ہو تو چاروں طرف پس اگر خبر صحیح نہ ملے تو
 حاکم اس کے شوہر کی طرف سے طلاق دیگا اور اولیٰ یہ ہو کہ اجازت ولی کی بھی
 ہے لے اگر ولی اس کے شوہر کا موجود ہو اور وہ عورت بنا بر مشہور کے عدہ وفات کا
 رکھنی اور نان و نفقہ ایام انتظار کا بیت المال سے ملیگا پس اگر اس کے عدہ میں
 شوہر اسکا آجاوے تو اولیٰ ہو اور اگر بعد انقضاے عدہ کے آوے تو پھر قابو
 اسکو نہیں خواہ اس نے دوسرا شوہر کیا ہو خواہ نہ تنبیہ شیخ یوسف بحرانی نے

حکم مفقود النجس

رسالہ مفروضہ میراث میں بعض معاصرین سے اپنے نقل کیا ہو کہ اگر کوئی شخص مفقود ہو جاوے اور علم عادی اُسکی وفات کا حاصل ہووے مثلاً اُسنے دریا کا سفر کیا اور واروین اور صاویرین سے حال جہاز کے غرق ہونے کا سموع ہو یا جنگل میں یا لڑائیوں میں گیا ہو اور اُسکی خبر معلوم نہو تو اُسکی زوجہ کو نکاح کرنا بے ممانہ کے جائز ہو اور پھر احتیاج چاہرس کے شخص کرنے کی نہیں ہو اور شیخ بحرانی نے خود بھی اسی قول کو اختیار کیا ہو ہر چند ظاہر کلام اصحاب سے تمسب حکم سابق کی مستفاد ہوتی ہو اور عموم احادیث اور اصل استصحاب مویہ کلام صحابہ اور ترک احتیاط ہر سیماباب خروج میں اور تخصیص احادیث بحجر وطن خلاف مسلک اخباریت ہو آئے اگر یقین مرگ کا اُسکی ولویا لقائن ہو جاوے تو بالاتفاق احتیاج تلاش کی نہ ہوگی مسئلہ عورت ذمیہ مثل زن آزاد کے ہر عدہ وفات و طلاق میں بنا بر شہور کے اور جب کینزہ خولہ کو چاہے کہ بیع کرے یا کسی کو بیہ کرے یا اسکو آزاد کرے تو واجب ہو کہ اسکا استبراک کرے اسطور پر کہ انتظار کرے تا اینکه وہ حیض دیکھے اور اگر حیض نہ دیکھے باوجودیکہ سن رکھتی ہو تو انتظار کرے تا اینکه پتیا لیس دن گزر جائیں بعد اسکے بیع یا بیہ یا آزاد کرے اسی طرح اگر مالک ہو کینزہ کا بطور خرید کے یا بیہ کے یا میراث کے تو مہلت دے اسکو تا اینکه ایک بار حیض دیکھے اگر حیض دار ہو یا انتظار کرے پتیا لیس دن کا اگر حیض نہ آتا ہو باوجودیکہ سن رکھتی ہو اگرچہ مالک اول لڑکا ہو یا عنین ہو اور اگر وہ کثیر حاملہ ہو مالک اول سے تو بنا بر قول شیعہ اول کے وطی اُسکی حرام ہو جب تک وضع حمل نہو اور بعض اخبار میں بھی مطلق وارہو اور بنا بر قول شیعہ ثانی کے چار مہینہ دس دن تا کہ ابتدا سے حمل سے انتظار کرے اور بعد اسکے وطی کر وہ ہو اور بعض احادیث سے بھی یہی مدت ظاہر ہوتی ہو اور احتیاط

مباح

بجای
بجای
بجای

قول اول میں ہو اور مدت استبراء میں وطی کنیز سے حرام ہو اور باقی انواع تمتع
مباح اور درست ہیں اور اگر دو عادل گواہی دیں کہ مالک نے استبراء کیا ہے
یا دوسرا مالک ایام حیض میں مالک ہوا ہے یا وہ کنیز صغیرہ یا یا اسے ہو یا غیر ذلک
یا مالک اسکی عورت ہو تو ایسے وقت میں استبراء مالک ثانی سے ساقط ہو
فصل تیسری خلع و مبارات میں جو اگر نزاع و بیزارسی جانب زوجہ سے
اور وہ کچھ بطور فدیہ دے کر شوہر سے طلاق لے تو اسکو خلع کہتے ہیں اور اگر
جانبین سے بیزارسی ہو اور صیغہ طلاق کا واقع کیا جاوے تو اسکو مبارات
کہتے ہیں اور صیغہ خلع کا یہ ہو کہ مرد کے خلعک علی کذا یا یہ کہے انت مختلفہ
علی کذا اور صیغہ مبارات کا بار اُتاک علی کذا ہو اور لفظ مختلفہ کبیر لام
و بفتح لام و دونوں کا احتمال ہو پس دونوں طرح سے کننا احوط ہے اور لفظ
بارات میں لعنہ کے ہمزہ ہو اور جسوقت کہ عوض معلوم ہو
تو بعد لفظ علی کے اسکو کہے مثلاً عوض مہر کے ہو تو کہے علی عوض المہر المعلوم
اور تا بمقدور عربیت ضرور ہو اور د کالت طرفین سے اور ایک جانب سے
بھی ہو سکتی ہو اور بعد صیغہ خلع کے صیغہ طلاق کا بھی واقع کرے یا نہ آمین اختلاف ہو
شیخ ابو جعفر طوسی اور بعض قدما اور بعض متاخرین واجب جانتے ہیں اور حجاب
جو اہل الکلام نے عدم جواز کو قوت دی ہو اور احتیاط قول اول میں ہو اور جناب
سید علیا علیہ السلام مکان طاب شراہ کا بھی عمل اسی پر تھا اور بعد صیغہ مبارات کے
صیغہ طلاق کا واقع کرنا ضرور ہو اور چاہیے کہ کسی شرط پر معلق نہ کرے مثلاً اسکے
کہ اگر حاجی سفر سے آئیگے تو تو مختلفہ ہو اور جو چیز ایسی ہو کہ مہر میں دنیا اسکا
درست ہو فدیہ میں دے سکتا ہو اور جو چیز مہر میں نہیں دے سکتا ہو فدیہ بھی اسکا
درست نہیں ہو اور حد فدیہ کی شرع مقدس میں مقرر نہیں جسقدر

تراضی طرفین کی ہو بلکہ مهر سے زیادہ بھی ہو سکتا ہے لیکن مبارات میں زیادتی
 فدیہ کی مهر سے نہیں جائز ہے اور معین ہونا فدیہ کا اور شخص ہونا اسکا ضرور ہے اور
 چاہیے کہ شوہر بالغ و عاقل ہو اور قصود اختیار خلع یا مبارات واقع کرے
 اور جس صورت میں کہ زوجہ مدخولہ غیر یاک خلع کرے اور شوہر حاضر ہو تو یہ
 شرط ہے کہ عورت حیض میں نہ ہو بلکہ جس طہر میں مباشرت کی تھی اس طہر سے
 نکل کے دوسرے طہر میں داخل ہوئی ہو جیسا کہ طلاق میں گذرا اور کنیز مملوکہ
 اور زن متمتعہ سے خلع اور مبارات درست نہیں اور وغیرہ کے باب میں اختلاف ہے
 شیخ سے مبسوط میں اور فاضل ہندی سے کشف الامام میں عدم جواز منقول ہوا ہے
 اور نہایت سے اور قواعد سے جواز کو نقل کیا ہے اور چونکہ فرض مسئلہ ناظر الوقوع ہے
 اس واسطے کہ لڑکی کو کراہت اور سور مزاج کیا ہو گا پس یہ بحث گویا بیکار ہے اور
 خلع میں کراہت جانب زوجہ سے اور مبارات میں کراہت طرفین سے ہو پس
 باوجود انس و التیام کے اگر خلع یا مبارات کریں تو صحیح نہیں اور اس صورت میں
 فدیہ بھی مملوک زوج کا نہ ہو گا اور زوجہ حاملہ کا خلع کرنا درست ہے اور ضرور ہے کہ
 دو شاہد عادل نے صیغہ خلع و مبارات کو وقت واقع کرنے کے سنا ہو اور حضور
 ان دونوں کا دفعہ جیسا کہ شرائع میں ہے درکار نہیں بینہ علی ذاک فی المساک
 اور جب تک عورت اپنے فدیہ کو نہ پھیرے شوہر رجوع بھی نہیں کر سکتا اگر
 ایام عدہ میں ہو بلکہ احتیاج عقد جدید کی ہے اور اگر درمیان عدہ کے احرام جائیں
 تو میراث ان میں ساقط ہے بخلاف طلاق کے کہ اس میں زمان عدہ تک توارث
 فیما بین ہو گا فصل چوتھی ظہار اور ایلا اور لعان میں ہے پوشیدہ نہ رہے کہ ظہار
 کرنا یعنی اپنی زوجہ کو اپنی ماں کی لپٹ سے تشبیہ دینا حرام ہے اور ہر گاہ ایسا کرے گا
 تو وہ عورت اس پر حرام ہے جب تک کہ کفارہ ظہار کا نہ دے اور اگر اور محرم کسی

ہے

یا رضاع کی نسبت سے تشبیہ دے مثل بہن اور چھوٹی بہن کے تو اس میں اختلاف ہے اور مشہور یہ ہے کہ
 اس صورت میں بھی طہار واقع ہوگی اور اگر سوائے پشت مادر کے اور کسی عضو سے
 تشبیہ دے تو اس میں دو قول ہیں شہید ثانی علیہ الرحمہ قائل عدم وقوع طہار کے
 ہیں بنا بر اصل کے اور بسبب ظاہر آیت کے اور بعضے احادیث کے اور بحکم ضعف
 روایت کے کہ جو دلالت کرتی ہو وقوع طہار پر اور لفظ طہار کی بھی مناسبت پشت سے
 رکھتی ہو اور محقق کامیلان اسی طرف ہو اور صاحب جواہر نے وقوع طہار کو قوت دی ہے
 اور ضعف روایت کو شہرت سے متحرک کیا ہے اور زوجہ کا مدخولہ ہونا شرط ہے بنا بر احادیث
 صحیحہ اور عمل شیخ الطائفہ اور ابن بابویہ اور اکثر متاخرین کے اور زوجہ متبوع اور کنیز
 مملوکہ پر طہار کے ہونے میں اختلاف ہے علم الہدیٰ اور ایک جماعت تصدق
 عدم وقوع کے قائل ہیں اور شیخ الطائفہ اور ایک جماعت متاخرین سے
 کہ انہیں شہید ثانی بھی داخل ہیں وقوع کی طرف مائل ہیں اور حدیث صحیح میں
 امام محمد باقر علیہ السلام جعفر صادق سے سوال کیا کہ طہار حرہ اور کنیز پر ہوتا ہو فرمایا
 ہاں اور شرط ہو کہ زوج بالغ اور عاقل نے بقصد اختیار طہار کیا ہو اور آیا طہار
 اضرائین بھی واقع ہوتا ہے یا نہیں اس میں اشکال ہے اور چاہیے کہ طہار کو دو گواہ
 عادل نے مجلس واحد میں سنا ہو اور طہار ایام حیض میں واقع نہ ہو بلکہ وہ طہر ہو کہ
 جس میں مقاربت نہ کی ہو جس صورت میں کہ شوہر حاضر ہو اور وہ عورت صاحب عادت ہو
 یا سن میں ان عورتوں کے ہو کہ حائض ہوتی ہیں اور اگر طہار کو کسی شرط پر موقوف ہے
 تو آیا طہار ہو جائیگا یا نہیں اکثر علماء کے قائل ہیں کہ ہو جائیگا تفریح و تفریح کبھی آیا
 ہوتا ہو کہ شوہر کو عورت سے بخش ہوتی ہے پس چاہتا ہو کہ بہانہ سے اس پر چھٹا رکھے مفارقت
 کرے پس اسکو ایسے امر میں بھنسا دیتا ہو کہ بظاہر طہار سے مفر ہو اور وہ نہیں جانتی
 کہ جلدائی ہو اور کبھی مفارقت بالعکس ہوتا ہو پس بنا بر تفریح و تفریح ناظرین

ایسی صورتیں لکھی جاتی ہیں کہ جسمین زوجہ یا شوہر مخصوص میں چھنس جائے اور اسکی تدبیر بھی تحریر ہوتی ہو کہ کس طرح سے نجات پائے مثلاً شوہر کے کہ اگر اس انار کو تو کھا لے تو پشت تیری مثل پشت مادر کے ہو اور اگر نہ کھا لے تو بھی پشت تیری مثل پشت مادر کے ہو مخلصی اسکی اس طرح سے ہو کہ سب انار کھا لے اور دو تین دنے چھوڑے مگر احتمال ہے کہ عرف میں چند دانوں کا خیال کریں اور یہی کہیں کہ انار اُسے کھا لیا پس مخلصی نہوگی اور اگر کوئی عورت زینہ پر سے اترتی ہو یا اوپر جاتی ہو اور شوہر کے کہ اگر اترائیگی یا چڑھائیگی یا کھڑی رہیگی تو پشت تیری مثل پشت مادر مخلصی اس عورت کی اس طرح ہو کہ اگر ممکن ہو تو کو دھڑے در زمین تو اور کوئی شخص اسکو اتارے مگر اسکے اشارہ سے نہو یا زینہ کو مع اس کے زمین پر لٹا دے یا اور زینہ پر یا اور کسی چیز پر پاؤں رکھ کے اتر آوے لیکن زینہ کے لانے میں دیر نہونے پاوے اور اگر کسی عورت کے منہ میں دانہ خزا ہو اور شوہر کے کہ اگر اسکو نکل جائیگی یا تھوک دیگی یا منہ میں اپنے رہنے دیگی فانت علی کنہرامی پس رہائی اسکی اس میں ہو کہ کچھ کھائے اور کچھ تھوک دے اور اگر حوض میں عورت ہو اور مرد کے کہ اگر ٹھمری رہیگی اسی پانی میں یا نکل آئیگی فانت علی کنہرامی پس طریقہ رہائی کا یہ ہو کہ کوئی اور عورت اسکو جلد اٹھا لے اور اگر آب جاری میں تھی مثل دریا کے تو امر سہل ہو اگر ٹھمری بھی رہیگی تو ٹھار نہو گا اس واسطے کہ وہ پانی جسمین پہلے تھی وہ بہ جاتا ہو باقی نہیں رہتا اور اگر کسی عورت کے ہاتھ میں کوڑہ آب ہو اور شوہر کے کہ اگر اسکو اونڈیل دیگی یا رہنے دیگی یا پانی لیگی یا پلا دیگی تو پشت تیری مثل پشت مادر کے ہو پس کپڑے میں اس پانی کو اٹھا لے اور اگر مرد نے کہا کہ جو بات تو کیگی میں بھی کہوں گا اور اگر نہ کہوں گا فانت علی کنہرامی اور عورت نے کہا فانت علی کنہرامی پس اگر کہتا ہو تو بسبب اس قول کے ظہار واقع ہوا جاتا ہو اور اگر نہیں کہتا ہو تو بسبب شرط سابق کے ظہار میں مبتلا ہوتا ہو پس نجات اس طرح سے ہو کہ کہے تو کہتی ہو فانت علی

طہاری ان صورتوں کو شہید ثانی رحمہ نے مسالک میں لکھا ہے لیکن ان صورتوں میں انہما معلق
 شرط ہو پس بنا بر قول اکثر علماء کے کہ عہد شرط کو بھی نافذ کرتے ہیں یہ تہذیب میں اور اگر اصل سے
 تہذیب میں تو امر سہل ہو اور احتیاج حیل شرعیہ کی نہیں ہو سبلہ ہر گاہ عورت سے ظہار
 واقع کرے تو جب تک کفارہ نہ دے اس سے وطی نہیں کر سکتا ہو بجز دظہار کے جس صورت
 میں کہ ظہار کو معلق کسی شرط پر نہ کیا ہو اور اگر مشروط ہو تو بعد حصول شرط کے وطی حرم
 ہو جائیگی اور اگر قبل از کفارہ وطی کر گیا تو دو کفارہ اسپر واجب ہونگے اور جو وقت
 عورت مرافعہ کرے تو حاکم شرع مرد کو اختیار دیکھا کہ یا کفارہ دیکر رجوع کرے اور
 بطلاق دے پس وہ اگر قبول نہ کرے تو حاکم تین مہینے کی مہلت شوہر کو دے کہ وہ
 اپنے باب میں نظر کرے پس اگر مدت گزر جاوے اور دونوں امر میں سے کچھ نہ اختیار کرے
 و حاکم اسپر تنگی کر گیا اور اگر طلاق رجعی دیکر مہینے میں رجوع کرے تو بغیر کفارہ کے
 سیر طالع تنوگی ہو اسلئے کہ وہ حکم زوجیت میں ہو اور اگر بعد گزرنے عدہ کے از منو
 طلع کرے تو کفارہ بنا بر شہور کے ساقط ہو اور طلاق بائن میں بھی کفارہ نہیں آسوتے
 کہ وہ عورت اجنبیہ ہو گئی اور کفارہ ظہار کا بندہ آزاد کرنا ہو اور اگر انہو کے تو دو مہینے
 پر پیر و روزہ رکھے اور اگر یہ بھی نہ کرے تو ساٹھ مسکین کو کھانا کھلائے اور اگر
 قسم کھائے کہ اپنی زوجہ سے وطی نہ کرے گا اور قصداً اسکے ضرر کا ہو تو اسے ایلا کہتے
 ہیں اور ایلا سے پانچ امر متعلق ہیں اول زوج دوسرے زوجہ تیسرے زمانہ ایلا کا
 چوتھے قسم یا پنجویں ضیفہ پس زوج میں شرط یہ ہو کہ بالغ و عاقل ہو اور قصد
 و اختار رکھتا ہو اور حریت کی شرط نہیں ہو پس ایلا مملوک سے بھی صحیح ہو اور
 زوجہ میں شرط یہ ہو کہ منکوحہ مدخول ہو حرمہ ہو یا کثیر پس اپنی کینہ سے اور زن غیر
 مدخولہ سے ایلا صحیح نہیں اور زن متمتع بہا میں اختلاف ہو سید مرتضیٰ قائل وقوع
 ایلا و لسان کے ہیں اور محقق اور دونوں شہید نے عدم وقوع کا حکم فرمایا ہو

نہی ہے

نہی ہے

اور یہی ظاہر ہو اور لعان کے باب میں حدیث صحیح میں وارد ہوا ہے لایلا عن الرجل
 المرأة التي تمت بها ورزماۃ ایلا کی تین صورتیں ہیں ایک یہ جو کہ کسی طرح کی قید ہو
 اس طور سے کہ قسم کھا کر کے تجھ سے وطی نہ کرو نکاح دوسرے یہ جو کہ قسم کھائے کہ کبھی تجھ سے
 وطی نہ کرو نکاح تیسرے یہ کہ مدت معین کرے یعنی اس طور سے کہ اتنی مدت تک وطی نہ کرو
 پس دونوں صورت اول میں ایلا ہو جائیگا اور تیسری صورت میں اگر مدت چار
 مہینے سے زیادہ ہو تو ایلا ہوگا اور اگر چار مہینے سے کم ہو تو نہ ہوگا اور قسم میں متبیر
 کہ قسم شرعی ہو مثل والد یا بالہ اور صیغہ ایلا کا مختص زبان عربی سے نہیں بلکہ جس
 زبان میں قسم کھائے ترک وطی پر بشرط مذکورہ تو ایلا ہو جائیگا اور حسب وقت مدت
 ایلا کی معین ہو اور اثنا سے مدت میں رجوع کرے تو کفارہ دیگا اور اگر بعد مدت کے
 رجوع کرے گا تو کفارہ نہیں اور اگر شرائط ایلا کے محقق ہوں اور عورت مرافعہ کرے
 تو حاکم چار مہینے کی شوہر کو مہلت دیگا کہ اس میں یا کفارہ دیکر رجوع کرے یا طلاق دے
 اور اگر امتناع کرے تو حاکم تنگی کرے گا اس پر اور کفارہ ایلا کا مثل کفارہ قسم کے ہے یعنی
 بندہ ازاد کرنا یا دس مسکینوں کو کھانا کھلاتا یا دس محتاجوں کو لباس پہنانا اور اگر
 یتیموں اور مسکینوں کو تین روز روزہ رکھے پورے سوال ایلا قسم کی قسم ہو پس وجہ
 کیا ہو کہ ایلا میں اضرار زوجہ کا منظور ہوتا ہو حالانکہ اضرار مومن و مومنہ کا ممنوع ہو اور میں
 امر مرجوع پر منع نہیں ہوتی جواب ہر چند میں ایلا کو قسم کھانے میں اشتراک مطالب
 اور کفارہ مخصوصہ میں موافقت ہو لیکن ایلا چند ام کے ساتھ مختص ہو اور فارق
 درمیان دونوں کے نص ہے پس میں ایلا کی مخالفت کرنا کفارہ کے ساتھ جائز ہو
 اور میں مطلقہ کا خلاف کرنا جائز نہیں اور ایلا کی میں وطی فی الدبر سے منحل
 نہیں ہوتی اور میں مطلقہ منحل ہو جاتی ہے اور زن تمتع بہا کے ترک وطی پر اگر
 قسم کھائے ایلا صادق نہ آئیگا اور میں اگر بشرائط ہوگی منعقد ہو جاوے گی ہی طح

سزا چار مہینے

اضرار زوجہ ایلا میں ورکار ہو پس اگر دودھ کی اصلاح کے لیے بازو جوہ کی بیماری کے
 خیال سے ترک وطن پر قسم کھائے یمن ہو جائیگی اور ایسا نہ ہوگا اور اگر کوئی شخص اپنی زوجہ کو
 تہمت زنا کی لگائے اس طرح پر کہ میں نے خود مشاہدہ کیا ہے اور گواہ منوں یا انکار کے
 فرزند کا جو پیدا ہوا ہو باوجود احتمال اسکے کہ وہ لڑکا اسکا ہو اور شوہر باغ و عامل ہو
 اور وہ عورت بھی مرد بالغ عاقلہ منکوہ دائمی ہو اور شوہر ساتھ زنا کے نہ ہو بلکہ عقیقہ ہو
 اور گونگی اور بھری بھی نہ ہو پس بعد لعان کے عدم وزن سے ساقط ہو جائیگی اور وہ
 عورت اس شخص پر حرام ہو جائیگی اور اگر گونگی یا بھری ہوگی تو بجز تہمت کے
 حرام مؤبد ہو جائیگی اور احتیاج لعان کی نہ ہوگی اور آیا دخول ہونا زوجہ کا لعان میں شرط
 یا نہیں اس میں تین قول ہیں قول اول یہ ہے کہ دخول ہونا شرط نہیں ہے اور شارح
 لمعہ کامیلان اسی طرف ظاہر ہوتا ہے اور آیت میں لفظ ازواج کی عام واقع ہو کہ مثل
 دخول اور غیر دخول کو دوسرا قول یہ ہے کہ دخول ہونا زوجہ کا شرط ہے اور صاحب جواہر نے
 اسی قول کو قوت دی ہے اور عموم آیت کی تخصیص احادیث متقدمہ سے فرمائی ہے اور
 بعض علما سے اجماع بھی منقول ہوا ہے پس یہ قول خالی رجحان سے نہیں اور تیسرا قول
 یہ ہے کہ اگر لعان سبب قذف کے ہو تو غیر دخول سے ہوگی اور اگر سبب نفی ولد کے ہو
 تو دخول ہونا زوجہ کا شرط ہے اور یہ قول ابن اوریس کا سرائر میں ہے اور اختلاف علما کو
 اسی قول پر حل کیا ہے اور کہا ہے کہ جو قابل شریعت کے ہیں عرض انکی باعتبار
 نفی ولد کے ہو در نہ قابل شریعت کے نہیں ہیں انکی نظر قذف پر ہے اور یہ مسلح
 عجیب طرح کی ہے کہ تنجاس میں اسکے راضی نہیں کافی الرضہ اور کیفیت لعان کا
 جناب اس حدیث صحیح کے کہ صاحب جواہر الکلام نے باختصار نقل فرمایا ہے
 اور ابن بابویہ نے نقیہ میں مفصلاً باسناد خود عبد الرحمن بن حجاج سے روایت کیا
 ہے کہ عیاذ بھری نے خدمت جناب صادق علیہ السلام میں عرض کی اور

رجحان
 قول

میں اسوقت حاضر تھا کہ کیونکر لعان کرے مرد عورت کو حضرت نے فرمایا کہ ایک مرد مسلمان
 حاضر ہوا خدمت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اور عرض کی کہ ایک
 شخص اپنے گھر میں گیا دیکھا کہ اسکی عورت سے ایک شخص ہمبستر ہو گیا کرے حضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکی طرف سے ہتھ پھیر لیا اور وہ شخص چلا گیا اور اسی شخص پر
 یہ امر گذرا تھا فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے پس ان دونوں کا حکم جناب
 خدا سے نازل ہوا پس جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلوایا اس شخص کو
 اور کہا کہ تو نے خود دیکھا تھا اپنی عورت کے ساتھ کسی مرد کو عرض کی اُسے ہاں
 حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جا اور اپنی زوجہ کو لا کہ حکم خدا تیرے اور
 اس کے باب میں نازل ہوا ہو پس وہ گیا اور اپنی زوجہ کو لایا حضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم نے ان دونوں کو سامنے اپنے کھڑا کیا اور زوج سے فرمایا کہ چار مرتبہ گواہ
 خدا کو کہ تو سچا ہو اس امر میں فرمایا جناب صادق نے پس اُسے ادا سے شہادت کی
 پھر فرمایا حضرت نے کہ ٹھہر اور پند نصیحت کی اُسے پھر فرمایا حضرت نے کہ ڈر
 خدا سے کہ لعنت خدا شدید ہو پھر فرمایا کہ پانچویں مرتبہ کہ لعنت خدا ہو تجھ پر اگر تو
 کاذب ہو پس کہا اُسے پھر حضرت نے اُسے مامور کیا کہ ہٹ جا اور فرمایا حضرت نے
 عورت سے کہ تو چار مرتبہ گواہ کہ خدا کہ زوج تیرا کاذب ہو اس امر میں حضرت فرماتے ہیں
 کہ اُسے کہا پھر خاموش کیا اسکو اور نصیحت فرمائی اور کہا کہ خوف کہ غضب خدا سے
 تحقیق کہ غضب خدا شدید ہو پھر فرمایا کہ پانچویں مرتبہ کہ غضب خدا ہو تجھ پر اگر شوہر تیرا
 سچا ہو جس امر میں کہ تجھ کو متہم کیا ہو پس کہا اُسے پھر خدا کہ فرمایا حضرت نے ان دونوں کو
 اور فرمایا کہ تم دونوں آپس میں کبھی نکاح نہیں کر سکتے بعد اسکے کہ ملا عنہ کیا تم دونوں
 اور عورت شہادت کی یہ کہ پہلے مر گئے اشد بایمانی من الصادقین فیما رسیہ بزوحی
 من الزنا وغیرہ پھر کہ پانچویں مرتبہ ان لعنت اللہ علیہ ان کان من الکاذبین اور اگر وہ

کی بھی نفی کرتا ہے تو اتنی عبارت پانچویں مرتبہ بڑھائے وان ہذا الولد الذی ولد لہ
 من الزنا وما ہو منی پھر عورت کے چار مرتبہ اشد بالمدانہ لمن الکاذبین فیما
 رانی بہ من الزنا پھر کے پانچویں مرتبہ ان محضب اللہ علیہا ان کان من اہل القین
 اور واجب ہو کہ مرد و عورت دونوں وقت لعان کے سامنے حاکم کے یا وہ شخص
 کہ اسکی طرف سے منسوب ہو کھڑے ہوں اور زبان عربی میں صیغہ لعان کا
 جس ترتیب سے کہ بیان ہوا ادا کریں اور پہلے مرد لعان کرے پھر عورت اور
 اگر اسکی دو بیویاں ہوں تو جس سے کہ لعان کرتا ہو اسکو معین کرے اور نام
 و نسب سے تمیز دے دے اور اگر اسکی طرف اشارہ بھی کرے تو بہتر ہو اور
 اگر ایک زوجہ ہو تو زوجتی کننا کافی ہو اور مستحب ہو کہ وقت لعان کے حاکم
 پشت بقبلہ بیٹھا ہوتا کہ منہ ان دونوں کے قبلہ کی طرف ہوں اور مرد حاکم کے
 سامنے دایہنی طرف اور عورت مرد کے دایہنی جانب اور اس مجلس میں اور
 لوگ بھی ہوں کہ سنیں اور حاکم نصیحت کرے مرد کو بعد اسے شہادت کے
 اور قبل صیغہ لعنت کے اور عورت کو نصیحت کرے بعد شہادت کے اور قبل
 صیغہ غضب کے پس جس ارکے کا انکار کیا ہو وہ اسکا وارث ہوگا اور نہ یہ اسکا
 وارث ہوگا مگر یہ کہ بعد لعان کے پھر اقرار کرے تو اسکا وارث ہوگا نہ یہ اسکا
 پس اگر مرد اشارہ لعان میں اپنے دعویٰ کی تکذیب کرے یا نکول کرے تو
 عدالت کی اسیر جاری ہوگی کہ وہ اشی دے ہیں اور اگر عورت اتنا ع
 کرے گی تو اسپر حد زنا کی جاری ہوگی کہ وہ ستودے ہیں اور باقی احکام اسکے
 کتب مسوطہ میں مرقوم ہیں بنا بر اختصار کے اسی قدر اکتفا کیا

صورۃ مکتب بعض احبابی مقرر علیہا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ترنیت شواہد مضامین رعنا محبت طرازی اُس مالک کون و مکان کی ہو کہ جسے صورت
انسانی کو ایک قطرہ آب سے بنایا اور زیور وجود ہینا کر مقتضائے کمال رحمت وجود
فصل کمال سے آریستہ فرمایا فلہ الحمد علی خیریل حسانہ و انعامہ اور طایعہ العرائس عبارات
زیباہ حست پردازی اُس محبوب خالق انس و جان کی ہو کہ جسے خوشگاران شایعیت
طریق وصول و حصول دکھلایا اور بوفہ شفقت و رافت حرام و حلال میں فرق امتیاز
سکھلایا نعم نوالہ و الالائہ و الصلوٰۃ و السلام علی آلہ و عترتہ و صحابہ اما بعد خنیفگان
خاندان حدیث شیرین و فریقگان عرائس کلام نکمین پر مخفی و پوشیدہ نہ ہے کہ اس سالہ کتب
و عجائز فائزہ کو کہ باوصف مغرور و مجازت نظم لبیب شائق عبارت لطیف و وثاقت
مسائل شریف گویا روضہ ہوریا فیض بہشت سے اور قصر جو قصور فردوس غنیمت شریعت سے
ہر سدا اسکا عروج و آمد و جلوہ گری پے طالبان اور ہر صفحہ اسکا آئینہ عروس و پری روئے
راغبان عبارت مسلسل آبدار حامل گردن خواہشمند ان ہو مضامین سنجیدہ تابدار
طرز سرسریلبدان ہر محاورات شستہ فقرات جستہ الفاظ مانوس نشر عاری وقت
اور غایت سے خالی اطفال معانی آفوش الفاظ بین گویا بین منظر شفقت ناظر
گویا بین بجد و جہد تمام سعی و کوشش بالاکلام جناب شیخ صاحب جامع کمالات صوری
و معنوی حادی فضائل و فوائد ظاہری و باطنی عالم معارف دینیہ عارف معارف یقینہ
رافع اعلام شریع اسلام ناشر رايات و آیات ائمہ انام مورد الطاف خفی و جلی
ذی المجد و الفضل العلی حضرت شیخ امر او علی صاحب ام فضلہ الجلیل و عم فیضہ الجلیل نے
کتب مشہورہ متداولہ سے کہ خیر مدار احکام شریعہ اور استنباط مسائل فقہیہ کا ہر مثل
شرائع الاسلام و شرح لمعہ و جواہر الکلام وغیرہ سے استخراج و استنباط فرما کر زبان

اردو روزمرہ حال میں تحریر فرمایا اور علت غائی تحریر اس و خیرہ شقیہ کی زبان اردو
 میں یہ ہو کہ فائدہ اسکا عام اور نفع اسکا تمام پسند اولی الالباب ہو اور فائدہ عام و خاص
 لا خصوصاً خوان بنما سے احباب ہو کہ صاحبان مواد و استعداد کتب عربیہ اور احباب
 نبویہ سے بخوبی مستفیض ہو سکتے ہیں لیکن جو حضرات فہم زبان عربی و فارسی سے
 عاری و مجبور ہیں وہ اس نعمت سے البتہ محروم و معذور ہیں وہی اسکے خواتنگار اور تحقیق
 اسکے سزاوار ہیں نہ یہ کہ سبب عجز اور نا بلدی نہ بلکہ عربی و فارسی اس راہ کو اختیار کیا
 کیونکہ استنباط و انتخاب مسائل شرعیہ کتب عربیہ سے اہم مقام اور ایک نہایت عمدہ اور
 مشکل کام ہے نہ ہر شخص کو سزاوار ہو اور نہ ہر ایک کو اس پر اقتدار ہو یہی ایک برہان قاطع
 اور دلیل ساطع ہے انکی لیاقت علمی اور استعداد و فضل کلی اور کل مواد پر علاوہ اسکے
 رسائل مصنفہ انکے مثل متاع الآخرة اور آئینہ سلیمی شاہ عادل اور انکے فضل کے
 بہت اچھے ناقل ہیں جو شخص انکے فضل و کمال سے واقف ہو وہ واقف اسے حاجت
 توصیف کی نہیں اور جو جاہل ہو وہ جاہل ہو اسکو ضرورت تعریف کی نہیں لیکن فی الکمال
 دنیا محل اعتبار ہو اس میں رقع اور اعتبار درکار ہو اور وقوع و اعتبار بے مدد گاری نہایت
 سخت دشوار ہو اسکی تنابے کار ہو جو بر سر کار ہو اسی پر مدار کار ہو جب زمانہ غلام ہوتا ہو
 کبسا ہی لائق ہو بے اعتماد ہوتا ہو چور کیسہ بوعلی بول نیست و سخن گر چہ
 لعل ست مقبول نیست و دنیا کا یہی حال ہے صوبت و پریشانی دلیل فضل و کمال ہے
 اور جو عقل سے خالی محقق سے بھرے ہیں وہی عیش و راحت سے محفوظ ہیں اور
 آسیب زمانہ سے محفوظ ہیں کچھ نہیں گردش دوران سے ضرر غلہ کو و سو برس
 تک بھی نہ ڈوبے گا بھنور میں تنگا و ہمیشہ سے زمانہ کا یہی حال ہے کہ در پر المال ارباب
 کمال ہو ایذا رسانی اہل کمال کی اسکا کام ہے انکی رنج و پریشانی سے اسکو راحت
 و آرام ہو و پریشانی میں دیکھا جھنے سب چہا کما لون کو و ہوا معلوم ہو

عادت یہی اس سلف پرور کی بہ القصہ بعد نظم و ترتیب و ترصیف و تہذیب کے
مولانا الاعظم سیدنا افضل العرب والعمم سیدنا الشکلمین عمدۃ المتفقیین صفوۃ المحدثین
قدوۃ المفسرین سیدنا الاعالیٰ سندار باب معالی عارف و قائل صمیم و حسن نافذ
احادیث و سنن شارق مشارق انوار اخبار طالع مطالع اسرار آیات و آثار
کاشف مشکلات عقلیہ فاتح منہیات نقلیہ منظر الاسلام و الاحکام منظر المحال
والحرام خیر الخلق افضل الناس جناب آقائے مفتی سید محمد عباس لا زال
لین الحنیف ظہیر و لا شریع المنیف مجیر التعریف اور توصیف اس جناب کی جھوٹا
منہج بھلی بات ہو ذات بابرکات انکی جامع جمع صفات کمالات ہر کون ہر جوان کا
مدح نہیں اور انکے مدارج علیا اور مراتب قصویٰ سے آگاہ نہیں ہر شخص انکی
شاطر از می بین عذب البیان ہو اور بدست پرداز می بین تر زبان ہو صریح ملک
وقت تحریر ستایش صفیر بلبل شاخسار طبعی ہو اور زبان وقت تقریر نیایش طغہ زن
نطق عیسیٰ ہو تالیف اور تصانیف انکی افزون اس سے ہو کہ اعاطہ اور بیان کچھ نہیں
اور لطائف اور طرائف زیادہ اس سے ہیں کہ تعداد اور شمار میں آئیں بنا بر مزید
احتیاط کے گزرانا اور جناب ممدوح نے بعد ملاحظہ بغور تمام اور نصیح مقام اور
مقابلہ کتب محمولہ سے صحیح و درست فرمایا اور پیشانی نورانی کو اس رسالہ کی بہت خط
خاص مزین کیا اور ایک تاریخ اسکی جو بعد ملاحظہ انشاء اور بداہتہ ارشد فرمائی
تیمنا و تبرکاً قلمی ہوتی ہو کہ ارل سے آخر تک کسی قدر مراعات لفظیہ و معنویہ سے
مملو ہو اسکے حسن و خوبی میں کسکو جائے گفتگو ہو غرض اس سچ میرز نے
ایک قطعہ تاریخ تالیف اس رسالہ کی فکر کی کہ یادگار اور تالیف اس
اس صحیفہ بنیقہ کے صحیفہ دہرنا پائدار پر پائدار و رقرار رہے ذیل تاریخ
جناب ممدوح کے لکھی کہ عیب اسکا تبیب اسکے حسن و خوبی کے چھٹکار

چشم ناظر اسکے حسن و خوبی میں ایسی محو ہو کہ اسکے عیب و نقائص تک
نہ پہونچے کہ ذیل عاطفت بزرگان سائر عیوب خردان بخیر دان ہو

قطعہ تاریخ از جناب خیر المخلق افضل الناس

جناب مفتی سید محمد عباس صاحب

ترجیح کے تھے قابل لکھے ہیں و نقائص
دنیا کا ہونہ طالب بیتے طلاق بائیں
گویا کہ رشاک حوران ہو طبعی ہو بائیں

۵۱۲۸۶

ترجیح کے مسائل جکتے لوگ سائل
ہر عید کا حسین لے لے یہ ہر خزینہ
برجستہ ہو یہ مصرع تاریخ سے مرصع

قطعہ تاریخ از صاحب تفریط متخلص سلمی

شاہد شرع گام فرساشد
شکل حور حبان سراپاشد
سال تاریخ را چو جو یا شد
جلوہ کبرین عروس رعنا شد

۵۱۲۸۶

از نہان خانہ عدم بوجود
زیور خستم چون کشید بہر
اسلمی بہر خستم تالیفش
تالیفش گفت از سر شادی

قطعہ تاریخ از مولف

چو باز بانش وزینت عیان شد
سراپا شکل حوران حبان شد

۵۱۲۸۶

عروس نور افزای شریعت
بلفتم مصرع تاریخ ختمش

خاتمة الطبع

الحمد لله کتاب مستطاب حاوی مسائل فقہیہ امامیہ مفید عام سودمند و نامتخب
 کتب مستندہ سے مثل شرائع الاسلام و شرح لمعہ و جواهر الکلام وغیرہ کے
 بیچ مقدمہ فضیلت نکاح اور اسکے آداب اور لوازم ضروریہ کے یہ بیانات نفاس
 موسوم بہ خاتمة العرائس تالیف عالم لودھی جناب مولوی علی بن علی صاحب
 المدعو بہ مولوی امیر علی صاحب کہ ارشد تلامذہ جناب عالم تاجر جناب مفتی
 سید محمد عباس صاحب سے ہیں با چہارم مقام لکھنؤ مطبع گرامی حشر مروت جناب
 منشی نول کشور صاحب دام اقبالہ میں بجاہ اکتوبر ۱۳۰۶ء منطبع ہوئی

۴۰۶۹۲

عین البکا۔ معروف بہ وہ مجلس۔ یہ کتاب
مستطاب مذہب امامیہ کی رہنمایاں حالاً
شہدائے کربلا و شہادت سید الشہداء جناب
امام حسین علیہ السلام نہایت عمدہ اور مستند
مجالس میں جو وقت اس کتاب کے مضامین
ذاکر پڑھتا ہو یا سمجھتا ہو کو سبب کوفی سے
بخش آتا ہے الغرض یہ کتاب نہایت عمدہ ہے۔
رسالہ وحی و تفویض تصنیف اعلم العلماء
افتخار الفقہاء عالم ربانی مولانا اخوند خاں قزوینی
مجلسی علیہ الرحمہ سے یہ قابل دیدار باب علم
و نہایت اس درجہ اختصار پر کس قدر آسان
فوائد ہیں۔

طرد المعاندین۔ تصنیف جناب مولوی
حسین صاحب المعروف بحجاب میرن
صاحب مغفور یہ کتاب مذہب امامیہ کی تمام عمدہ
بعد حمد ہندی۔ یہ کتاب مختصر روزمرہ
کی بول چال سابق روش کی نظم ہے۔ اکثر اطفال
خردسال اور عورات کے درس میں بہت
انسان کام ناسا اور قبر میں شکر و نیکر کا سوال
و جواب کرنا قیامت کا آئنا بہت عمدہ طور سے
نظم ہے چھوٹے چھوٹے لڑکے اور لڑکیاں
اکثر از برباد کرتی ہیں جس سے مسائل میں غبی
واقفیت ہو جاتی ہے اور روزہ و نماز جو کہ

اصول مذہب ہو یا عین صلاحیت کامل پیدا
ہو جاتی ہے اور عقائد بھی درست ہو جاتے ہیں
اسی سبب سے ہر مقام پر مروج ہے اور ہر شخص
اسکو تربیت اطفال کے لیے خرید کرتا ہے۔
خلاصۃ المصاب۔ یہ کتاب مصائب میں
علیہم السلام میں مشہور و معروف ہے تا لیفات سے
محدث مقبول ذکر آل رسول مولوی میر
ناوی صاحب صلیح مرحوم کی یہ دو مرتبہ پہلے
بھی اس مطبع میں طبع ہوئی تھی اور کئی طلبین
بھی حبیب علی اس مرتبہ نہایت احتیاط
سے بکمال ضخمت طبع ہوئی ہے مصائب الشہداء
امام حسین علیہ التحیۃ و الثنا کو جناب مؤلف
مرحوم نے اس عمدگی اور ربط معقول سے
ترتیب دیا ہے اور ایسا نادر خلاصہ
فرمایا ہے اور ایسے ایسے مضامین جو
خرائش مصائب امام ہمام اور اہلبیت
علیہم السلام کے لکھے ہیں کہ جتنکے سننے سے
سامعین کو بخش آتا ہے ایک دریا آلودہ کی
آنکھوں سے بہ جاتا ہے الغرض یہ کتاب فیض
انتساب اس مرتبہ کا غرہ عمدہ پر صاف و شفاف
چھاپی گئی ہے اسلئے وجہ کے خوشنویس سے
لکھوائی گئی ہے اور قیمت بھی بغرض رفاد عام
نہایت ازراں ہے۔

مجموعہ مرثیہ ہائے میر انیس - یہ مجموعہ
تازہ گفتار کا مجموعہ و اہم افزا بندہ رنج و ماتم و خیر و
شیون و شین جامع مصائب ابی عبد اللہ الحسین علیہ السلام
تمام کواہق حالات شہدائے کربلا و منتقلات
رنج و بلا کے نہایت سوز و گداز کے بین
اور سلام و رباعیات جسکے سننے سے اہل مجلس
کو سید کوئی سے غش آتا ہے ایک رباعی اشک کا
آنکھوں سے بہ جاتا ہے مصنف اسکے نامی گرامی
مشہور کا فہ انام ممدوح خاص و عام بلاغت
انکی ہمد فصاحت انکی طلیس میر سیر علی مرحوم
متخلص بہ انیس ہیں انکے کلام بلاغت نظام
میں وہ تاثیر ہے کہ اگر سنگ خارا کے گوش
میں صدا پہنچے تو اُس کا بھی جگر پارہ پارہ
ہو جاوے نہ الا انداز نیا عنوان ہے جسکا
تداعی سار اہجان ہے آج تک فن مرثیہ کوئی
میں ایسا نازک خیال شیریں مقال عدیم المثال
بالکمال پیدا نہیں ہوا۔ اس مجموعہ کی چار جلدیں
ہیں جلد اول میں ۲۷ مرثیہ ہیں جلد ثانی میں
۲۶ مرثیہ ہیں جلد ثالث میں ۱۸ مرثیہ جلد
رابع میں ۳۰ مرثیہ ہیں۔

مجموعہ مرثیہ میر مونس - یہ مجموعہ نادور
و کوہر ہے بہار رونق مہر عزا و سلا نوحہ و بکا
و خیر و شیون و شین جامع مصائب

ابی عبد اللہ الحسین علیہ السلام ہر مضمون
جسکے خراش جس کے دل انس و جان یا
پاش و کرحالات سوخکان آتش غم کشتگان خیر و
اصحاب اولاد امام حسین علیہ الصلوٰۃ و السلام ہر
سلطان الذکرین ملاذ الشاعریں میوہ آب صا
مرحوم المتخلص بہ مونس ہر اور میر انیس
کا یہ کلام بلاغت نظام ہے جسکا شہرہ نازک خیالی
و موشگافی و مضمون نگاری از ہند تار و دم و
شام ہر اسکی تین جلد ہیں۔

مجموعہ مرثیہ مرزا دبیر - یہ مجموعہ بے نظیر و
مرغوب و دلہا سے ہر صغیر و کبیر رونق مہر عزا
وسیلہ نوحہ و بکا جامع مصائب شہدائے
کربلا حضرت امام حسین تصنیف سلطان الذکرین
قدوة الشاعریں پہرہ نظیر متغیر خوش تقریر
مرزا سلامت علی صاحب متخلص بہ دبیر ہے
یہ نادر مجموعہ دو جلد میں ہے جلد اول میں
۳۵ مرثیہ اور جلد دوم میں ۳۰ مرثیہ
ہیں۔

مسدس اوج - تالیف مرزا محمد جعفر صاحب
متخلص بہ اوج خلف الصدق جناب مرزا دبیر صاحب
مرحوم اس مسدس جناب میر المومنین
علی نقی علیہ السلام کی مدح کی قابل ملاحظہ ہے

[illegible]

[illegible]

در در حال دل شیر خال غم بیان
کاش موصی نشد و در بر چه محض غم بود
نشی حال ترا بر سر

محمد ابراهیم خان علم خود
محسن ذوالفقار شیردل و نام علمی خود محمد حسین است

کاش موصی گشتام بود و در کف دستش خطی بود و در حال بر سر

در در حال بر سر بر سر بر سر بر سر
در در حال بر سر بر سر بر سر

در در حال بر سر بر سر بر سر
در در حال بر سر بر سر بر سر

در در حال بر سر بر سر بر سر
در در حال بر سر بر سر بر سر

در در حال بر سر بر سر بر سر
در در حال بر سر بر سر بر سر

در در حال بر سر بر سر بر سر
در در حال بر سر بر سر بر سر

در در حال بر سر بر سر بر سر
در در حال بر سر بر سر بر سر

در در حال بر سر بر سر بر سر
در در حال بر سر بر سر بر سر

در در حال بر سر بر سر بر سر
در در حال بر سر بر سر بر سر

در در حال بر سر بر سر بر سر
در در حال بر سر بر سر بر سر

در در حال بر سر بر سر بر سر
در در حال بر سر بر سر بر سر

موسسه دارین علم مدرسه

موسسه دارین علم مدرسه

خط نخست الدین سید دفتر دار خط انگریزی - بی بی عابد
3-12-07

خط دوم در صفحہ ۳۳۳ و ۳۳۴ من ۱۹۰۹ - بی بی آج سعید

خط سوم در صفحہ ۳۳۵ - دست خط سید افرا - دست خط سید ستمند کلا

خط چهارم در صفحہ ۳۳۶ - خط سید افرا - خط سید ستمند کلا

خط پنجم در صفحہ ۳۳۷ - خط سید افرا - خط سید ستمند کلا

خط ششم در صفحہ ۳۳۸ - خط سید افرا - خط سید ستمند کلا

خط هفتم در صفحہ ۳۳۹ - خط سید افرا - خط سید ستمند کلا

خط هشتم در صفحہ ۳۴۰ - خط سید افرا - خط سید ستمند کلا

خط نهم در صفحہ ۳۴۱ - خط سید افرا - خط سید ستمند کلا

خط دهم در صفحہ ۳۴۲ - خط سید افرا - خط سید ستمند کلا

خط یازدهم در صفحہ ۳۴۳ - خط سید افرا - خط سید ستمند کلا

خط چهاردهم در صفحہ ۳۴۴ - خط سید افرا - خط سید ستمند کلا

خط پانزدهم در صفحہ ۳۴۵ - خط سید افرا - خط سید ستمند کلا

خط شانزدهم در صفحہ ۳۴۶ - خط سید افرا - خط سید ستمند کلا

